e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 230 Thursday , May 21 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۳۰) لکھنؤ، بروز جمعرات ۲۱-مئی ۲۰۲۶ء مطابق ۳-ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

پردھان نے نیٹ امتحان سے متعلق اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی

نئی دہلی۔(یواین آئی) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے نیٹ-یو.جی امتحان کو محفوظ، منصفانہ اور شفاف طریقے سے کرانے کے لیے سکیورٹی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ساتھ بدھ کو ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی۔ مسٹر پردھان نے افسران کو فرضی معلومات، جھوٹے پروپیگنڈے اور افواہ پھیلانے والے چینلوں کی شناخت کر کے انہیں بلاک کرنے اور ہٹانے کے لیے خصوصی مہم چلانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو وزارتِ تعلیم، این ٹی اے اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے ساتھ تال میل بنا کر تیزی سے کارروائی کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کو گمراہ کن معلومات سے بچانا اور امتحانی نظام میں عوام کا بھروسہ برقرار رکھنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ میٹنگ میں امتحان کے دوران کسی بھی طرح کی بے ضابطگی کو روکنے کے لیے سخت سکیورٹی انتظامات اور چوکسی بڑھانے پر زور دیا گیا۔

بنگال: فالٹا میں دوبارہ پولنگ سے پہلے تیاریاں مکمل

کولکاتہ (یواین آئی) مغربی بنگال کے فالٹا اسمبلی حلقے میں جمعرات کو ہونے والی دوبارہ رائے دہی کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ الیکشن کمیشن نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ کمیشن نے بتایا کہ پولنگ سے پہلے تمام پولنگ عملے کی تعیناتی اور انتخابی سامان کی تقسیم کا عمل فالٹا میں واقع ڈسپرسل سینٹر سے خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کیا جا رہا ہے۔ پولنگ پارٹیوں کو وقت پر بوتھوں کی طرف روانہ کیا جا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق پولنگ کے عمل کو پر امن، منصفانہ اور منظم طریقے سے مکمل کرانے کے لیے وسیع سکیورٹی اور نگرانی کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ پورے علاقے میں صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے، تاکہ کسی بھی قسم کی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔ کمیشن نے کہا کہ دوبارہ رائے دہی کو پوری شفافیت اور غیر جانبداری کے ساتھ مکمل کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔

مودی نے روم اور کاشی کو 'ایٹرنل سٹی' قرار دیا

پی ایم مودی میلونی کو بھارت آنے کی دعوت ▢ میلونی نے ہندی میں کہا، 'پریشرم ہی کامیابی کی کنجی' ▢ تجارت 20 ارب یورو تک پہنچانے کا ہدف

روم (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی اور اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے بدھ کے روز روم میں مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ اس دوران میلونی نے ہندی میں کہا، ''پریشرم ہی کامیابی کی کنجی ہے۔'' میلونی نے کہا کہ ہندوستان میں ایک لفظ بہت خاص ہے ''پریشرم''، جس کا مطلب محنت، مسلسل کوشش اور لگن ہے۔ یہ لفظ بھارت میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ روم کو دنیا میں ''ایٹرنل سٹی'' یعنی کبھی ختم نہ ہونے والا شہر کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ان کی لوک سبھا سیٹ کاشی کو بھی اسی طرح جانا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب دو تہذیبیں ملتی ہیں تو بات چیت صرف ایجنڈے تک محدود نہیں رہتی۔ مودی نے میلونی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ان اور ان کے وفد کا پرتپاک استقبال کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے میلونی کو بھارت آنے کی دعوت بھی دی۔ بھارت اور اٹلی کے تعلقات اب مزید مضبوط ہوں گے۔ دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو ''اسپیشل اسٹریٹجک پارٹنرشپ'' کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اٹلی ڈیزائن اور ٹیکنالوجی کے لیے مشہور ہے، جبکہ بھارت اپنی صلاحیت اور کم لاگت اختراعات کے لیے جانا جاتا ہے۔ دونوں ممالک مل کر دنیا کے لیے کام کریں گے۔

تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی صورتحال کے درمیان ہندوستان اور اٹلی نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو ''خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری'' کے درجے تک بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ اقتصادی تعاون کو نئی رفتار دینے کے مقصد سے دونوں ممالک نے سال 2029 تک دوطرفہ تجارت کو 20 ارب یورو تک پہنچانے کا ہدف بھی مقرر کیا ہے۔ یہ اعلان ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اور اٹلی کی وزیر اعظم جیورجیا میلونی کے درمیان دوطرفہ مذاکرات کے بعد کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے تجارت، دفاع، ٹیکنالوجی، کنیکٹیویٹی اور سیکورٹی کے شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایک جامع روڈ میپ بھی پیش کیا۔

دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ملاقات کو دوطرفہ تعلقات میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ اس دوران سالانہ سربراہی اجلاسوں کو ادارہ جاتی شکل دینے پر اتفاق کیا گیا۔ ساتھ ہی سیمی کنڈکٹر، اہم معدنیات، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، سمندری سیکورٹی اور خلائی تعاون جیسے جدید اور اسٹریٹجک شعبوں میں تال میل بڑھانے پر بھی رضامندی ظاہر کی گئی۔ دونوں ممالک نے کلین ٹیکنالوجی، آٹوموبائل، فارماسیوٹیکل، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، بندرگاہوں اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں سرمایہ کاری اور صنعتی شراکت داری کو فروغ دینے پر زور دیا۔

دفاعی تعاون کو نئی مضبوطی دیتے ہوئے ہندوستان اور اٹلی نے مشترکہ اعلامیہ اور ''ڈیفنس انڈسٹریل روڈ میپ'' کو بھی اپنایا۔ اس کے تحت ہیلی کاپٹر، نیول پلیٹ فارمز، سمندری ہتھیاروں کے نظام اور الیکٹرانک وارفیئر ٹیکنالوجی کے شعبوں میں مشترکہ پیداوار اور شریک ترقی کو فروغ دیا جائے گا۔ دونوں فریقین نے سمندری سیکورٹی پر الگ مکالمہ شروع کرنے اور سالانہ اعلیٰ سطحی فوجی نظام قائم کرنے کے امکانات پر بھی اتفاق کیا۔

ہندوستان اس سے پہلے بھی روس، جاپان، فرانس، امریکہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک کے ساتھ اسپیشل اسٹریٹجک پارٹنرشپ قائم کر چکا ہے۔ اب اٹلی بھی اس فہرست میں شامل ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے بدھ کو روم میں میلونی کے ساتھ وفود کی سطح پر بات چیت بھی کی۔ یہ ملاقات مودی کے پانچ ممالک کے دورے کے آخری مرحلے کا حصہ تھی۔

دونوں رہنماؤں نے ہندوستان-مغربی ایشیا-یورپ اقتصادی راہداری کی حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے اسے عالمی تجارت اور کنیکٹیویٹی کے لیے ایک انقلابی اقدام قرار دیا۔ اس کے ساتھ سمندری نقل و حمل، اہم معدنیات اور زرعی تعاون سے متعلق معاہدوں کا بھی خیر مقدم کیا گیا۔ اختراع (انوویشن) کو شراکت داری کی بنیاد قرار دیتے ہوئے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اور اٹلی کی وزیر اعظم جیورجیا میلونی نے انووٹ انڈیا نامی ایک نئے انوویشن مرکز کے قیام کا اعلان کیا، جو اسٹارٹ اپس، تحقیقی تعاون اور صلاحیتوں کے تبادلے کو فروغ دے گا۔ یہ مرکز آرٹیفیشل انٹیلیجنس، کوانٹم کمپیوٹنگ، سیمی کنڈکٹر، فن ٹیک اور صحت خدمات جیسے شعبوں پر توجہ مرکوز کرے گا۔ دونوں ممالک نے سپر کمپیوٹنگ، قابل تجدید توانائی اور خلائی تحقیق میں تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔

مودی نے اٹلی کی وزیر اعظم میلونی کو 'میلوڈی' ٹافی تحفے میں دی کر پھر سرخیوں میں

نریندر مودی نے اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی کو 'میلوڈی' ٹافی تحفے میں دی۔ میلونی نے اس ویڈیو کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کرتے ہوئے لکھا، ''وزیر اعظم مودی میرے لیے بہت ہی اچھی ٹافی 'میلوڈی' لے کر آئے، گفٹ کے لیے شکریہ۔'' اس ویڈیو کو انسٹاگرام پر 100 ملین یعنی 10 کروڑ سے زیادہ بار دیکھا گیا، جبکہ ایکس پر بھی اسے 74 لاکھ سے زائد ویوز حاصل ہوئے۔ اپنے پانچ ممالک کے دورے کے آخری مرحلے میں وزیر اعظم مودی منگل کو اٹلی پہنچے تھے، جہاں میلونی نے ان کا استقبال کیا۔ دونوں رہنما روم کی سڑکوں پر ایک ہی گاڑی میں گھومتے نظر آئے اور تقریباً 2000 سال پرانے تاریخی مقام کولوزیم کا بھی دورہ کیا۔ مودی نے میلونی کو 'میلوڈی' ٹافی اس لیے تحفے میں دی کیونکہ سوشل میڈیا پر دونوں رہنماؤں کے ناموں کو ملا کر ''Melodi'' (Meloni+Modi) کافی وائرل ہو چکا ہے۔ جی-20 اور دیگر بین الاقوامی پروگراموں میں دونوں کی تصاویر اور ویڈیوز وائرل ہونے کے بعد یہ لفظ انٹرنیٹ میمز اور ٹرینڈ کا حصہ بن گیا تھا۔ اسی دوستانہ اور ہلکے پھلکے انداز کو برقرار رکھتے ہوئے مودی نے میلونی کو بھارت کی مشہور 'میلوڈی' ٹافی پیش کی۔

یوپی میں گرمی کا ریڈ الرٹ، راحت کے کوئی آثار نہیں

لکھنؤ (یواین آئی) پورے شمالی ہندوستان میں جاری شدید گرمی سے اس ہفتے راحت کی کوئی امید نہیں ہے۔ محکمہ موسمیات نے پورے اتر پردیش میں اگلے تین دنوں تک ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، لیکن اس کے بعد بھی گرمی اور لو رات دن ستائے گی۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے بدھ کے روز جاری کردہ بلیٹن کے مطابق اگلے پانچ دنوں تک شدید گرمی اور لو کا قہر جاری رہنے کا امکان ہے۔ ریاست کے مغربی اور مشرقی دونوں حصوں میں 24 مئی تک موسم بنیادی طور پر خشک رہے گا اور 20 سے 30 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز زمینی ہوائیں چل سکتی ہیں، جن کے جھونکے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 20 سے 24 مئی کے دوران دن کے وقت ریاست کے کئی اضلاع میں شدید لو چلنے کا خدشہ ہے، جبکہ کئی مقامات پر رات کے وقت بھی شدید گرمی کی صورتحال برقرار رہ سکتی ہے۔ محکمہ نے خاص طور پر بندیل کھنڈ، کانپور منڈل، آگرہ منڈل اور پوروانچل کے کئی اضلاع کے لیے شدید وارننگ جاری کی ہے۔ 20 مئی کے دن باندا، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، کانپور دیہات، آگرہ، فیروز آباد، اٹاوہ، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبا، جھانسی اور للت پور سمیت کئی اضلاع میں شدید لو چلنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

کمال مولا مسجد تنازعہ: سپریم کورٹ سے رجوع کرے گا مسلم پرسنل لاء بورڈ

عدالت نے تاریخی دستاویزات، آثار قدیمہ کے شواہد اور دیرینہ مذہبی استعمال پر مناسب غور نہیں کیا: بورڈ

نئی دہلی: مدھیہ پردیش کے دھار میں بھوج شالا-کمال مولا مسجد تنازعہ ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) نے اعلان کیا ہے کہ وہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے کو چیلنج کرے گا۔ فیصلے کو نا قابل قبول قرار دیتے ہوئے بورڈ نے کہا کہ وہ جلد ہی اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گا۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ عدالت نے تاریخی دستاویزات، آثار قدیمہ کے شواہد اور دیرینہ مذہبی استعمال پر مناسب غور نہیں کیا۔ اے آئی ایم پی ایل بی کے ترجمان ڈاکٹر ایس کیو آر الیاس نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا، ہائی کورٹ کا فیصلہ عبادت گاہوں کے قانون 1991 کی روح کے خلاف جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس قانون کا مقصد مذہبی مقامات کی حیثیت کو برقرار رکھنا تھا جیسا کہ وہ آزادی کے وقت موجود تھے، لیکن بھوج شالا کیس میں اس جذبے کو نظر انداز کر دیا گیا۔ بورڈ نے دعویٰ کیا کہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (ASI) نے طویل عرصے سے اس جگہ کو 'بھوج شالا/کمال مولا مسجد' کے طور پر تسلیم کیا ہے۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ کا کہنا ہے کہ بھوج شالا معاملے میں عبادت گاہوں کے قانون 1991 کی روح کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ اس قانون میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مذہبی مقام کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ 15 اگست 1947 کو تھا۔ بورڈ کا الزام ہے کہ بابری مسجد تنازعہ کے بعد بنائے گئے اس قانون کی روح کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اپنے بیان میں، بورڈ نے 2003 کے انتظامی انتظامات کا بھی حوالہ دیا، جس کے تحت ہندوؤں کو منگل اور مسلمانوں کو جمعہ کو عبادت کرنے کی اجازت تھی۔

اے آئی ایم پی ایل بی کا کہنا ہے کہ یہ انتظام دونوں برادریوں کے مشترکہ مذہبی حقوق کی باضابطہ شناخت تھی، جسے اب ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بورڈ نے مندر سے متعلق اے ایس آئی کے سروے کے دعووں پر بھی سوال اٹھایا۔ ان کا استدلال ہے کہ قرون وسطیٰ کے دور میں بہت سی اسلامی عمارتوں میں قدیم تعمیراتی باقیات کا استعمال عام تھا اور یہ کہ کسی جگہ کی مذہبی شناخت کا تعین صرف ستونوں یا نقش ونگار کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا۔ اے آئی ایم پی ایل بی نے الزام لگایا کہ عدالت نے تہذیبی بیانیہ کو ترجیح دیتے ہوئے، مسجد کے مسلسل مذہبی استعمال اور تاریخی آمدنی کے ریکارڈ کو کافی وزن نہیں دیا۔ دریں اثنا، سی پی آئی (ایم) نے بھی اس فیصلے کو بدقسمتی قرار دیا اور کہا کہ اسے امید ہے کہ سپریم کورٹ اس کیس میں دائر اپیلوں کی سماعت کرے گی اور فیصلے پر نظرِ ثانی کرے گی۔

حکومت گائے کو قومی مویشی قرار دے: مولانا ارشد مدنی

گائے کے نام پر ہجومی تشدد، نفرت کی سیاست اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے

نئی دہلی۔ جمعیۃ علمائے ہند کے صدر ارشد مدنی نے کہا ہے کہ حکومت کو گائے کو 'قومی جانور' قرار دینا چاہیے، تاکہ گائے کے نام پر ہونے والے ہجومی تشدد (ماب لنچنگ)، نفرت کی سیاست اور بے قصور لوگوں کے قتل پر مستقل طور پر روک لگ سکے۔ مسٹر مدنی نے بدھ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ ملک کی اکثریتی آبادی گائے کو مقدس ماننے کے ساتھ اسے 'ماں' کا درجہ بھی دیتی ہے۔ ایسے میں یہ سمجھ سے باہر ہے کہ حکومت کس سیاسی مجبوری کی وجہ سے گائے کو قومی جانور قرار دینے سے گریز کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گائے کے نام پر پیٹ پیٹ کر قتل کرنے، مسلمانوں کو بدنام کرنے اور نفرت پھیلانے کا کھیل اب بند ہونا چاہیے۔ اگر گائے کو قومی جانور قرار دے دیا جائے اور اس سلسلے میں سخت اور یکساں قانون بنایا جائے، تو نہ کسی انسان کی جان جائے گی اور نہ ہی مذہب کے نام پر سیاست ہوگی۔ جمعیۃ کے سربراہ نے کہا کہ ملک کی کئی ریاستوں میں کھلے عام گائے کا میٹ فروخت اور کھایا جاتا ہے، لیکن وہاں نہ تو مخالفت ہوتی ہے اور نہ ہی ہجوم کے تشدد کے واقعات سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے، وہاں گائے کے نام پر تشدد کے واقعات ہوتے ہیں، جو عقیدت نہیں بلکہ دوہرے معیار اور سیاسی کھیل کو ظاہر کرتے ہیں۔

انہوں نے یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب پورے ملک میں ایک قانون کی بات کی جاتی ہے، تو جانوروں کے ذبیحہ سے متعلق قانون تمام ریاستوں میں یکساں طور پر نافذ کیوں نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کئی ریاستوں میں گائے کے گوشت پر کوئی پابندی نہیں ہے اور کچھ رہنماؤں کی طرف سے عوامی طور پر بیف کھانے کی بات بھی قبول کی جا چکی ہے۔ مسٹر مدنی نے کہا کہ سب سے حیرانی کی بات یہ ہے کہ جن ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومتیں ہیں، وہاں بھی گائے کے گوشت کی فروخت اور استعمال جاری ہے، لیکن گائے کے نام پر تشدد کرنے والے لوگ اس معاملے پر خاموش رہتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گائے کو قومی جانور قرار دے کر اس سے متعلق قانون ملک کی تمام ریاستوں میں بغیر کسی امتیاز کے یکساں طور پر نافذ کیا جائے۔

یوپی بنے گا گلوبل اے آئی ہب، سی ایم یوگی نے ڈیٹا سینٹر کلسٹر کا جائزہ لیا

گیہوں کی ان-ہاؤس پروسیسنگ کو فروغ دیتے ہوئے منڈی ٹیکس اور منڈی فیس کے نظام میں اصلاح کی جائے: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کے روز اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ریاست کی مستقبل کی معیشت سے جڑے تین اہم پروجیکٹس کا جائزہ لیا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یوپی ڈیٹا سینٹر کلسٹر منصوبہ اتر پردیش کے اے آئی مشن کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرے گا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ڈیٹا سینٹر کلسٹر صرف این سی آر کے خطے تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ ریاست کے دیگر حصوں کو بھی اس سے جوڑا جائے۔ اس کی شروعات بندیل کھنڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے علاقے سے کی جا سکتی ہے جہاں بڑے پیمانے پر زمین دستیاب ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ٹاٹا گروپ سمیت بڑی ٹیک کمپنیوں سے رابطہ کر کے لکھنؤ کو اے آئی سٹی کے طور پر ترقی دینے پر زور دیا۔ حکومت کے تعاون سے چلنے والے نیٹ ورک برائے ترقی و پیشرفت یعنی پروجیکٹ گنگا کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ منتخب ڈیجیٹل کاروباریوں (انٹرپرینیورز) کو معیاری تربیت فراہم کی جائے۔ انہوں نے آپٹیکل فائبر نیٹ ورک کی تیز رفتار توسیع اور شفافیت پر زور دیتے ہوئے ڈیجیٹل کاروباریوں کو شروع سے ہی مراعات (انسینٹوز) دینے کی ہدایت کی۔

پروجیکٹ گنگا اتر پردیش میں ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، روزگار اور خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ اس منصوبے کے ذریعے نہ صرف لاکھوں گھروں کو تیز رفتار انٹرنیٹ سے جوڑنے کا ہدف رکھا گیا ہے بلکہ ہزاروں نوجوانوں کو ڈیجیٹل سروس پرووائیڈر بنا کر بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع بھی پیدا کیے جائیں گے۔ سود سے پاک قرض کی سہولت اور خواتین کی 50 فیصد شمولیت کا ہدف اس اسکیم کو سماجی و معاشی اعتبار سے مزید مؤثر بناتا ہے۔ ساتھ ہی ریاست میں گندم کی پروسیسنگ، منڈیوں کی جدید کاری اور صنعتی اصلاحات پر زور دے کر حکومت زرعی اور معاشی شعبوں کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ بہتر سڑکوں، ایکسپریس ویز، لاجسٹکس نیٹ ورک، پاور انفراسٹرکچر اور اعلیٰ تکنیکی اداروں کی موجودگی اتر پردیش کو سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کے لیے ایک مضبوط مرکز کے طور پر پیش کرتی ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ یہ اقدامات ریاست کی معیشت کو نئی رفتار دینے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

امریکی سینیٹ میں ٹرمپ کے فوجی اختیارات محدود کرنے کی تجویز منظور

واشنگٹن (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے فوجی اختیارات محدود کرنے سے متعلق ایک تجویز امریکی سینیٹ میں منظور کر لی گئی ہے۔ ووٹنگ کے دوران چار ریپبلکن سینیٹروں نے بھی اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹس کا ساتھ دیا، جبکہ تین ریپبلکن سینیٹر ووٹنگ میں شامل نہیں ہوئے یہ تجویز 47 کے مقابلے 50 ووٹوں سے منظور ہوئی، تاہم قانون بننے کیلئے اسے ابھی مزید مراحل سے گزرنا ہوگا۔ اگر یہ تجویز قانون کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو ٹرمپ انتظامیہ کو ایران کے خلاف جنگ جاری رکھنے کیلئے کانگریس سے منظوری لینا لازمی ہوگا۔ ابھی اس معاملے پر سینیٹ میں حتمی ووٹنگ باقی ہے۔ اس کے بعد اسے ریپبلکن اکثریت والے ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز سے بھی منظوری درکار ہوگی۔ تاہم اس کے بعد بھی ڈونالڈ ٹرمپ اس کے خلاف ویٹو استعمال کر سکتے ہیں۔

'اقتدار میں آئے تو 90 دن میں 69 ہزار اساتذہ بھرتی کریں گے مکمل'

اکھلیش یادو نے بھرتی میں ریزرویشن کے معاملہ پر حکومت کو گھیرا، 'پی ڈی اے آڈٹ' نامی دستاویز جاری کی

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے 69 ہزار اساتذہ بھرتی میں ریزرویشن کے معاملہ کو لے کر حکومت پر سخت حملہ بولا اور دعویٰ کیا کہ اگر ان کی پارٹی اقتدار میں آتی ہے تو 90 دن کے اندر بھرتی کا عمل مکمل کر کے امیدواروں کو انصاف دلایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت بننے پر ذاتی مردم شماری کرائی جائے گی۔ لکھنؤ واقع پارٹی دفتر میں منعقد پریس کانفرنس کے دوران اکھلیش یادو نے 'پی ڈی اے آڈٹ' نامی دستاویز جاری کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اساتذہ بھرتی کے عمل میں پسماندہ، دلت اور محروم طبقات کے حقوق کو نظر انداز کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 2019 کی 69 ہزار معاون اساتذہ بھرتی میں دیگر پسماندہ طبقہ کے لیے طے نشستوں کا مکمل فائدہ امیدواروں کو نہیں ملا۔

سماجوادی پارٹی صدر کے مطابق دیگر پسماندہ طبقہ کو 27 فیصد کے بجائے کم نمائندگی دی گئی، جبکہ درج فہرست ذاتوں کے لیے طے ریزرویشن میں بھی کمی کی گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ محفوظ زمروں کے ہزاروں عہدوں کے ساتھ ناانصافی ہوئی اور درج فہرست قبائل کے کئی عہدے خالی چھوڑ دیے گئے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر نوجوانوں اور امیدواروں کو اپنے آئینی حقوق کے لیے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑے تو یہ حکومت کے جانبدارانہ رویے کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو حکومت جانبدار ہوتی ہے وہ انصاف نہیں دے سکتی۔ ان کے مطابق ریزرویشن سماجی انصاف اور مساوی مواقع فراہم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بلڈوزر چلانا ہی ہے تو اسے سماج میں موجود غیر برابری ختم کرنے اور سب کو برابر حقوق دلانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 2014 کے بعد سے ریزرویشن کے نظام کو کمزور کرنے کی کوششیں تیز ہوئی ہیں۔ سماجوادی پارٹی صدر نے کہا کہ لیٹرل انٹری جیسی پالیسیوں کے ذریعے پسماندہ اور محروم طبقات کے حقوق متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کے مطابق ریزرویشن کسی پر احسان نہیں بلکہ آئینی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج میں طویل عرصے سے غیر مساوات موجود رہی ہے اور بابا صاحب نے آئین کے ذریعے سماجی انصاف کی راہ ہموار کی۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی پر بھی نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ وہ اس نظام کو کمزور کرنا چاہتی ہے جس کے سہارے محروم طبقات آگے بڑھ رہے ہیں۔ معیشت کے مدعے پر بھی انہوں نے مرکز اور ریاستی حکومتوں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ صرف ٹریلین ڈالر اکانومی کا نعرہ دینے سے اقتصادی حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

مودی، شاہ اور سنگھ ملک کے معاشی نظام کو کمزور کرنے کے ذمہ دار

معاشی طوفان سر پر ہے اور وزیر اعظم اٹلی میں ٹافی بانٹ رہے ہیں: راہل گاندھی

رائے بریلی۔ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے اٹلی میں اپنے ہم منصب جارجیا میلونی سے ملاقات کے دوران انھیں 'میلوڈی' ٹافی بطور تحفہ پیش کیا۔ یہ معاملہ اب سرخیوں میں ہے۔ آن نیوز پورٹلس پر اس کی تصویریں اور ویڈیوز ڈالی گئی ہیں، ساتھ ہی سوشل میڈیا پر بھی ویڈیوز وائرل ہو رہی ہیں۔ لیکن لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اس معاملہ پر اپنی حیرانی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''معاشی طوفان سر پر ہے، اور ہمارے وزیر اعظم اٹلی میں ٹافی بانٹ رہے ہیں۔'' یہ تبصرہ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے لکھا ہے کہ ''کسان، نوجوان، خواتین، مزدور اور چھوٹے تاجر سب رو رہے ہیں۔ وزیر اعظم ہنس کر 'ریل' بنا رہے ہیں، اور بی جے پی والے تالی بجا رہے ہیں۔'' ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ''یہ قیادت نہیں، نوٹنکی ہے۔'' دراصل اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے ہندوستانی وزیر اعظم مودی کے ساتھ ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں وہ میلونی کو میلوڈی ٹافی تحفہ میں پیش کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اس ویڈیو میں وہ کہہ رہی ہیں ''وزیر اعظم مودی نے مجھے بہت اچھا تحفہ دیا ہے، جو کہ بہت ہی اچھی ٹافی ہے۔'' اس کے بعد پی ایم مودی اور وہ دونوں ہی کہتے ہیں ''میلوڈی''۔ پھر دونوں لیڈران کھل کر ہنستے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

راہل گاندھی نے رائے بریلی میں اپنے دورے کے دوسرے دن بدھ کو مرکزی حکومت پر شدید حملہ کرتے ہوئے ملک میں 'معاشی طوفان' آنے کا خدشہ ظاہر کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر ملک کے معاشی نظام کو کمزور کرنے کا الزام لگایا۔ راہی بلاک کے لودھواری میں مہابلی ویرا پاسی کے مجسمے کی نقاب کشائی کے بعد منعقدہ بہوجن سوابھیمان جن سبھا سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کے عوام کو قربانی اور بچت کا مشورہ دیا جا رہا ہے، جب کہ اقتدار میں بیٹھے لوگ پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ عام لوگوں کو سونا نہ خریدنے، غیر ملکی دورے کم کرنے اور الیکٹرک گاڑیاں اپنانے کی نصیحت کی جاتی ہے، لیکن حکومت کے اعلیٰ رہنما خود مہنگے طیاروں میں غیر ملکی دورے کرتے ہیں۔

مجلس پنجم

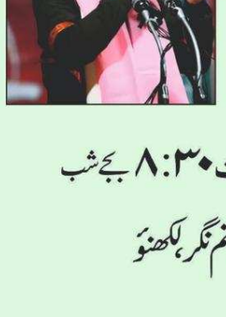

برائے ایصالِ ثواب
خادم شبیہ تابوتِ امیر المومنینؑ (بنا کردہ حسن مرزا) صاحب
شاعر اہلبیتؑ، ذاکرِ حسینؑ، الزائر
الحاج سید مختار حسین مختار لکھنوی مرحوم
ابن سید قاری ناصر حسین مرحوم
بتاریخ ۲۱ر مئی ۲۰۲۶ء بروز جمعرات ۸:۳۰ بجے شب
بمقام: شبیہ نجف، رستم نگر، لکھنؤ
خطیب مجلس
مولانا مصطفیٰ علی خاں ''شمیل'' ادیب الہدیٰ صاحب
جملہ عزیز و اقارب و مومنین کرام سے شرکت کی گزارش ہے۔
مجلس خواتین:
اِسی روز ۴ بجے سہ پہر کو مرحوم کے مکان متصل شبیہ نجف، رستم نگر برپا ہوگی
سوگواران:
غمزدہ ماں، اہلیہ، برادران، پسران، دختران و خویشان

ایران پر حملے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں

روس اور چین کا مشترکہ اعلامیہ ☆ امریکہ نے ایران کے خلاف دوبارہ جنگ چھیڑی تو اسے مزید بڑے جھٹکے لگیں گے: عباس عراقچی

بیجنگ، 20 مئی (یو این آئی) روسی صدر ولادی میر پوتن کے دورۂ چین کے موقع پر روس اور چین نے مشترکہ اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ بعض ممالک کی جانب سے عالمی معاملات پر یکطرفہ غلبہ قائم کرنے کی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں، تاہم دنیا کو ایک بار پھر ''جنگل کے قانون'' کی طرف دھکیلے جانے کا خطرہ درپیش ہے۔ دونوں ممالک نے ایران پر امریکی اور اسرائیلی حملوں کو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے فوری مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ بیجنگ میں روسی صدر ولادی میر پوتن اور چینی صدر شی جن پنگ کی سربراہی ملاقات کے بعد کریملن کی جانب سے جاری مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ عالمی صورتحال مسلسل پیچیدہ ہوتی جا رہی ہے اور امن و ترقی کے عالمی ایجنڈے کو نئے خطرات لاحق ہیں۔ اعلامیے کے مطابق بعض طاقتیں دنیا پر اپنی مرضی مسلط کرنے، عالمی امور کو یکطرفہ انداز میں چلانے اور دوسرے ممالک کی خودمختار ترقی کو روکنے کی کوشش کر رہی ہیں، تاہم ایسی پالیسیاں ناکامی سے دوچار ہو چکی ہیں۔ روس اور چین نے مشترکہ بیان میں کہا کہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر کیے گئے فوجی حملے بین الاقوامی قوانین اور بین الاقوامی تعلقات کے بنیادی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ دونوں ممالک کے مطابق ان کارروائیوں نے مشرق وسطیٰ کے استحکام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اعلامیے میں زور دیا گیا کہ خطے میں کشیدگی کو مزید بڑھنے سے روکنے کے لیے فوری طور پر مذاکرات اور سفارتی عمل کی طرف واپسی ضروری ہے۔ ماسکو اور بیجنگ نے عالمی تجارتی نظام پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بعض ممالک کی جانب سے بحری جہاز رانی پر پابندیاں اور یکطرفہ اقدامات عالمی سپلائی چین کے لیے خطرہ بن رہے ہیں۔ دونوں ممالک نے یکطرفہ پابندیوں، سیکنڈری پابندیوں اور امتیازی تجارتی ٹیرف کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ عالمی تجارت کو ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے اصولوں کے مطابق چلایا جانا چاہیے۔ یوکرین تنازع کے حوالے سے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ اس بحران کے دیرپا حل کے لیے اس کی بنیادی وجوہات کو ختم کرنا ضروری ہے۔ روس اور چین نے اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں کے مطابق مذاکرات جاری رکھنے اور امن کی تمام کوششوں کی حمایت کا اعادہ کیا۔ اعلامیے میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ کسی بھی ملک کی سلامتی دوسرے ممالک کی سلامتی کی قیمت پر یقینی نہیں بنائی جا سکتی۔ دونوں ممالک نے فوجی اتحادوں کی توسیع، بلاک سیاست اور ممالک کو غیر جانبداری ترک کرنے پر مجبور کرنے کی پالیسیوں کو ناقابل قبول قرار دیا۔ روس اور چین نے دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور مصنوعی تقسیم پیدا کرنے کی کوششوں کی بھی مذمت کی۔ فوجی تعاون کے حوالے سے دونوں ممالک نے مشترکہ فوجی مشقوں، فضائی اور بحری گشت کے دائرہ کار کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا۔ اعلامیے کے مطابق روس اور چین اپنی افواج کے درمیان باہمی اعتماد اور رابطوں کو مزید مضبوط بنائیں گے۔ اقتصادی شعبے میں بھی دونوں ممالک نے سول ایوی ایشن، جہاز سازی، ڈیجیٹل اکانومی، مصنوعی ذہانت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ای کامرس اور معدنی وسائل کی تلاش جیسے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ اعلامیے کے اختتام پر روس اور چین نے ایشیا پیسیفک خطے میں نیٹو کے مشرق کی جانب پھیلاؤ پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسے علاقائی امن کے لیے نقصان دہ قرار دیا، جبکہ جاپان کے دوبارہ بڑے پیمانے پر مسلح ہونے کے عمل کو خطے کے استحکام کے لیے سنگین خطرہ بتایا۔

☆ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بدھ کو خبردار کیا کہ اگر امریکہ نے بلا اشتعال ایک بار پھر ایران کے خلاف جارحانہ رویہ اختیار کیا تو تہران کے پاس امریکہ کو دینے کیلئے مزید کئی بڑے جھٹکے تیار ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں امریکی کانگریس کی ایک رپورٹ کا حوالہ بھی دیا، جس میں کئی ہفتوں تک جاری رہنے والے تنازع کے دوران امریکی فضائیہ کو ہونے والے بھاری نقصانات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ عباس عراقچی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ مستقبل میں ہونے والی کسی بھی دشمنانہ کارروائی کا جواب دینے کیلئے ایران امریکہ کے ساتھ سابقہ تصادم سے حاصل شدہ تجربات اور سبق سے فائدہ اٹھائے گا اور حملہ آوروں کو غیر متوقع جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی اراکین کانگریس نے 40 روزہ فوجی مہم کے دوران ہونے والے بڑے پیمانے کے نقصانات کو تسلیم کرکے دراصل ایران کی فوجی صلاحیتوں کی توثیق کی ہے۔ عباس عراقچی نے امریکی کانگریس کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس تنازع کے دوران امریکی فوج نے کم از کم 42 طیارے کھوئے، جن سے ہونے والا تخمینی نقصان تقریباً 6.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی مسلح افواج دنیا کے جدید ترین ایف-35 لڑاکا طیارے کو مار گرانے والی پہلی فورس بن گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف مشترکہ طور پر شروع کی گئی 40 روزہ فضائی بمباری مہم کے دوران امریکی فوج کے 42 طیارے یا تو تباہ ہوئے یا شدید نقصان کا شکار ہوئے۔ ان میں چار ایف-15 ای اسٹرائیک ایگل لڑاکا طیارے، ایک ایف-35 اے لائٹننگ-2، ایک اے-10 تھنڈر بولٹ-2، ہوا میں ایندھن بھرنے والے سات کے سی-135 اسٹریٹوٹینکر، ایک ای-3 سینٹری فضائی نگرانی طیارہ، دو ایم سی-130 جے کمانڈو-2 طیارے، ایک ایچ ایچ-60 ڈبلیو جولی گرین-2 ہیلی کاپٹر، 24 ایم کیو-9 ریپر ڈرون اور ایک ایم کیو-4 سی ٹرائٹن ڈرون شامل ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران پر حملے شروع کیے تھے، جو 7 اپریل کو پاکستان کی ثالثی میں ہونے والی نازک جنگ بندی کے بعد سے رکے ہوئے ہیں۔ ایران نے اس دوران خلیجی ممالک میں موجود امریکی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنانے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والی عالمی تیل سپلائی پر اپنا کنٹرول مضبوط کرنے کی سمت اقدامات کیے۔ یہ تفصیلات 13 مئی کو جاری ہونے والی کانگریشنل ریسرچ سروس کی رپورٹ میں سامنے آئیں، جس میں آپریشن ایپک فیوری کے دوران ہونے والے نقصانات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تباہ شدہ طیاروں کی طویل مدتی متبادل لاگت 7 ارب ڈالر سے زیادہ ہو سکتی ہے، کیونکہ بعض نظام اب فعال پیداوار میں نہیں ہیں اور ان کی پروڈکشن لائن دوبارہ شروع کرنا پڑ سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ای-3 سینٹری طیارے کے نقصان کے بعد پینٹاگون کو پہلے منسوخ کیا جا چکا ای-7 ویج ٹیل پروگرام دوبارہ شروع کرنا پڑ سکتا ہے، جس کی لاگت 5.2 ارب ڈالر سے زائد بتائی گئی ہے۔ اس دوران امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں پر پابندیاں سخت کر دیں، جس سے عالمی توانائی بازاروں میں بے چینی پیدا ہوئی اور امریکہ میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس صورتحال نے ڈونالڈ ٹرمپ پر سیاسی دباؤ مزید بڑھا دیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے منگل کو کہا کہ انہیں امید ہے کہ یہ تنازع بہت جلد حل ہو جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ معاہدہ ہونے کے بعد تیل کی قیمتیں تیزی سے نیچے آ جائیں گی۔ ادھر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے عزم ظاہر کیا ہے کہ ایران امریکہ کے بڑھتے دباؤ کے سامنے ہرگز نہیں جھکے گا۔

اسرائیل نے عالمی عدالت کے وارنٹِ گرفتاری کو اعلان جنگ قرار دیدیا، دھمکیوں پر اتر آئے

یروشلم، 19 مئی (یو این آئی) اسرائیلی وزیرِ خزانہ بیزالیل اسموٹریچ نے انکشاف کیا ہے کہ انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کے پراسیکیوٹر نے ان کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کرنے کی درخواست دائر کردی۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہودی رہنما اسموٹریچ نے عالمی فوجداری عدالت کے متوقع وارنٹِ گرفتاری کو اسرائیل کے خلاف اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے فلسطینی گاؤں کو مسمار کرنے کا حکم دے دیا۔ خیال رہے کہ ابھی آئی سی سی نے باضابطہ طور پر اسرائیلی وزیر خزانہ کے خلاف الزامات کی تفصیلات جاری نہیں کی ہیں تاہم اطلاعات ہیں کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی بستیوں کی توسیع میں مرکزی کردار ادا کرنے پر اسموٹریچ کے وارنٹ گرفتاری کی استدعا کی گئی ہے۔ یروشلم میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اسرائیلی وزیر خزانہ نے کہا کہ ملک کے وزیراعظم، وزیر دفاع اور وزیر خزانہ کے خلاف گرفتاری وارنٹِ جاری کرنا اسرائیل کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ انھوں نے عالمی فوجداری عدالت کو متعصب ادارہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اپنے تاریخی، مذہبی اور قانونی حقوق پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ اسرائیلی وزیر خزانہ نے الزام لگایا کہ فلسطینی اتھارٹی نے اسرائیلی قیادت کے خلاف عالمی عدالت کو متحرک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انھوں نے دھمکی آمیز لہجے میں پابندیاں عائد کرنے کا اشارہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ فلسطینی حکومت کے خلاف ہر ممکن معاشی اور انتظامی کارروائی کریں گے۔ خیال رہے کہ عالمی فوجداری عدالت میں وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کے لیے پراسیکیوٹر پہلے درخواست دائر کرتا ہے جس کے بعد 3 ججوں پر مشتمل پری ٹرائل چیمبر شواہد اور قانونی نکات کا جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق عالمی عدالت اسرائیلی وزیر خزانہ پر فلسطینی بستیوں کو مسمار کرکے یہودی آبادکاری کی کوششوں پر جنگی جرائم کے الزامات عائد کر سکتی ہے کیوں کہ یہ جنیوا کنونشنز کی خلاف ورزی سمجھی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیلی وزیر خزانہ نے جس فلسطینی بستی کو مسمار کرنے کا حکم دیا ہے وہ قدیم گاؤں ہے اور برسوں سے اسرائیل اور عالمی برادری کے درمیان تنازع کا مرکز ہے۔ اسرائیلی سپریم کورٹ نے 2018 میں اس بستی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہدام کی اجازت دی تھی، کیونکہ وہاں عمارتوں کے اجازت نامے اور زوننگ پلان موجود نہیں تھے۔ تاہم اسرائیلی حکومت بین الاقوامی ردعمل کے خوف سے اب تک اس فیصلے پر عملدرآمد نہیں کر سکی تھی۔ عالمی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیمیں اس بستی کے انہدام کو جبری بے دخلی قرار دیتی رہی ہیں۔ اپنی پریس کانفرنس میں اسرائیلی وزیر خزانہ اسموتریچ نے مغربی کنارے میں 103 نئی یہودی بستیوں کے قیام یا قانونی حیثیت دینے کو بڑی کامیابی قرار دیا۔ اسرائیلی وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا کہ حکومت کے دور میں 160 زرعی آؤٹ پوسٹس بھی قائم کی گئی ہیں جن کے ذریعے تقریباً 2 لاکھ 47 ہزار ایکڑ اراضی پر کنٹرول حاصل کیا گیا۔ یہ زرعی بستیاں تکنیکی طور پر غیر قانونی سمجھی جاتی ہیں کیونکہ انہیں کابینہ کی باقاعدہ منظوری حاصل نہیں تاہم اسرائیلی وزارتیں اور دفاعی ادارے ان کی معاونت اور حفاظت کرتے ہیں۔ ایک انسانی حقوق کی اسرائیلی تنظیم کے مطابق اکتوبر 2023 میں جنگ شروع ہونے کے بعد آبادکاروں کے تشدد کے نتیجے میں مغربی کنارے کے علاقوں B اور C میں 59 فلسطینی کمیونٹیز بے دخل ہو چکی ہیں جبکہ متاثرہ افراد کی تعداد 4 ہزار سے زیادہ ہے۔

اسرائیلی فورسز نے غزہ امدادی کشتیوں کو روک لیا، 430 کارکن حراست میں

یروشلم، 20 مئی (یو این آئی) اسرائیلی فورسز نے غزہ جانے والی عالمی ''صمود فلوٹیلا'' میں شامل تمام کشتیوں کو روک کر سیکڑوں بین الاقوامی رضا کاروں کو حراست میں لے لیا ہے۔ فلوٹیلا منتظمین کے مطابق کارروائی کے بعد رضا کاروں کی صورتحال سے متعلق مزید تفصیلات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ منتظمین نے بتایا کہ 50 سے زائد کشتیوں پر مشتمل قافلے میں دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے سیکڑوں کارکن اور رضا کار موجود تھے، جنہیں اسرائیلی فورسز نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ فلوٹیلا انتظامیہ کا کہنا ہے کہ رضا کاروں کی گرفتاری غیر قانونی ہے اور اس حوالے سے مزید معلومات جلد جاری کی جائیں گی۔ دوسری جانب اسرائیلی وزارتِ خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ فلوٹیلا میں شامل 430 رضا کاروں کو اسرائیل منتقل کیا جا رہا ہے۔

اسرائیلی حملے کا مقصد احمدی نژاد کو آزاد کرانا تھا، امریکی اخبار کا دعویٰ

واشنگٹن، 20 مئی (یو این آئی) امریکی اخبار ''نیویارک ٹائمز'' نے امریکی حکام کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے سابق صدر محمود احمدی نژاد کی رہائش گاہ پر جنگ کے ابتدائی دنوں میں ہونے والی اسرائیلی کارروائی کا مقصد انہیں نظر بندی سے آزاد کرانا تھا۔ رپورٹ کے مطابق یہ کارروائی ایک مبینہ امریکی-اسرائیلی منصوبے کا حصہ تھی، جس کے تحت ایران میں حکومت کی تبدیلی اور احمدی نژاد کو دوبارہ اقتدار میں لانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اخبار کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس حملے کے دوران احمدی نژاد کے محافظوں کو نشانہ بنایا گیا تاکہ انہیں آزاد کرایا جا سکے۔ امریکی حکام کے مطابق منصوبہ اس وقت ناکام ہو گیا جب حملے میں محمود احمدی نژاد زخمی ہو گئے، جبکہ ان کی موجودہ صورتحال اور مقام کے بارے میں اب تک کوئی واضح معلومات سامنے نہیں آسکی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ایرانی حکام نے احمدی نژاد پر مغربی ممالک کے ساتھ تعاون اور اسرائیل کے لیے جاسوسی جیسے سنگین الزامات بھی عائد کیے ہیں، تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ مبینہ طور پر انہیں کس طریقے سے بھرتی کیا گیا تھا۔ ادھر محمود احمدی نژاد کی جماعت نے مارچ کے آغاز میں ان خبروں کی تردید کی تھی جن میں ان کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اس سے قبل ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسی ''ایلنا'' نے رپورٹ کیا تھا کہ 69 سالہ محمود احمدی نژاد تہران میں ایک فضائی حملے کے دوران مارے گئے۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ وہ مشرقی تہران میں واقع اپنی رہائش گاہ پر اپنے ذاتی محافظ کے ساتھ موجود تھے جب حملہ کیا گیا، جس میں دونوں ہلاک ہو گئے تھے۔

جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ساتھ جھڑپ، اسرائیلی ریزرو میجر ہلاک، متعدد فضائی حملے

یروشلم/بیروت، 20 مئی (یو این آئی) جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے جنگجوؤں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے کے دوران اسرائیلی فوج کا ایک ریزرو میجر ہلاک ہو گیا، جس کے بعد اسرائیل نے حزب اللہ کے متعدد ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے۔ دوسری جانب لبنانی حکام نے اسرائیلی بمباری میں خواتین اور بچوں سمیت کئی شہریوں کے جاں بحق ہونے کی اطلاع دی ہے۔ اسرائیلی فوج نے بیان میں تصدیق کی کہ 27 سالہ ریزرو میجر ایتامار سپیر جنوبی لبنان میں ایک کارروائی کے دوران مارا گیا۔ فوج کے مطابق افسر ایک چرچ کے اندر موجود حزب اللہ جنگجو کی فائرنگ کا نشانہ بنا۔ ہلاک ہونے والا افسر مغربی کنارے کی یہودی بستی ایلی کا رہائشی تھا۔ واقعے کے فوراً بعد اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے مختلف مراکز کو نشانہ بناتے ہوئے فضائی کارروائیاں شروع کر دیں۔ اسرائیلی فوج کا دعویٰ ہے کہ 25 سے زائد اہداف پر حملے کیے گئے جن میں اسلحہ ڈپو، راکٹ لانچر اور کمانڈ سینٹر شامل تھے۔ دوسری جانب لبنان کی وزارتِ صحت نے بتایا کہ دیر قانون النہر کے علاقے پر ہونے والے اسرائیلی حملے میں کم از کم 10 افراد شہید ہوئے، جن میں 3 خواتین اور 3 بچے شامل ہیں، جبکہ 3 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ادھر حزب اللہ نے بھی لبنان سے اسرائیل کی جانب کئی ڈرون حملے کیے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق ایک ڈرون کو فضا میں ہی مار گرایا گیا، جبکہ دوسرا سرحدی علاقے میں گر کر تباہ ہوا جس کے نتیجے میں 2 افراد معمولی زخمی ہوئے۔

مشرقِ وسطیٰ جنگ کے اثرات عالمی روزگار پر منڈلانے لگے، آئی ایل او کی وارننگ

جنیوا، 20 مئی (یو این آئی) بین الاقوامی محنت تنظیم (آئی ایل او) نے خبردار کیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگ اور بڑھتی کشیدگی عالمی لیبر مارکیٹس پر گہرے منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔ تنظیم کے مطابق توانائی کی بڑھتی قیمتیں، سپلائی چین میں رکاوٹیں، سیاحت میں کمی اور شپنگ و ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں اضافے کے باعث دنیا بھر میں کروڑوں ملازمتیں خطرے سے دوچار ہو سکتی ہیں۔ آئی ایل او کی تازہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر تیل کی قیمتیں جنگ سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں 50 فیصد تک بڑھ گئیں تو 2026 میں عالمی سطح پر کام کے مجموعی اوقات میں 0 اعشاریہ 5 فیصد جبکہ 2027 میں 1 اعشاریہ 1 فیصد کمی واقع ہو سکتی ہے۔ تنظیم کے اندازوں کے مطابق اس صورتحال کے نتیجے میں رواں سال دنیا بھر میں تقریباً 1 کروڑ 40 لاکھ مکمل وقتی ملازمتیں متاثر ہونے کا خدشہ ہے، جبکہ اگلے سال یہ تعداد بڑھ کر مزید 3 کروڑ 80 لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اس بحران کے اثرات اب حقیقی اجرتوں اور روزگار کے مواقع پر نمایاں ہونا شروع ہو گئے ہیں اور جنگی علاقوں سے باہر بھی اس کے منفی اثرات محسوس کیے جا رہے ہیں۔ آئی ایل او کے مطابق رواں سال عالمی حقیقی اجرتوں میں 1 اعشاریہ 1 فیصد اور اگلے سال 3 فیصد تک کمی متوقع ہے، جس کی مجموعی مالیت بالترتیب 1 اعشاریہ 1 ٹریلین اور 3 ٹریلین ڈالر بنتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ، ایشیا اور بحرالکاہل کے ممالک اس بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں، کیونکہ ان خطوں میں تقریباً 40 فیصد ملازمتیں ایسے شعبوں سے وابستہ ہیں جو جنگی اور معاشی بحرانوں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، جن میں تعمیرات، ٹرانسپورٹ، مینوفیکچرنگ، تجارت اور خدمات شامل ہیں۔ ماہرینِ معیشت نے خبردار کیا ہے کہ اگر آبنائے ہرمز میں کشیدگی برقرار رہی تو توانائی اور بحری انشورنس کے اخراجات میں شدید اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے عالمی کمپنیوں پر مالی دباؤ بڑھے گا اور وہ ملازمتوں میں کمی پر مجبور ہو سکتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق کئی فضائی اور شپنگ کمپنیوں نے ایندھن کی بڑھتی قیمتوں اور سیکورٹی خدشات کے باعث اپنے آپریشنز اور پروازوں کے شیڈول میں تبدیلیاں بھی شروع کر دی ہیں۔ آئی ایل او نے کہا کہ عالمی معیشت پہلے ہی سست ترقی اور معیاری روزگار کی کمی جیسے مسائل سے دوچار ہے، جبکہ موجودہ بحران مختلف معاشی ذرائع سے مزید دباؤ پیدا کر رہا ہے۔ تنظیم کے مطابق عالمی بے روزگاری کی شرح میں بھی بتدریج اضافہ متوقع ہے، جو 2026 میں 0 اعشاریہ 1 فیصد اور 2027 میں 0 اعشاریہ 5 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عرب ممالک اس بحران کے براہِ راست اثرات سے سب سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں، کیونکہ خطے میں معاشی سرگرمیوں میں رکاوٹ، نقل مکانی، توانائی و تجارتی جھٹکے اور مہاجر کارکنوں پر بڑھتا دباؤ تیزی سے اثر انداز ہو رہا ہے۔ آئی ایل او کے مطابق اگر حالات جلد معمول پر آ گئے تو عرب خطے میں مجموعی اوقات کار میں 1 اعشاریہ 3 فیصد کمی ہو سکتی ہے، تاہم کشیدگی برقرار رہنے کی صورت میں یہ کمی 3 اعشاریہ 7 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر بحران مزید شدت اختیار کر گیا تو اوقاتِ کار میں 10 اعشاریہ 2 فیصد تک کمی واقع ہو سکتی ہے، جو 2020 کی کورونا وبا کے دوران دیکھی گئی کمی سے بھی دوگنا زیادہ ہوگی۔ تنظیم کے مطابق عرب خطے میں تقریباً 40 فیصد ملازمتیں ایسے شعبوں سے وابستہ ہیں جو موجودہ صورتحال سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں، جن میں تعمیرات، صنعت، ٹرانسپورٹ، تجارت اور ہوٹلنگ شامل ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیبر مارکیٹ میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا سب سے زیادہ بوجھ مہاجر کارکنوں پر پڑنے کا امکان ہے۔ آئی ایل او نے مزید بتایا کہ ایشیا اور بحرالکاہل کے ممالک بھی اس بحران سے متاثر ہوں گے کیونکہ ان کی معیشتیں درآمدی توانائی اور خلیجی ممالک سے جڑی مزدور ہجرت پر انحصار کرتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس خطے میں 2026 کے دوران اوقاتِ کار میں 0 اعشاریہ 7 فیصد اور 2027 میں 1 اعشاریہ 5 فیصد کمی متوقع ہے، جبکہ حقیقی آمدنی میں بالترتیب 1 اعشاریہ 5 فیصد اور 4 اعشاریہ 3 فیصد تک کمی آ سکتی ہے۔ تنظیم نے کہا کہ ایشیا اور بحرالکاہل کے تقریباً 22 فیصد کارکن ایسے شعبوں میں کام کرتے ہیں جو موجودہ بحران سے زیادہ خطرے میں ہیں، جن میں زراعت، ٹرانسپورٹ، صنعت اور تعمیرات شامل ہیں، جبکہ سیاحت پر انحصار کرنے والی معیشتوں پر دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے۔

روس اور چین نے کثیر قطبی عالمی نظام کی تشکیل کے لیے اعلامیے پر دستخط کیے

بیجنگ، 21 مئی (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن اور چین کے صدر شی جن پنگ نے بدھ کے روز ایک مشترکہ اعلامیے پر دستخط کیے، جس میں دنیا میں کسی ایک ملک کے غلبے کے بجائے کثیر قطبی (ملٹی پولر) عالمی نظام کی وکالت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں رہنماؤں نے توانائی، تجارت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں اپنی مضبوط شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کا بھی عزم ظاہر کیا۔ چین کے گریٹ ہال آف دی پیپل ※ میں ہونے والی اس ملاقات کے بعد مسٹر شی نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات بڑی کامیابیوں اور تیز رفتار ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ ※ دوسری طرف مسٹر پوتن نے کہا کہ روس اور چین کے تعلقات تاریخ کی بہترین سطح ※ پر ہیں۔ انہوں نے صدر شی کو اگلے سال روس کے دورے کی دعوت بھی دی۔ دونوں ممالک 25 سال قبل طے پانے والے چین-روس دوستی اور تعاون کے معاہدے ※ کو آگے بڑھانے پر متفق ہوئے ہیں۔ یہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ 2022 میں یوکرین جنگ کے آغاز کے بعد سے ایک دوسرے کے قریب آنے والے دونوں ممالک مستقبل میں بھی مل کر کام کرتے رہیں گے۔ مسٹر پوتن نے چین کو بلا تعطل تیل اور گیس کی سپلائی جاری رکھنے کا وعدہ کرتے ہوئے کہا، ''ہماری باہمی تجارت اب بیرونی دباؤ سے محفوظ ہے، کیونکہ ہم نے امریکی ڈالر کو چھوڑ کر اپنی اپنی مقامی کرنسیوں میں لین دین شروع کر دیا ہے۔'' انہوں نے اسے ایک محفوظ تجارتی نظام قرار دیا، جس پر عالمی مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے یہ بھی معلومات دی کہ روس اور ہندوستان کی تقریباً 96 فیصد تجارت بھی اب مقامی کرنسیوں میں ہو رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق، طویل عرصے سے زیرِ التوا پاور آف سائبیریا 2 پائپ لائن منصوبے پر بھی دونوں ممالک کے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ یہ پائپ لائن روس سے منگولیا کے راستے چین تک ہر سال 50 ارب مکعب میٹر قدرتی گیس پہنچائے گی۔ مسٹر پوتن نے شمالی سمندری راستے ※ (نارتھ سی روٹ) کی ترقی کو اپنی ترجیح بتایا۔ انہوں نے کہا کہ روس اور چین مل کر پورے یوریشیا خطے کی معیشت کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ مسٹر پوتن کے ہمراہ صدر شی نے امریکی خارجہ پالیسی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل اراکین ہونے کے ناطے دونوں ممالک کو ذمہ دار سپر پاورز ※ کی طرح کام کرنا چاہیے اور ایک طرفہ بالادستی اور تاریخ کو پیچھے لے جانے والے اقدامات ※ کی مخالفت کرنی چاہیے۔ صدر شی نے کہا، ''اپنی من مرضی چلانے اور دنیا پر غلبہ پانے کی سوچ سے بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ اس سے دنیا میں دوبارہ جنگل راج ※ آنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔''

دونوں رہنماؤں نے کہا کہ ان کی دوستی باہمی احترام، برابری اور ایک دوسرے کے فائدے پر مبنی ہے۔ مسٹر شی نے کہا کہ آج جب دنیا کے مساوات بدل رہے ہیں، تو دونوں ممالک کو اس تاریخی موقع ※ کا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ توانائی اور گیس کے علاوہ، دونوں رہنماؤں نے آرٹیفیشل انٹیلیجنس (مصنوعی ذہانت) اور نئی ٹیکنالوجی میں بھی تعاون بڑھانے کا اعلان کیا۔ دونوں نے چین-روس تعلیمی سال ※ کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی، جس کا مقصد دونوں ممالک کے طلبہ اور ثقافتوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔

'ایران کے ہاتھ ایٹم بم آ گیا تو سب سے پہلے اسرائیل کو تباہ کرے گا: ٹرمپ

واشنگٹن - 19 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران نے مذاکرات کی ٹیبل پر آیا اور معاہدہ چاہتا ہے مگر ڈیموکریٹس مذاکرات سے روکتے ہیں۔ بال روم کی تعمیراتی کام کے دوران میڈیا سے گفتگو میں صدر ٹرمپ نے کہا کہ ایران پر حملہ کرنے سے ایک گھنٹہ دور تھا، ڈیموکریٹس ایران کے ساتھ مذاکرات سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے چاہئیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل نہ کرے، ایران مشرق وسطیٰ کو تباہ کرنا چاہتا ہے ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہو سکتا ہے دوبارہ بڑے حملوں کی ضرورت پڑے لیکن یقین ہے ایسا نہیں ہوگا ایران پر دوبارہ حملے ہوں گے یا نہیں آپ کو جلد پتا چل جائے گا۔ امریکی صدر نے کہا کہ ایران کے ہاتھ ایٹم بم آ گیا تو سب سے پہلے اسرائیل کو تباہ کرے گا، ایران کے پاس ایٹم بم ہوگا تو وہ مشرق وسطیٰ اور دنیا کو اڑا دے گا۔

روس اور چین کے درمیان معاشی تعلقات انتہائی مثبت اور تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں: پوتن

بیجنگ، 20 مئی (یو این آئی) چین کے صدر شی جن پنگ نے عالمی حالات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت پوری دنیا جنگل کے قانون کی طرف واپس جانے کے سنگین خطرے سے دوچار ہے، ایسے نازک ماحول میں روس اور چین کو مل کر یکطرفہ غنڈہ گردی اور تاریخ کو پلٹانے والے تمام اقدامات کی سختی سے مخالفت کرنی چاہیے۔ بیجنگ میں چینی ہم منصب شی جن پنگ سے تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے روس کے صدر ولادی میر پوتن کا کہنا تھا کہ روس اور چین کے موجودہ تعلقات غیر معمولی اور مثالی سطح پر ہیں، اور دونوں ممالک کو ایک دوسرے کی قومی ترقی کی بحالی میں بھرپور مدد کرنی چاہیے۔ روسی صدر ولادی میر پوتن نے اقتصادی روابط پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ روس اور چین کے درمیان معاشی تعلقات انتہائی مثبت اور تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں؛ مشرقِ وسطیٰ کے جاری شدید بحران کے درمیان روس ہمیشہ کی طرح ایک قابلِ اعتماد توانائی فراہم کنندہ (انرجی سپلائر) ہے، اور روسی و چینی گہرے تعلقات اس وقت عالمی استحکام کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید زور دے کر کہا کہ چین اور روس کو دنیا کے بہتر مستقبل کے لیے ایک منصفانہ، متوازن اور معقول عالمی گورننس سسٹم کی تعمیر کو مل کر فروغ دینا چاہیے۔ چینی صدر شی جن پنگ نے اسٹریٹجک شراکت داری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ چین اور روس کے تعلقات کی تاریخی کامیابی کی اصل وجہ مضبوط سیاسی باہمی اعتماد اور گہرا اسٹریٹجک تعاون ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کی سنگین صورتحال پر بات کرتے ہوئے چینی صدر کا کہنا تھا کہ اس وقت فریقین کے مابین مذاکرات خصوصی اور کلیدی اہمیت رکھتے ہیں اور جاری ہولناک لڑائی کو فوری طور پر روکنا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مشرقِ وسطیٰ جنگ کے خاتمے سے جہاں عالمی سطح پر توانائی کی سپلائی کے استحکام میں مدد ملے گی، وہیں بین الاقوامی تجارتی نظام میں پیدا ہونے والی رکاوٹیں بھی کم ہو جائیں گی، اس لیے مشرقِ وسطیٰ میں مزید عسکری کشیدگی کو بڑھانا سراسر غیر دانشمندانہ ہوگا۔ اس اہم ملاقات کے اختتام پر روسی صدر ولادی میر پوتن نے چینی ہم منصب شی جن پنگ کو اگلے سال روس کا سرکاری دورہ کرنے کی باقاعدہ دعوت بھی پیش کی۔

گندم خرید اور راشن نظام میں شفافیت پر زور

وزیر منوج پانڈے کی افسران کو سخت ہدایات، غفلت پر کارروائی کا انتباہ

لکھنؤ، 20 مئی۔ محکمہ خوراک اور لاجسٹکس کی ایک جائزہ میٹنگ آج کابینی وزیر (فوڈ اینڈ لاجسٹکس ڈپارٹمنٹ اور سول سپلائیز) جناب منوج پانڈے کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں محکمانہ اسکیموں، گندم کی خریداری، عوامی تقسیم کے نظام، راشن کی تقسیم کے نظام اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر جناب ستیش چندر مشرا (وزیر مملکت) فوڈ اینڈ لاجسٹکس اور سول سپلائیز، جناب رنویر پرساد (پرنسپل سکریٹری) کے ساتھ محکمہ کے سینئر افسران اور متعلقہ اضلاع کے افسران موجود تھے۔ اجلاس کے دوران وزیر موصوف نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ گندم کے تمام خریداری مراکز کو معیاری اور شفاف طریقے سے چلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے، ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے، وہ ہمارے دوسرے محسن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر پروکیورمنٹ سنٹر پر 48 گھنٹے کے اندر آلات اور الیکٹرانک وزنی پیمانوں، بوریوں اور سٹوریج کی دستیابی کو 100 فیصد یقینی بنایا جائے۔ اس معاملے میں کسی قسم کی غفلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام مراکز پر ہدف کے مطابق گندم کی خریداری سو فیصد ہو۔ ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی خواہش کے مطابق مستحق مستحقین کو بروقت اور شفاف طریقے سے راشن کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور اگر کسی بھی سطح پر کوئی بے ضابطگی پائی جاتی ہے تو متعلقہ کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کی ترجیح ہے کہ غریب اور نادار لوگوں کو سرکاری اسکیموں کا بھرپور فائدہ ملے۔ جائزہ کے دوران معلوم ہوا کہ بستی ڈویژن کے آر ایم او آفس میں وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی تصاویر آویزاں نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر موصوف نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ افسر کی سرزنش کی اور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی تصاویر فوری طور پر آویزاں کرنے کی ہدایت دی۔ میٹنگ کے دوران وزیر موصوف نے ضلع سپلائی آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ دفتر میں بیٹھ کر ٹائم پاس نہ کریں بلکہ فیلڈ میں جا کر راشن شاپس کا اچانک معائنہ کریں۔ راشن کی دکانوں پر کم وزن کی شکایات کو قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایک ایسا محکمہ ہے جو براہ راست عوام سے جڑا ہوا ہے، اس لیے اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے اور اسی کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ اگر کسی قسم کی شکایت ملے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر اس بات کو یقینی بنائے کہ گیس ایجنسیاں 100٪ گھر گھر گیس سلنڈر فراہم کریں۔ انہوں نے اجلاس کے دوران ڈیزل اور پیٹرول کے غیر ضروری استعمال سے گریز کرنے اور اس عالمی وبا میں مل کر کام کرنے کی اپیل کی۔ وزیر موصوف نے ای پی او ایس مشینوں کے ذریعے تقسیم، پردھان منتری غریب کلیان انا یوجنا اور نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے تحت انتظامات کا جائزہ لیا اور تقسیم کے نظام کو مزید موثر بنانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ شکایات کے حل میں معیار اور حساسیت کو برقرار رکھیں۔ اجلاس میں محکمہ کے افسران نے ضلع وار پیش رفت کی رپورٹ پیش کی جس پر وزیر موصوف نے ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام افسران مکمل شفافیت اور احتساب کے ساتھ کام کریں تاکہ حکومت کی اسکیموں پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔

یوپی الیکشن سے قبل سرجری کی تیاری میں بی ایس پی

کئی ڈویژنل صدور کو بدلنے کی تیاری، 24 مئی کو اہم میٹنگ

لکھنو: 20 مئی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی میں بڑا پھیر بدل کیا گیا ہے۔ دو دن پہلے دہلی سے واپس آنے کے بعد بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے اکھلیش امبیڈکر کو، جو بریلی اور جھانسی ڈویژن کے انچارج تھے، کو لکھنؤ ڈویژن کا چیف انچارج مقرر کیا۔ ریاستی صدر وشوناتھ پال کو پریاگ راج کے بجائے کانپور ڈویژن سونپا گیا ہے۔ نوشاد علی کو کانپور سے ہٹا کر چترکوٹ ڈویژن کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ لالہ رام کو جھانسی سے ہٹا کر کانپور ڈویژن میں لایا گیا ہے۔ بی ایس پی سپریمو نے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر یہ تبدیلیاں کی ہیں۔ کئی ضلع صدور کو بھی جلد ہٹایا جانا ہے۔ تین ریاستوں میں شکست کے بعد پارٹی نے اتر پردیش اور اتراکھنڈ میں تنظیم کی اوور ہالنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق بی ایس پی سپریمو 23 یا 24 مئی کو پارٹی عہدیداروں کی ایک اہم میٹنگ طلب کر رہے ہیں جس میں اسمبلی انتخابات کی تیاریوں اور تنظیمی کاموں سے متعلق اہم رہنما خطوط جاری کئے جانے کی امید ہے۔ پارٹی نے جن اضلاع میں انچارجز کا تقرر کیا ہے ان کے امیدواروں کے حوالے سے بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ پارٹی کے قومی کنوینر آکاش آنند بھی میٹنگ میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اس میٹنگ کے دوران آکاش کے اتر پردیش کے انتخابی دورے کو بھی حتمی شکل دی جا سکتی ہے۔

فور لین پروجیکٹ کا سنگِ بنیاد رکھنے یوگی آ سکتے ہیں دیوریا

دیوریا، 20 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ 22 مئی کو دیوریا کے دورے پر آ سکتے ہیں، جہاں وہ دیوریا- کسیا فور لین سڑک تعمیراتی منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک عوامی جلسے سے بھی خطاب کریں گے۔ تاہم، ابھی تک وزیر اعلیٰ کے پروگرام کا باضابطہ پروٹوکول موصول نہیں ہوا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ضلع میڈیا انچارج پربھاکر تیواری نے بدھ کے روز یو این آئی کو بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے 22 مئی کو دیوریا آنے کی اطلاع ملی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کے ممکنہ پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی انتظامیہ اور بی جے پی تنظیم تیاریوں میں مصروف ہو گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ دیوریا- کسیا فور لین پروجیکٹ کا سنگِ بنیاد رکھ سکتے ہیں اور اس کے بعد ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ وزیر اعلیٰ یوگی کے مجوزہ دورے کے پیش نظر بدھ کے روز ضلع مجسٹریٹ مدھوسودن ہلگی، چیف ڈیولپمنٹ افسر راجیش کمار سنگھ اور بی جے پی کے ضلعی صدر بھوپیندر سنگھ نے صدر کوتوالی علاقے کے بھیم پور گاؤں پہنچ کر پروگرام کے مقام کا معائنہ کیا۔ اس دوران افسران نے سکیورٹی انتظامات، اسٹیج کی تیاری، ٹریفک مینجمنٹ اور دیگر ضروری انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ اہلکاروں کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ انتظامی افسران کے مطابق، وزیر اعلیٰ کے ممکنہ پروگرام کو لے کر تمام تیاریاں جنگی بنیادوں پر شروع کر دی گئی ہیں اور باضابطہ پروٹوکول ملنے کے بعد پروگرام کو حتمی شکل دی جائے گی۔

اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کی ریاستی مجلسِ عاملہ کی میٹنگ منعقد

لکھنؤ، 20 مئی۔ آج اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے نو مقررہ چیئرمین اور سابق رکن اسمبلی جناب سہیل اختر انصاری کی صدارت میں شعبہ کے ریاستی عہدیداران کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں تنظیم کو بوتھ سطح تک مضبوط بنانے، آئندہ پروگراموں کی حکمت عملی طے کرنے اور ریاست و ملک سے متعلق عوامی مفاد کے مسائل پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ تمام عہدیداران اور کارکنان نے تنظیم کو مزید فعال اور عوامی مسائل سے جوڑنے کا عزم ظاہر کیا۔ میٹنگ میں ریاستی انچارج محترمہ روبی خان اور ریاستی معاون انچارج جناب محمود خان کی باوقار موجودگی رہی۔ میٹنگ کی نظامت ریاستی نائب صدر (تنظیمی انچارج) جناب شہنواز خان نے کی۔ ریاستی چیئرمین جناب سہیل اختر انصاری نے اپنے خطاب میں کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ سے ہمہ مذہبی ہم آہنگی، سماجی انصاف اور آئین کے تحفظ کے لیے پابندِ عہد رہی ہے۔ انہوں نے کارکنان سے اپیل کی کہ وہ گاؤں گاؤں اور وارڈ سطح تک پہنچ کر عوامی مسائل کو اجاگر کریں۔ قومی نائب صدر اور ریاستی انچارج محترمہ روبی خان نے کہا کہ اقلیتی طبقے کے حقوق، تعلیم، روزگار اور تحفظ جیسے اہم مسائل پر کانگریس پارٹی مسلسل جدوجہد کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی مضبوطی کے ساتھ عوام کی آواز بلند کرتی رہے گی۔ ریاستی معاون انچارج جناب محمود خان نے تنظیمی استحکام پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے تمام عہدیداران اور کارکنان کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ میٹنگ میں ریاستی نائب صدر اختر ملک، مسعود احمد، انیس اختر مودی، ریاستی جنرل سکریٹری توحید نظمی، اوکاش انصاری، توفیق قریشی، شمس الامراء، ریاستی سکریٹری سندیپ، شبیع الحسن، ضلع صدر زبیر خان، محمد ابرار، طالب علی سمیت بڑی تعداد میں کارکنان موجود رہے۔

غیر قانونی ٹرانسپورٹ کے خلاف فیروز آباد میں خصوصی مہم، پانچ لاکھ روپے وصول

فیروز آباد، 20 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کی فیروز آباد ضلع انتظامیہ نے غیر قانونی کان کنی (مائننگ) اور غیر قانونی ٹرانسپورٹ کے خلاف ایک خصوصی مہم چلا کر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیوروں سے پانچ لاکھ روپے سے زیادہ کا جرمانہ وصول کیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) سنتوش کمار شرما نے بدھ کے روز بتایا کہ غیر قانونی کان کنی اور غیر قانونی ٹرانسپورٹیشن سے متعلق مسلسل شکایتیں موصول ہو رہی تھیں۔ اس کے بعد ان کی ہدایت پر تین روزہ خصوصی مہم چلائی گئی۔ اس مہم کے تحت ڈائریکٹوریٹ آف جیولوجی اینڈ مائننگ کی سطح پر تشکیل دی گئی اسپیشل انفورسمنٹ ٹیم اور فیروز آباد کے مائننگ آفیسر کی مشترکہ ٹیم نے مختلف مقامات پر گاڑیوں کی تلاشی لی۔

شیعہ مہاودیالیہ میں موٹ کورٹ مقابلے کا کامیاب انعقاد

موٹ کورٹ مقابلے طلبہ و طالبات کو عدالتی کارروائی سمجھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں

لکھنؤ: 20 مئی 2026 (بدھ)۔ شیعہ مہاودیالیہ کے شعبۂ قانون کی جانب سے کالج کے موٹ کورٹ ہال میں بین الکلیاتی موٹ کورٹ مقابلے کے سیمی فائنل اور فائنل مرحلے کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ اعجاز عباس، فنانس و پراپرٹی آفیسر، شیعہ مہاودیالیہ لکھنؤ تھے۔ اس موٹ کورٹ مقابلے میں قانون کے طلبہ کے قانونی ہنر، قانونی دلائل اور عدالتی معلومات کا جائزہ لیا گیا۔ ابتدائی مرحلے کے جج شیعہ مہاودیالیہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر نزہت حسین اور اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کمل جیت منی مشرا تھے۔ فائنل مرحلے کی صدارت معزز جج صاحبان کے ایک ممتاز پینل نے کی، جس میں شیعہ مہاودیالیہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر اعجاز حسین اور اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر چھترپال شامل تھے۔ ان حضرات نے شرکاء کی جانب سے پیش کیے گئے دلائل، ان کی پیشکش اور مجموعی عدالتی کارروائی کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ موٹ کورٹ مقابلے میں شریک ٹیموں کے درمیان دلچسپ اور سخت مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ فائنل مرحلے کے بعد بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی (پانچ سالہ) دوسرے سمسٹر کی ٹیم نمبر 123 فاتح قرار پائی۔ فاتح ٹیم میں محترمہ کیرتیکا سنگھ (اسپیکر 1)، محترمہ ادیتی پانڈے (اسپیکر 2) اور محترمہ شاہ نور انصاری (ریسرچر) شامل تھیں، جن کی کارکردگی غیر معمولی قانونی مہارت اور وکالت کے فن کی وجہ سے نمایاں رہی۔ بہترین مقرر (بیسٹ اسپیکر) کا انعام محترمہ دشا پانڈے (بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی، پانچ سالہ، دوسرا سمسٹر) کو جبکہ بہترین محقق (بیسٹ ریسرچر) کا انعام جناب محمد سعد حسن (بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی، پانچ سالہ، دوسرا سمسٹر) کو دیا گیا۔ فاتح ٹیم کو پروگرام کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ اعجاز عباس جبکہ رنر اپ ٹیم کو کالج کے پرنسپل پروفیسر سید شبیہے رضا باقری کے ہاتھوں انعامات سے نوازا گیا۔ انعامات کی تقسیم کا یہ لمحہ شرکاء کے لیے یادگار ثابت ہوا۔ پروگرام کا اختتام کالج کے پرنسپل پروفیسر سید شبیہے رضا باقری، پراپرٹی آفیسر ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ اعجاز عباس اور ڈائریکٹر ایس۔ سی۔ ڈی۔ آر سی ڈاکٹر پردیپ شرما کے حوصلہ افزا خطاب کے ساتھ ہوا۔ پروفیسر ایس۔ ایم۔ حسنین نے پروگرام میں موجود تمام اساتذہ، ملازمین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر لا سیلف فنانس کورسز کے ڈائریکٹر پروفیسر ایس۔ ایم۔ حسنین اور شعبۂ قانون کے صدر پروفیسر سید صادق حسین عابدی کے ساتھ شیعہ پی۔ جی۔ کالج کے شعبۂ قانون کے معزز اساتذہ، شرکاء، ملازمین اور بڑی تعداد میں قانون کے طلبہ و طالبات موجود رہے۔

انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے وفد کی حکیم ظفر صادق سنبھلی سے ملاقات

امروہہ اور سنبھل کی تاریخی و ادبی روایات پر تفصیلی گفتگو

سنبھل/امروہہ: ثقافتی اور تاریخی ورثے کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے بین الاقوامی ادارے 'انڈیا ہیریٹیج سینٹر' کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے روہیل کھنڈ خطے کی معروف تعلیمی و طبی شخصیت حکیم ظفر صادق سنبھلی سے ان کی رہائش گاہ پر خصوصی ملاقات کی۔ اس ملاقات کا بنیادی مقصد امروہہ اور سنبھل کی صدیوں پرانی تہذیبی وراثت، قدیم ادبی روایات، ثقافت اور ثقافتی شناخت کو دستاویزی شکل دینا اور خطے کی فکری و علمی میراث کو محفوظ کرنا تھا۔ ملاقات کے دوران سینٹر کی جانب سے 'جشنِ بھارت' کے کنوینر کمال امروہوی اور معروف صحافی علی عابدی نے حکیم ظفر صادق سنبھلی سے خصوصی اور تفصیلی گفتگو کی۔ اس گفتگو میں حکیم صاحب نے سنبھل اور امروہہ کے تاریخی پس منظر، تصوف، علم و ادب اور خصوصاً روایتی یونانی طب (طبِ یونانی) کے عروج و زوال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقع پر حکیم ظفر صادق سنبھلی کے ایک بہترین اور ماہر نبض شناس ہونے پر بھی تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ گفتگو میں شامل اراکین نے اس بات کا اعتراف کیا کہ آج کے جدید دور میں جہاں بیماری کی تشخیص کے لیے مہنگی مشینوں کا سہارا لیا جاتا ہے، وہیں حکیم صاحب محض انگلیوں کی پوروں سے نبض کو چھو کر بیماری کی جڑ تک پہنچنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کا یہ حیرت انگیز فن اور مرض کی تشخیص کا روایتی طریقہ دراصل یونانی طب کے اس سنہرے دور کی یاد تازہ کرتا ہے جو اب معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ وفد نے ان کے اس ہنر کو برصغیر کے طبی ورثے کا ایک قیمتی تحفہ قرار دیا۔ گفتگو کے دوران انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے اراکین اور موجود مہمانوں نے یونانی طب کے فروغ و اشاعت کے لیے حکیم ظفر صادق سنبھلی کی بے لوث خدمات کو سراہا۔ وفد کی جانب سے جشنِ بھارت کے کنوینر کمال امروہوی نے کہا کہ آج طب کی دنیا جن روایات اور علمی بنیادوں پر قائم ہے، وہ حکیم ظفر صادق سنبھلی جیسے مخلص اور دور اندیش بزرگوں کی مرہونِ منت ہے۔ انہوں نے نہ صرف قدیم طبی نسخوں کو محفوظ رکھا بلکہ نئی نسل تک اس روایتی طریقۂ علاج اور فنِ تشخیص کو منتقل کرنے میں ایک پل کا کردار ادا کیا ہے۔ اس ملاقات کو مزید باوقار بنانے کے لیے خطے کی کئی اہم شخصیات اور امروہہ کے معروف معالج مرحوم حکیم اسلام الحق صابری کی نواسی حسین فاطمہ نے اپنے خاندان کی تعلیمی و طبی وراثت کے حوالے سے گفتگو میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ سرسی کی ممتاز شخصیت سید سفیر حیدر اور نوجوان آئی ٹی انجینئر عمران عباس بھی موجود رہے۔ ملاقات کے اختتام پر انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے وفد نے حکیم ظفر صادق سنبھلی کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی اس عزم کا بھی اظہار کیا گیا کہ اس گفتگو کے اہم نکات کو مرتب کر کے تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا جائے گا تاکہ آنے والی نسلیں امروہہ اور سنبھل کی اس عظیم تعلیمی و طبی وراثت سے استفادہ کر سکیں۔ اسی کے ساتھ اس تاریخی موقع پر انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے وفد نے ایک بڑا اور اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یونانی طب کی ترقی اور اس کے تحفظ کے لیے انجام دی گئی غیر معمولی اور گراں قدر خدمات کے اعتراف میں ادارے نے حکیم ظفر صادق سنبھلی کو اپنے سب سے باوقار عالمی اعزاز 'فخرِ ہند اعزاز' سے نوازنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ یہ نہایت معزز اعزاز اس سے قبل ملک اور سماج کے لیے غیر معمولی خدمات انجام دینے والی عظیم شخصیات کو دیا جا چکا ہے، جن میں عالمی شہرت یافتہ سماجی کارکن Mother Teresa، معروف گاندھی وادی رہنما Nirmala Deshpande، ملک کے ممتاز ماہر امراضِ قلب Naresh Trehan اور ہندوستان کے سابق وزیر اعظم V.P. Singh جیسی عظیم شخصیات شامل ہیں۔ حکیم صاحب کا اس باوقار فہرست میں شامل ہونا پورے خطے کے لیے باعثِ فخر لمحہ ہے۔

ایک کروڑ روپے کے ممنوعہ ٹراماڈول کیپسول کے ساتھ 3 اسمگلر گرفتار

مظفر نگر: 20 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے مظفر نگر ضلع پولیس کے ذریعہ چلائے جا رہے 'آپریشن سویرا' مہم کے ایک حصے کے طور پر کھاپر پولیس اسٹیشن نے کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس ٹیم نے منشیات کی غیر قانونی سمگلنگ کرتے ہوئے تین بدنام زمانہ منشیات فروشوں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنجے کمار ورما نے بتایا کہ گرفتار ملزمان سے 400,66,11 ممنوعہ ٹراماڈول کیپسول برآمد کیے گئے جن کی بین الاقوامی مارکیٹ میں تقریباً ایک کروڑ روپے کی قیمت ہے۔ اس کے ساتھ ہی ادویات کی اسمگلنگ میں استعمال ہونے والی ہنڈائی ایکسٹر کار کو بھی پولیس نے موقع سے قبضے میں لے لیا ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنجے کمار ورما نے بتایا کہ 19 مئی کو کھالا پر پولیس اسٹیشن کی ایک ٹیم گھارا باغ روڈ پر مشکوک گاڑیوں کی جانچ کر رہی تھی۔ ایک مشکوک کار کو روک کر تلاشی لی گئی تو اندر سے گتے کے دو بڑے کارٹن برآمد ہوئے۔ پوچھ گچھ کے دوران، کار میں سوار اشونی شرما اور ونود کمار نے اعتراف کیا کہ کارٹن میں ممنوعہ نشہ آور کیپسول تھے جسے 'اسپاسموز' کہتے ہیں۔ یہ دوا عام طور پر نوجوان براہ راست نشے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بی جے پی سماج میں فرقہ وارانہ تقسیم پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے: دنیش یادو

اعظم گڑھ۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور گوپال پور اسمبلی حلقہ میں سرگرم عوامی رابطہ مہم چلا رہے دنیش یادو نے آج اپنی رہائش گاہ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی پر سماج میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خراب کرنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی عوام کے حقیقی مسائل سے توجہ ہٹا کر جذباتی اور مذہبی معاملات کے ذریعے سماج میں تقسیم پیدا کرنا چاہتی ہے۔ دنیش یادو نے کہا کہ سماجوادی پارٹی مسلسل سماجی انصاف، آئین اور بھائی چارے کی سیاست کو مضبوط کرنے کا کام کر رہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت وہ گزشتہ کئی دنوں سے گوپال پور اسمبلی حلقہ میں مسلسل عوامی رابطہ کر رہے ہیں اور قومی صدر محترم اکھلیش یادو کے افکار اور پالیسیوں کو عوام تک پہنچانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اور ملک کی عوام آج مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل، تعلیم اور صحت جیسے سنگین معاملات سے پریشان ہے، لیکن بی جے پی حکومت ان مسائل پر جواب دینے کے بجائے سماج میں نفرت پھیلانے کی سیاست کر رہی ہے۔ دنیش یادو نے کہا، "ہندو اور مسلمان بھارت ماتا کی دو آنکھیں ہیں۔ ملک کی طاقت اس کی گنگا- جمنی تہذیب اور باہمی بھائی چارہ ہے۔ بی جے پی ووٹ کی خاطر سماج کو تقسیم کرنے کا کام کر رہی ہے، جسے ملک کی عوام بخوبی سمجھ چکی ہے۔" انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی ہمیشہ تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے اور سماجی ہم آہنگی برقرار رکھنے کی حامی رہی ہے۔ اکھلیش یادو کی قیادت میں پارٹی ریاست میں ترقی، بھائی چارے اور جمہوری اقدار کی سیاست کو آگے بڑھا رہی ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کے دوران دنیش یادو نے کارکنان سے اپیل کی کہ وہ گاؤں گاؤں جا کر عوام کو سماجوادی نظریے سے جوڑیں اور بی جے پی کی تقسیم پیدا کرنے والی سیاست کا جمہوری طریقے سے جواب دیں۔

مفت سیمی موٹرائزڈ دونا بنانے والی مشین کے لیے درخواستیں 10 جون تک قبول کی جائیں گی

لکھنؤ، 20 مئی۔ اتر پردیش کھادی اور گاؤں کی صنعت بورڈ کی طرف سے چلائی جانے والی مفت ٹول کٹ ڈسٹری بیوشن اسکیم کے تحت، مالی سال 2026-27 کے لیے نیم موٹر والی دونا بنانے والی مشینوں کے انتخاب اور تقسیم کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ ویلیج انڈسٹریز آفیسر اے کے گوتم نے بتایا کہ دلچسپی رکھنے والے استفادہ کنندگان بورڈ کی آفیشل ویب سائٹ upkvib.gov.in کے ذریعے 10 جون 2026 تک آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سکیم کے تحت پلیٹوں اور پیالوں کی تیاری سے وابستہ کاریگروں اور اس شعبے میں دلچسپی رکھنے والے روایتی افراد کو مفت نیم موٹر والی مشینیں فراہم کی جائیں گی جس سے خود روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ درخواست دینے کے لیے عمر کی حد 18 سے 50 سال کے درمیان ہے۔ ڈسٹرکٹ ویلیج انڈسٹریز آفیسر اے کے گوتم نے کہا کہ درخواست کے لیے امیدواروں کو ضروری دستاویزات جیسے آدھار کارڈ، راشن کارڈ، تعلیمی قابلیت کا سرٹیفکیٹ، رہائشی سرٹیفکیٹ اور گاؤں کے سربراہ کے ذریعہ جاری کردہ سفارشی خط، مجاز اتھارٹی کے ذریعہ جاری کردہ ذات کا سرٹیفکیٹ اور موبائل نمبر وغیرہ کے ساتھ آن لائن اندراج کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ استفادہ کنندگان کا انتخاب حکومت کی طرف سے بنائی گئی کمیٹی کے ذریعے کیا جائے گا۔ اسکیم کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے، دلچسپی رکھنے والے امیدوار کسی بھی کام کے دن ڈسٹرکٹ ویلیج انڈسٹریز آفس، 8 کینٹ روڈ، قیصر باغ لکھنؤ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

جوڑا ٹیچر کی بیسک شکشا پریشد سے بین اضلاع تبادلے اور خالی آسامیوں کو پر کرنے کی اپیل

لکھنو: 20 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے بیسک شکشک پریشد کے تحت کام کرنے والے ہزاروں جوڑا ٹیچر (شوہر اور بیوی) اس وقت ایک گھریلو اور ذہنی بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ ریاست بھر کے مختلف اضلاع کے اعداد و شمار کے مطابق سینکڑوں ایسے اساتذہ گھرانے ہیں جہاں میاں بیوی دونوں سرکاری ملازمت میں ہیں، لیکن مختلف اضلاع میں تعینات ہیں۔ دور دراز علاقوں میں برسوں سے اپنی شریک حیات اور کنبہ سے الگ رہنے کی وجہ سے ان اساتذہ کو شدید ذہنی دباؤ، سماجی تنہائی اور گھریلو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ٹیچروں کا کہنا ہے کہ مختلف اضلاع میں تعینات ہونے سے ان کے چھوٹے بچوں کی پرورش اور اپنے بوڑھے والدین کی دیکھ بھال پر سب سے زیادہ اثر پڑ رہا ہے۔ حکومت سے انسانی ہمدردی کی اپیل کرتے ہوئے پریشان اساتذہ نے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ایک سادہ، صاف اور شفاف آن لائن درخواست کا عمل شروع کیا جائے۔ اس کے ذریعے جوڑے اساتذہ کو ترجیحی بنیادوں پر ایک ہی ضلع میں تعینات ہونے کا موقع دیا جائے۔ اخبارات کے دعویٰ سے بڑیں تشویش: اساتذہ کے درمیان اس وقت سب سے بڑی تشویش شہری اسکولوں میں کی جانے والی نئی تقرریاں ہیں۔ مختلف ذرائع ابلاغ اور محکمانہ حلقوں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق شہری علاقوں کے پرائمری اور اپر پرائمری سکولوں میں براہ راست بھرتی (نئی تقرریاں) کرنے کے لیے حکومتی سطح پر ایک تجویز تیار کی جا رہی ہے۔ اساتذہ نے اس پر سخت اعتراض کرتے ہوئے انہیں یاد دلایا کہ سابقہ نظام کے تحت ان شہری اور شہری علاقوں میں خالی اسامیاں ہمیشہ موجودہ اساتذہ کے تبادلوں کے ذریعہ بھرا جاتا رہا ہے۔ ٹیچروں کا کہنا ہے کہ اگر کانپور، لکھنؤ، میرٹھ، پریاگ راج اور وارانسی جیسے اہم اور بڑے اضلاع میں خالی آسامیوں کو براہ راست بھرتی کے ذریعے پُر کیا جاتا ہے، تو ہزاروں تجربہ کار اساتذہ جو اپنے آبائی اضلاع میں یا اپنی شریک حیات کے پاس واپس جانے کی امید کر رہے ہیں، ان ہزاروں تجربہ کار ٹیچروں کی راہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے گی۔ اساتذہ تنظیموں نے حکومت سے منصفانہ پالیسی اپنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ محکمہ کو پہلے ان خالی آسامیوں کیلیٹر انسفر کا عمل مکمل کرنا چاہیے اور پھر بقیہ اسامیوں کے لیے نئی بھرتیوں کے لیے اشتہار جاری کرنا چاہیے۔

سماج وادی پارٹی ہیڈکوارٹر کے باہر لگے پوسٹر میں حکومت پر پی ڈی اے تحفظات پر حملہ کرنے کا لگایا الزام

لکھنو: 20 مئی (پی این ایس (اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ہیڈکوارٹر کے باہر ایک بڑا پوسٹر لگایا گیا ہے، جس میں بی جے پی حکومت پر پسماندہ، دلت اور اقلیتی (PDA) کمیونٹی کے تحفظات کو لے کر سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ پوسٹر کے ذریعے سماج وادی پارٹی کا دعویٰ ہے کہ ریاست میں مختلف سرکاری بھرتیوں میں او بی سی، ایس سی اور ایس ٹی امیدواروں کے ساتھ دھوکہ کیا جا رہا ہے اور آئینی ریزرویشن قوانین کی پاسداری نہیں کی جا رہی ہے۔ پوسٹر جاری کرتے ہوئے سماج وادی چھاتر سبھا کے قومی جنرل سکریٹری منوج پاسوان نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت پی ڈی اے برادری کے نوجوانوں کے مستقبل سے کھیل رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرکاری ملازمتوں میں ریزرویشن کے حقوق کو چھینا جا رہا ہے اور کئی بھرتیوں میں او بی سی، ایس سی اور ایس ٹی زمروں کو قواعد کے مطابق ریزرویشن نہیں دیا جا رہا ہے۔ پوسٹر میں کئی ٹھوس مثالیں دی گئی ہیں اور بی جے پی حکومت پر سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں 69,000 اسسٹنٹ ٹیچر بھرتی گھوٹالہ ہے، جس میں او بی سی اور ایس سی کے تحفظات کو ختم کیا جا رہا ہے۔ الزام ہے کہ او بی سی کمیونٹی کو 27 فیصد ریزرویشن ملنا چاہیے تھا لیکن انہیں صرف 3.8 فیصد ریزرویشن دیا گیا۔ اسی طرح یو پی ایس ایس سی ٹیکنیکل اسسٹنٹ (سائنس اینڈ ایگریکلچر (کی بھرتی میں کل 3448 آسامیوں میں سے ایس سی کمیونٹی کو 21 فیصد ریزرویشن کے مطابق 723 آسامیاں ملنی چاہیے تھیں، لیکن صرف 509 آسامیاں (14 فیصد (الاٹ کی گئیں۔ جبکہ او بی سی کو 930 آسامیاں ملنی چاہیے تھیں لیکن صرف 629 پوسٹیں الاٹ کی گئیں۔ گرام پنچایت افسر کی بھرتی میں، 1468 آسامیوں میں سے، او بی سی کو 27 فیصد ریزرویشن کے مطابق 396 آسامیاں ملنی چاہیے تھیں، لیکن انہیں صرف 139 پوسٹیں الاٹ کی گئیں۔ باندہ زرعی یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر کی بھرتی میں بتایا جاتا ہے کہ 80 فیصد تک وزیر اعلیٰ کی ذات سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ اس کے علاوہ، کئی مسائل پر سوالات اٹھائے گئے ہیں، بشمول اوور لیپنگ OBC اور SC/ST زمروں کو ختم کرنے کا UPPSC کا فیصلہ، لیٹرل انٹری بھرتی، ایگریکلچرل سائنٹسٹ سلیکشن بورڈ، بلاک ایجوکیشن آفیسر امتحان 2019، اور یونیورسٹیوں میں NFS ریزرویشن، اور یونیورسٹیوں میں 90 فیصد نان PDA عہدوں پر تقرریاں۔

اودھ نامہ

کمال مولا مسجد اور بھوج شالا تنازعہ کا تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

مدھیہ پردیش کے شہر دھار میں واقع کمال مولا مسجد اور بھوج شالا کا تنازعہ صرف ایک عمارت یا عبادت گاہ کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ ہندوستان میں تاریخ، مذہب، سیاست، عدالت اور اکثریتی قوم پرستی کے باہمی تعلق کی ایک اہم مثال بن چکا ہے۔ حالیہ دنوں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے اس متنازعہ مقام کو ہندو عبادت گاہ قرار دے دیا اور وہاں پوجا شروع ہوگئی ہے۔ اس فیصلے نے نہ صرف مسلمانوں میں تشویش پیدا کی بلکہ ہندوستان کے آئینی اور قانونی ڈھانچے سے متعلق کئی بنیادی سوالات کو بھی دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ یہ تنازعہ اس لیے بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ اس میں صرف مذہبی عقیدہ یا جذبات شامل نہیں، بلکہ تاریخ نویسی، آثارِ قدیمہ، قانونِ حد (Law of Limitation)، مذہبی مقامات ایکٹ 1991، اور عدلیہ کی غیر جانب داری جیسے معاملات بھی براہِ راست زیرِ بحث آ گئے ہیں۔

تاریخی ریکارڈ کے مطابق دھار میں واقع یہ مقام صدیوں تک ”کمال مولا مسجد“ کے نام سے جانا جاتا رہا۔ یہ مسجد صوفی بزرگ حضرت کمال الدین مالویؒ سے منسوب تھی، جو حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے سلسلۂ چشتیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مختلف فارسی کتبوں، برطانوی دور کے سرویز اور آثارِ قدیمہ کی رپورٹس میں اس مقام کو ایک مسجد اور مقبرے کے احاطے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مؤرخ ڈاکٹر روچیکا شرما نے یوٹیوب پر اپنی تحقیقی رپورٹ میں واضح کیا ہے کہ انیسویں صدی کے ابتدائی برطانوی سرویز میں اس مقام کا ذکر ”بھوج شالا“ کے طور پر موجود نہیں تھا۔ 1822ء میں برطانوی افسر جان میلکم نے دھار کا تفصیلی سروے کیا، جس میں اس عمارت کو ایک ”خستہ حال مسجد“ قرار دیا گیا۔ اس کے بعد برطانوی افسر ولیم کنکیڈ اور دیگر محققین نے بھی اسے مسجد اور صوفی مقبرے کا حصہ قرار دیا۔

فارسی کتبوں میں اس مقام کو ”روضہ قطبِ کمال“ کہا گیا ہے، جبکہ ایک کتبے میں یہ بھی درج ہے کہ سلطان دلاور خان غوری نے 1392ء میں اس مسجد کی مرمت کروائی تھی۔ یہ تمام شواہد اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ مقام تاریخی طور پر اسلامی عبادت گاہ اور صوفی مرکز کے طور پر موجود رہا۔ ڈاکٹر روچیکا شرما کے مطابق ”بھوج شالا“ نام کا پہلا باقاعدہ استعمال 1903 میں کیا گیا۔ نوآبادیاتی دور میں بعض ماہرین آثارِ قدیمہ نے یہ قیاس پیش کیا کہ مسجد میں موجود بعض سنسکرت کتبے کسی قدیم علمی مرکز سے تعلق رکھتے تھے، اور بعد میں یہی مفروضہ ”راجہ بھوج کے قائم کردہ سنسکرت مدرسہ“ کے نظریے میں تبدیل ہو گیا۔

اس کے بعد ہندو قوم پرست تنظیموں نے اس مقام کو ”سرسوتی مندر“ قرار دینا شروع کیا۔ حالانکہ اس دعوے کے حق میں کوئی قطعی تاریخی ثبوت موجود نہیں۔ مسجد میں استعمال ہونے والے ستونوں یا قدیم پتھروں کو بنیاد بنا کر یہ دعویٰ کیا گیا کہ مسجد کسی مندر کو گرا کر تعمیر کی گئی تھی، جبکہ مؤرخین کے مطابق قرونِ وسطیٰ میں پرانی عمارتوں کے تعمیراتی مواد کو دوبارہ استعمال کرنا ایک عام روایت تھی۔ اسی طرح جس مجسمے کو بعد میں ”بھوج کی سرسوتی“ کہا گیا، اس کے متعلق بھی مؤرخین کا کہنا ہے کہ اس کے کتبے اسے جین مذہب کی دیوی ”امبیکا“ قرار دیتے ہیں۔ اس مجسمے کو مسجد کے احاطے سے جوڑنے کا بھی کوئی مضبوط تاریخی ثبوت موجود نہیں۔ جبکہ کمال مولا مسجد میں 2000ء کے اوائل تک باقاعدہ نماز ادا کی جاتی تھی۔ اس مقام پر ہندو گروہوں کی شدت کے بعد، حکام نے عبادت کا ایک مشترکہ انتظام متعارف کرایا جس کے تحت مسلمانوں کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی اور ہندوؤں کو منگل کے روز پوجا کی اجازت ملی۔

ملک میں بابری مسجد کی شہادت کے بعد 1991ء میں ”مذہبی مقامات ایکٹ“ منظور کیا گیا تھا۔ اس قانون کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ 15 اگست 1947ء کو جس عبادت گاہ کی جو حیثیت تھی، وہی برقرار رکھی جائے۔ اس قانون کا مقصد مذہبی تنازعات کو روکنا اور ملک کو مسلسل تاریخی جھگڑوں سے بچانا تھا۔ اس قانون کے تحت بابری مسجد کے علاوہ دیگر مذہبی مقامات کی تاریخی حیثیت کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس قانون کو انڈیا کے سیکولر آئینی ڈھانچے کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا تھا۔ لیکن کمال مولا مسجد اور بھوج شالا کے حالیہ فیصلے نے اس تصور کو شدید دھچکا پہنچایا ہے۔ اگر عدالتیں صدیوں پرانے تاریخی یا مذہبی دعوؤں کو بنیاد بنا کر موجودہ حیثیت تبدیل کرنے لگیں، تو پھر ملک میں ہزاروں مذہبی مقامات مستقل تنازعات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وشو ہندو پریشد اور دیگر ہندو قوم پرست تنظیمیں پہلے ہی یہ دعویٰ کر چکی ہیں کہ انڈیا میں پچاس ہزار مساجد، مزارات اور وقف املاک قدیم مندروں کی جگہ تعمیر کی گئی تھیں۔ حالانکہ آر ایس ایس صدر موہن بھاگوت ہندو تنظیموں سے کہہ چکے ہیں کہ ہر مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنا بند کرنا چاہئے، اس کے باوجود بھی اگر یہ راستہ کھلتا ہے تو ملک مسلسل فرقہ وارانہ کشیدگی کا شکار ہو سکتا ہے۔

بظاہر عدالت نے آثارِ قدیمہ اور ہندو عقیدے کی بنیاد پر فیصلہ سنایا، مگر اس فیصلے کے سیاسی پس منظر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان میں ہندوتوا سیاست کے عروج نے مذہبی تنازعات میں شدت پیدا کی ہے۔ بابری مسجد کے بعد گیان واپی مسجد، متھرا عیدگاہ، جونپور کی اٹالا مسجد، بدایوں کی شمسی جامعہ مسجد، سنبھل کی جامعہ مسجد اور اب بھوج شالا۔ کمال مولا مسجد جیسے معاملات مسلسل عدالتوں میں لائے جا رہے ہیں۔ اس سے یہ تاثر مضبوط ہوا ہے کہ مذہبی مقامات کے تنازعات کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ مسلمان حلقوں میں یہ احساس بھی بڑھا ہے کہ موجودہ ماحول میں عدلیہ حکومت اور اکثریتی دباؤ سے مکمل طور پر آزاد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ اس فیصلے کو صرف قانونی یا تاریخی مسئلہ نہیں، بلکہ ایک سیاسی عمل کا حصہ سمجھتے ہیں۔

اگرچہ عدلیہ کا احترام ہر جمہوری معاشرے کے لیے ضروری ہے، لیکن یہ سوال بہرحال اہم ہے کہ کیا عدالتیں عقیدے کو تاریخ اور قانون پر فوقیت دے سکتی ہیں؟ اگر مذہبی احساسات کو فیصلہ کی بنیاد بنایا جاتا ہے، تو پھر مستقبل میں ہر تاریخی مقام تنازعے کا شکار ہو سکتا ہے۔ لاہور کی تاریخی شہید گنج مسجد کے مقدمہ سے اس تنازعے کو سمجھا جا سکتا ہے۔ لاہور پر سکھوں کے قبضہ کے بعد مسجد شہید گنج کو گوردوارے میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ بعد میں مسلمانوں نے عدالت سے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا، مگر برطانوی عدالتوں نے ”لاء آف لیمیٹیشن“ یعنی قانونِ حد کی بنیاد پر فیصلہ سکھوں کے حق میں دیا۔ عدالتوں نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ طویل عرصے سے اس عمارت کا استعمال تبدیل ہو چکا ہے، اس لیے صدیوں پرانا دعویٰ قابلِ سماعت نہیں۔ یہاں تک کہ شدید احتجاج اور جذباتی ماحول کے باوجود پاکستان کی محمد علی جناح کی حکومت نے بھی اس معاملے میں قانونی عملداری کو ترجیح دی اور عوامی جذبات کو قانون پر غالب نہیں آنے دیا۔ اس کے برعکس بھارت میں بعض حلقے صدیوں پرانے تاریخی دعوؤں کو دوبارہ زندہ کر کے مذہبی تنازعات کو بڑھا رہے ہیں، جو مستقبل کے لیے نہایت خطرناک رجحان ہے۔

یہ سوال بھی اہم ہے کہ یہ مسئلہ اسی وقت کیوں شدت اختیار کر رہا ہے؟ اس کا تعلق موجودہ سیاسی ماحول سے جوڑا جا رہا ہے۔ بھارت میں ہندو قوم پرست سیاست اپنی عوامی حمایت کو برقرار رکھنے کے لیے مذہبی جذبات کو مسلسل متحرک رکھنا چاہتی ہے۔ معاشی مسائل، بے روزگاری، مہنگائی اور سماجی بحرانوں کے ماحول سے عوامی توجہ دوسری طرف منتقل کرنے میں مذہبی تنازعات مؤثر ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اسی لیے بابری مسجد کے بعد مختلف تاریخی مساجد کو مسلسل تنازعے میں لایا جا رہا ہے۔ بعض مبصرین بھوج شالا کے فیصلہ کو اڈانی پر امریکہ میں چل رہے مقدمہ سے جوڑ کر بھی دیکھ رہے ہیں۔ اڈانی کو امریکہ میں دو ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے عوض مقدمہ سے نجات ملی ہے۔ یہ رجحان کسی ایک طبقہ کے لیے بلکہ ملک کے سیکولر اور جمہوری ڈھانچے کے لیے بھی خطرہ بن سکتا ہے۔

قانون کی بالادستی، تاریخی دیانت داری اور آئینی اصول ہی وہ بنیادیں ہیں جو کسی بھی متنوع معاشرے کو انتشار سے بچا سکتی ہیں۔ اسی کے ساتھ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقتی ردِ عمل، احتجاج یا مظلومیت کا اظہار کرنے کے بجائے طویل مدتی تعمیری حکمتِ عملی اختیار کریں۔ تعلیم، معیشت، سماجی اداروں، میڈیا، قانونی مہارت اور سیاسی شرکت کے میدان میں اپنی موجودگی مضبوط بنائیں، اس کے لئے اجتماعی تنظیم ضروری ہے۔ عدالتوں میں قانونی جدوجہد بھی جاری رکھی جائے، کیونکہ یہ حق و انصاف کی تاریخی گواہی ہوتی ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ اجتماعی قوت پیدا کرنا بھی ناگزیر ہے۔ علمی، اخلاقی، معاشی اور سیاسی طور پر مضبوط قوم نہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتی ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی انصاف کی آواز بن سکتی ہے۔

9810371907

بلڈوزر انصاف: آہیں، آنسو اور ٹوٹتے خواب

اختر جمال عثمانی

لکھنؤ میں وکلا کے تقریباً 240 چیمبروں پر بلڈوزر چلانے اور احتجاج کرنے والے وکلا پر لاٹھی چارج نے بلڈوزر کارروائیوں کو لے کر ہونے والی بحث کو مزید بڑھا دیا ہے۔ وکیل صرف ایک پیشہ نہیں بلکہ انصاف کے نظام کا اہم ستون ہوتے ہیں۔ اگر وکیل خود اپنے حقوق اور روزگار کے تحفظ کے لیے سڑکوں پر آنے پر مجبور ہو جائیں تو عام آدمی کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر انصاف کس سے مانگا جائے گا۔ جمہوریت میں مسائل کا حل بات چیت، عدالت اور قانون سے نکالا جاتا ہے، نہ کہ طاقت سے۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، جہاں آئین، قانون اور عدلیہ کو عوام کے حقوق اور آزادی کا محافظ سمجھا جاتا رہا ہے۔ لیکن گزشتہ چند برسوں میں ایک ایسا رجحان سامنے آیا ہے جس نے انصاف، قانون اور انسانی حقوق دھجیاں اڑا دی ہیں۔ یہ رجحان ہے ”بلڈوزر کارروائی“ یا جسے عرفِ عام میں ”بلڈوزر جسٹس“ کہتے ہیں۔ یہ صرف غیر قانونی تعمیرات کے خلاف مہم نہیں رہی، بلکہ اب ایک سیاسی طاقت کی علامت بنتی جا رہی ہے۔ عوام کے ذہنوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ قانون کی اصل روح پس منظر میں چلی گئی ہے اور طاقت کا مظاہرہ سب سے آگے آ گیا ہے۔ آج ملک کے مختلف حصوں میں جب کسی گھر، دکان، مدرسے، مسجد، دفتر یا چیمبر پر بلڈوزر چلتا ہے تو سوال صرف ایک عمارت کا نہیں رہتا، بلکہ اس کے ساتھ وابستہ زندگیوں، خوابوں، یادوں اور محنت کا بھی ہوتا ہے۔ ایک عام انسان پوری زندگی کی جمع پونجی لگا کر ایک گھر بناتا ہے۔ اینٹ، پتھر، سیمنٹ اور لوہے سے صرف مکان بنتا ہے، مگر اسے گھر بنانے میں انسان کی عمر گزر جاتی ہے۔ اسی لیے جب کسی کا گھر چند گھنٹوں میں ملبے کا ڈھیر بنا دیا جاتا ہے تو یہ صرف ایک تعمیر کا انہدام نہیں، بلکہ انسان کے وجود، اس کی محنت اور اس عزت نفس کو بھی زخمی کرتا ہے۔ عوام کے دلوں میں یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ اگر حکومت یا انتظامیہ کسی سے ناراض ہو جائے تو معمولی بہانہ بھی اس کے گھر، دکان یا دفتر پر بلڈوزر چلانے کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔

بلڈوزر کارروائیوں کے حق میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ غیر قانونی تعمیرات ہٹائی جا رہی ہیں اور قانون اپنا کام کر رہا ہے لیکن عوام کا ایک بڑا طبقہ اس دلیل کو مکمل سچ ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا پورے ملک میں صرف انہی لوگوں کی تعمیرات غیر قانونی ہیں جن پر کارروائی ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شہر، ہر قصبے اور ہر بازار میں ہزاروں ایسی تعمیرات موجود ہیں جن میں کسی نہ کسی طرح کی قانونی کمی پائی جاتی ہے۔ کہیں نقشہ پاس نہیں، کہیں بالکونی باہر نکلی ہوئی ہے، کہیں چھجا سڑک کی طرف ہے، کہیں دکان آگے تک بنی ہوئی ہے۔ اگر واقعی مکمل ایمانداری سے کارروائی کی جائے تو شاید ہی کوئی گھر یا دکان بچے جہاں کوئی خلاف ورزی نہ ہو۔ اسی لیے جب کارروائی صرف مخصوص مذہب کے لوگوں یا مخصوص علاقوں پر ہوتی ہے تو عوام کے دل میں سوال پیدا ہونا فطری ہے۔ کئی لوگوں کا ماننا ہے کہ بلڈوزر اب صرف انتظامی آلہ نہیں رہا بلکہ سیاسی طاقت کی علامت بن چکا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ اگر حکومت یا انتظامیہ کسی سے ناراض ہو جائے تو معمولی بہانہ بھی کافی ہو سکتا ہے۔ کبھی ایک چھجا، کبھی ایک کونا، کبھی نقشے کی معمولی خامی، اور کبھی کسی خاص مذہب سے وابستگی۔ یہی خوف جمہوریت کے لیے سب سے خطرناک چیز ہے، کیونکہ جمہوریت صرف ووٹ کا نام نہیں، بلکہ شہریوں کے اعتماد، تحفظ اور مساوی انصاف کا نام بھی ہے۔ جمہوریت کا مطلب صرف انتخابات نہیں بلکہ قانون کی نظر میں سب کی برابری بھی ہے۔ جمہوریت میں اختلاف کو دبانے کے بجائے بات چیت اور قانونی راستے اختیار کیے جاتے ہیں۔ طاقت کا بے جا استعمال وقتی خاموشی تو پیدا کر سکتا ہے، مگر اعتماد بحال نہیں کر سکتا۔ بلڈوزر کارروائیوں پر سب سے زیادہ تنقید اس لیے بھی ہوتی ہے کہ ان میں عدالتی عمل اور قانونی طریقہ کار کو اکثر نظر انداز کیے جانے کا الزام لگتا ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی کئی مواقع پر یہ واضح کیا ہے کہ کسی بھی شہری کے گھر یا جائیداد کے خلاف کارروائی قانون کے مطابق، مناسب نوٹس اور سماعت کے حق کے ساتھ ہونی چاہیے۔ آئین ہر شہری کو برابری، انصاف اور قانونی تحفظ دیتا ہے۔ اگر انہدام سزا کی شکل اختیار کر لے اور عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی انتظامیہ فیصلہ سنانے لگے تو یہ آئینی اصولوں کے لیے خطرناک مثال بن جاتی ہے۔ کسی بھی شہری کے گھر یا جائیداد کے خلاف کارروائی قانون کے مطابق ہونی چاہیے۔ لیکن آج ہر شخص یہ جانتا ہے کہ کئی جگہوں پر کارروائی بہت جلدی اور سختی سے کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ”بلڈوزر جسٹس“ جیسی اصطلاحیں استعمال ہونے لگیں، جن پر ملک بھر میں بحث جاری ہے۔

اس پورے معاملے کا ایک اور خطرناک پہلو یہ ہے کہ معاشرے میں نفرت بڑھتی جا رہی ہے۔ کچھ لوگ دوسروں کے گھر دکانیں، مدرسے، مزارات اور مسجدیں ٹوٹتے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، خاص طور پر جب متاثرہ شخص ان کے مذہب کا نہ ہو۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب طاقت بے قابو ہو جاتی ہے تو وہ صرف ایک طبقے تک محدود نہیں رہتی۔ آج کسی اور کا گھر گرتا ہے، کل کسی اور کی باری آ جاتی ہے۔ یہی بات اب ملک کے مختلف حصوں میں نظر بھی آنے لگی ہے، جہاں مختلف طبقوں، تاجروں، دلتوں، وکلا اور عام ہندو خاندانوں تک پر بلڈوزر کارروائیاں ہوئی ہیں۔ یہ مسئلہ صرف مسلمانوں، دلتوں، غریبوں یا کسی ایک طبقے تک محدود نہیں رہا ہے۔ ابتدا میں شاید کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کارروائیاں صرف مخصوص برادریوں کے خلاف ہو رہی ہیں، اس لیے وہ خاموش رہے یا خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ لیکن اب مختلف ریاستوں میں ایسے واقعات سامنے آئے ہیں جہاں دوسرے طبقات، تاجر، ہندو خاندان، وکلا اور عام شہری بھی اس کی زد میں آئے۔ احمد آباد اور دوسرے شہروں میں ہزاروں گھروں پر کارروائی کے بعد بہت سے لوگوں کو احساس ہوا کہ یہ مسئلہ صرف کسی ایک مذہب یا طبقے کا نہیں بلکہ ہر شہری کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ جو لوگ کل دوسروں کے گھر ٹوٹنے پر خاموش یا خوش تھے، آج خود خوف محسوس کر رہے ہیں۔ اس لیے کسی کے دکھ پر خوش ہونا آخرکار پورے معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اب زیادہ لوگ یہ کہنے لگے ہیں کہ طاقت جب بے لگام ہو جائے تو وہ آخرکار سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ آج کسی اور کا گھر گرتا ہے تو لوگ تماشائی بنتے ہیں، مگر کل یہی پہیہ ان کی دہلیز تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ معاشرے میں نفرت اور تقسیم کی سیاست جب بڑھتی ہے تو قانون بھی بعض اوقات غیر جانبدار نظر نہیں آتا ہے۔ یہی احساس عوام میں بے چینی پیدا کرتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کئی جگہوں پر انتظامیہ اگر چاہے تو سخت انہدام کے بجائے دوسرا راستہ بھی اپنا سکتی ہے۔ اگر کسی تعمیر سے ٹریفک متاثر نہیں ہو رہا، اگر عوامی سلامتی کو خطرہ نہیں، اگر معمولی خلاف ورزی ہے، تو جرمانہ لے کر یا قانونی طریقے سے اسے درست کیا جا سکتا ہے۔ ریگولرائزیشن یا قانونی اصلاح کا راستہ اختیا کیا جا سکتا ہے۔ کیا ہر مسئلے کا حل صرف بلڈوزر نہیں ہے۔ ایک مہذب اور جمہوری سماج اصلاح اور انصاف کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے، نہ کہ صرف طاقت کا مظاہرہ۔ جب لوگ یہ محسوس کرنے لگیں کہ ان کی حیثیت صرف ایک کمزور جنتا کی ہے، اور ان کے حقوق کسی بھی وقت چھینے جا سکتے ہیں، تو جمہوریت کی بنیادیں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ سماج آہستہ آہستہ دوسروں کے درد پر خاموش ہوتا جا رہا ہے۔ لوگ دوسروں کا گھر، دکان ٹوٹتے دیکھتے ہیں اور اسے ایک سیاسی فتح یا تماشہ سمجھنے لگتے ہیں۔ انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم قانون کی حمایت ضرور کریں، مگر انصاف، رحم، مساوات اور آئینی اصولوں کو نظر انداز نہ کریں۔ آج ہندوستان کو سب سے زیادہ ضرورت اسی بات کی ہے کہ قانون سب کے لیے یکساں ہو، کارروائی شفاف ہو، عدالتی عمل کا احترام ہو، اور طاقت کے استعمال پر آئینی حدود قائم رہیں۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں، اقتدار آتا جاتا رہتا ہے، مگر آئین اور جمہوری اقدار ہمیشہ باقی رہنی چاہئیں۔ اگر سماج نفرت، انتقام اور طاقت کے نشے میں انصاف کے بنیادی اصول بھول جائے تو نقصان صرف ایک طبقے کا نہیں، پورے ملک کا ہوتا ہے۔ بلڈوزر کسی مسئلے کا مستقل حل نہیں ہو سکتا۔ اصل حل انصاف، مساوات، شفاف قانون، عوامی اعتماد اور انسانیت کے احترام میں ہے۔ ایک جمہوری ملک کی اصل طاقت اس کے بلڈوزر نہیں، بلکہ اس کا آئین، اس کی عدالتیں، اس کے شہری حقوق اور اس کی انسان دوستی ہوتی ہے۔

(بارہ بنکی +Mb919450191754)

عزمِ نو کا نیا خاکہ: جدید تعلیم برابری کا حتمی ذریعہ کیوں

ہمارے دسترخوانوں پر ہونے والی گفتگو کو اب محض محرومی اور پسماندگی کے تذکروں سے آگے بڑھنا ہوگا، اور اسے بلند حوصلگی، امتیاز، اور فکری جستجو جیسے موضوعات کی طرف منتقل کرنا ہوگا

الطاف میر

ہر سال جب یونین پبلک سروس کمیشن کے سول سروسز امتحان کے حتمی نتائج کا اعلان کیا جاتا ہے تو پورے ملک میں ایک واضح جوش و خروش کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ہندوستانی مسلم برادری کے لیے حالیہ کامیاب امیدواروں کی فہرستوں نے ایک حوصلہ افزا اور تبدیلی لانے والی داستان کو جنم دیا ہے۔ اس برادری کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو دنیا کے مشکل ترین مسابقتی امتحانات میں سے ایک میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے دیکھنا محض ایک عارضی خوشی کا لمحہ نہیں ہے، بلکہ یہ ثابت قدمی کی ایک مثال ہے۔ یہ ان نظر نہ آنے والی رکاوٹوں کو توڑنے کا عمل ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ اس سمت کی واضح نشاندہی کرتا ہے جسے اکیسویں صدی میں اس برادری کو بلا تردد اختیار کرنا چاہیے۔

کئی دہائیوں تک ہندوستانی مسلم برادری کے بارے میں بیانیہ غیر متناسب طور پر سماجی و معاشی پسماندگی، سیاسی کم نمائندگی، اور تعلیمی پچھڑے پن کو اجاگر کرنے والی رپورٹوں کے سائے میں تشکیل پاتا رہا ہے۔ تاہم سول سروسز میں مسلم امیدواروں کی مسلسل اور بڑھتی ہوئی کامیابیاں ایک مضبوط اور مؤثر متبادل بیانیہ پیش کرتی ہیں۔ یہ اس حقیقت کو ثابت کرتی ہیں کہ تمام تر چیلنجز کے باوجود ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد اب بھی قابلیت، محنت اور منظم تیاری کے آگے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ یہ نوجوان منتظمین، جو جلد ہی پالیسی سازی اور اقتدار کے ایوانوں میں قدم رکھنے والے ہیں، اس امر کو واضح کر رہے ہیں کہ برادری کے روشن مستقبل کو یقینی بنانے کا سب سے مؤثر طریقہ قومی تعمیر کے عمل میں فعال شرکت ہے۔

اس آرزو اور ٹھوس کامیابی کے درمیان جو پل قائم ہے، وہ سادہ لفظوں میں جدید تعلیم ہے۔ جب ہم ان سول سرونٹس کی کامیابی کا جشن مناتے ہیں تو ہمیں ان کی کامیابی کے اسباب کا باریک بینی سے جائزہ بھی لینا چاہیے۔ ان کی فتوحات کسی معجزے کا نتیجہ نہیں ہیں، بلکہ یہ سخت محنت، جدید اور عصری، اور سیکولر تعلیم کا ثمر ہیں۔ یہ کامیابیاں تاریخ، جغرافیہ، سائنس، معاشیات اور اخلاقیات جیسے مضامین سے گہرے اور سنجیدہ تعلق کا نتیجہ ہیں۔ یہ کامیابی ایک واضح اور بیدار کن پکار ہے کہ برادری کو تعلیم کے بارے میں اپنے نقطۂ نظر اور سرمایہ کاری کے انداز میں بنیادی تبدیلی لانی ہوگی۔ اگرچہ روایتی اور مذہبی تعلیم اپنی جگہ اہم ہے، جو ثقافتی شناخت اور اخلاقی بنیادوں کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتی ہے، مگر جدید اور مسابقتی تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جو معاشی ترقی اور سماجی خودمختاری کے لیے ضروری اوزار فراہم کرتی ہے۔

اکثر بعض حلقوں میں جدید اور تنقیدی تعلیم کے حصول کے حوالے سے ایک غیر اعلانیہ اور درحقیقت غلط تذبذب پایا جاتا ہے، گویا یہ ثقافتی اقدار کو کمزور کر سکتی ہے۔ حالانکہ اسلام کا پہلا حکم علم حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ وہ معاشرے جہاں سائنس، ریاضی اور فلسفے میں علم کی تخلیق کو فروغ ملا، وہی ترقی کی منازل طے کرتے رہے۔ لہٰذا فکری نشوونما وہاں ہوتی ہے جہاں معاشرے نوجوان نسل کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے پر آمادہ ہوں۔ موجودہ دور تعلیم اور مسابقت کا دور ہے۔ یہی وہ مضبوط اور پُراعتماد اظہارِ شناخت ہے جو خود اپنی پہچان بناتا ہے۔ جو قوم مفکرین، موجدین، ڈاکٹروں اور دیانت دار سرکاری اہلکار پیدا کرتی ہے، وہ عزت حاصل کرتی ہے اور اپنی تقدیر خود سنوارتی ہے، بجائے اس کے کہ سیاسی عنایات کی منتظر رہے۔

انفرادی کامیابیوں کو استثنا کے بجائے معمول بنانے کے لیے ایک منظم اندرونی انقلاب ناگزیر ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کمیونٹی کے وسائل اور فلاحی سرگرمیوں کا رخ تبدیل کیا جائے۔ اگرچہ خیرات کا بڑا حصہ فوری امداد یا مذہبی ادارے کی تعمیر پر صرف ہوتا ہے، مگر اب اشد ضرورت اس بات کی ہے کہ ان وسائل کو معیاری اور جدید تعلیمی اداروں کے قیام کی طرف موڑا جائے۔ ہمیں کمیونٹی کی سرپرستی میں وظائف، مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے عالمی معیار کے کوچنگ مراکز، اور مڈل اسکول ہی سے کیریئر کونسلنگ کے اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقلیتوں کے لیے مخصوص رہائشی کوچنگ اکیڈمیوں کی کامیابی پہلے ہی یہ ثابت کر چکی ہے کہ منظم اور مرکوز ادارہ جاتی معاونت کیا کچھ حاصل کر سکتی ہے۔ اس ماڈل کو پورے ملک میں دہرایا اور وسیع پیمانے پر نافذ کیا جانا چاہیے۔

ہمارے دسترخوانوں پر ہونے والی گفتگو کو اب محض محرومی اور پسماندگی کے تذکروں سے آگے بڑھنا ہوگا، اور اسے بلند حوصلگی، امتیاز، اور فکری جستجو جیسے موضوعات کی طرف منتقل کرنا ہوگا۔ والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا ماحول پیدا کریں جہاں روزانہ اخبار پڑھنا، حالاتِ حاضرہ پر بحث کرنا، اور دنیا کے بارے میں سوال اٹھانا نہ صرف سراہا جائے بلکہ اس کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے۔ اسی کے ساتھ یہ تسلیم کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ مسلم خواتین ان میدانوں میں غیر معمولی پیش رفت کر رہی ہیں۔ حالیہ برسوں میں سول سروسز میں کامیابی حاصل کرنے والی کئی متاثر کن داستانیں نوجوان مسلم خواتین سے وابستہ ہیں، جنہوں نے نہ صرف پدرانہ توقعات بلکہ معاشرتی تعصبات کو بھی چیلنج کرتے ہوئے انہیں پاش پاش کر دیا ہے۔ اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم تک بلا امتیاز اور بھرپور رسائی فراہم کرنا شاید وہ واحد سب سے انقلابی قدم ہے جو ہماری برادری اٹھا سکتی ہے۔

ایک سول سروس کے امیدوار کا سفر ناکامیوں، شدید مسابقت اور خود اعتمادی کی کمی سے بھرا ہوتا ہے۔ کامیاب وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی کمزوریوں کو اپنی پہچان نہیں بننے دیتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تیزی سے بدلتی ہوئی، ٹیکنالوجی سے چلنے والی دنیا میں علم ہی وہ واحد دولت ہے جو حقیقی معنوں میں اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی کامیابیاں ایک روشنی کا مینار بن جاتی ہیں جو لوگوں کو حاشیے سے نکال کر مرکزی دھارے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتی ہیں۔

☆☆☆

پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

جنگی منظرنامے پر ایران کی برتری

گزشتہ 28 فروری کو شروع ہونے والی ایران امریکہ اور اسرائیل جنگ اب ایک نازک دوراہے پر کھڑی ہے جہاں منظرنامہ غیر یقینی کی دبیز دھند میں لپٹا دکھائی دیتا ہے۔ امید کی کرنیں کبھی روشن ہوتی ہیں اور کبھی حالات کے بوجھ تلے مدھم پڑ جاتی ہیں۔ سکوت ایسا ہے جیسے آنے والے کسی بڑے تصادم سے پہلے وقت خود ٹھہر گیا ہو۔ ٹرمپ انتظامیہ کا اندازہ تھا کہ ایران اپنے دفاعی اور عسکری وجود کی کمزور ترین حالت میں پہنچ چکا ہے۔ خطے میں اس کے اتحادی اپنی قوت کھو بیٹھے ہیں گویا ایران بیرونی سطح پر کمزور ہو چکا ہے؛ اب اگر اسے اندرونی طور پر بھی غیر مستحکم کر دیا جائے تو اسلامی حکومت زمین بوس ہو سکتی ہے۔ اسی حکمت عملی کے تحت دسمبر 2025 میں سخت اقتصادی ناکہ بندی نافذ کی گئی جس کے نتیجے میں احتجاجی لہر ملک گیر ہوتی گئی اور حکومت مخالف عناصر کو بھی تقویت ملی مگر اسے خاطر خواہ کامیابی ہاتھ نہ آئی۔ ابھی حالات کسی قدر سنبھلنے ہی لگے تھے کہ امریکہ اور اسرائیل نے مشترکہ طور پر ایران پر تاریخ کا خطرناک ترین حملہ کر دیا جس میں ایران کے سپریم لیڈر آیۃ اللہ علی خامنہ ای سمیت کئی اہم شخصیات شہید ہو گئیں۔ ایران کے رہبر معظم کی شہادت کی خبر سامنے آتے ہی عالمی تجزیہ نگاروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ انقلاب ایران اب محض چند دنوں کا مہمان ہے مگر ایرانی دفاعی افواج نے چند ہی گھنٹوں میں جن سرزمینوں سے ایران پر حملے کیے گئے تھے، انہی پر میزائلوں اور ڈرونز کی بارش کر کے عالمی تجزیوں کی بساط الٹ دی۔

تازہ اطلاعات کے مطابق امریکی وزارتِ دفاع آنے والے دنوں میں ایران کے خلاف اپنے معطل شدہ عسکری آپریشن ”ایپک فیوری“ کو دوبارہ شروع کرنے کی پسِ پردہ منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ یہ آپریشن صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے گزشتہ 8 اپریل کو کیے گئے عارضی جنگ بندی کے اعلان کے بعد روک دیا گیا تھا۔ معتبر امریکی اخبار ”نیویارک ٹائمز“ کی ایک خصوصی رپورٹ کے مطابق، خطے کے دو اہم عسکری حکام نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل رواں ہفتے ہی ایران پر دوبارہ بمباری اور حملوں کے لیے وسیع ترین مہم کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ تاہم، دفاعی و عسکری ماہرین کا ماننا ہے کہ محض فضائی بمباری کے ذریعے تہران کو گھٹنوں پر نہیں لایا جا سکتا۔ خبروں کے مطابق اس وقت امریکی دفاعی حلقوں میں ایک انتہائی حساس آپشن یہ بھی زیرِ بحث ہے کہ امریکی اور اسرائیلی خصوصی افواج ایک مشترکہ زمینی آپریشن کے ذریعے ایران کے اندر گھس کر اس کے اعلیٰ افزودہ یورینیم کے ذخیرے پر براہِ راست قبضہ کر لیں، لیکن یہ مہم جوئی امریکی فوجیوں کی جانوں کو شدید خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

یہ سنسنی خیز عسکری پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے کہ جب دوسری طرف پاکستانی سفارتی ذرائع نے بین الاقوامی خبر رساں ادارے ’رائٹرز‘ نے تصدیق کی ہے کہ اسلام آباد نے گزشتہ اتوار کی رات ہی ایران کی جانب سے تیار کردہ ایک نیا ترمیم شدہ مسودہ امریکی حکام کے حوالے کیا ہے۔ میدانِ جنگ کی گرمی کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک سفارتی محاذ پر بھی مسلسل اپنی اپنی شرائط بدل رہے ہیں۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بھی اس کی توثیق کرتے ہوئے بتایا کہ تہران نے پیش کردہ مسودے پر آنے والے امریکی تحفظات کا تفصیلی جواب واشنگٹن کو بھجوا دیا ہے۔ ایرانی ذرائع کے مطابق، اس نئے متن میں بنیادی طور پر جاری جنگ کے خاتمے اور دونوں طاقتوں کے مابین اعتماد سازی کے اقدامات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ واشنگٹن کی طرف سے مسترد کی گئی سابقہ ایرانی تجویز میں تہران پر عائد تمام مغربی پابندیاں ختم کرنے، بیرونِ ملک منجمد اثاثے فوری رہا کرنے اور یورینیم افزودگی کا حق تسلیم کرنے کا کڑا مطالبہ شامل تھا، جس پر اب ایران نے افزودگی کو چند سال کے لیے معطل کرنے کی حد تک لچک دکھانے کا اشارہ دیا ہے۔ تاہم، تہران نے اپنے پاس موجود اعلیٰ افزودہ یورینیم کو امریکہ منتقل کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے اور آبنائے ہرمز کی صورتحال کو کسی صورت 28 فروری کو بھڑکنے والی جنگ سے پہلے کی حالت پر نہ لے جانے اور اپنی سرزمین پر ہونے والے حملوں کے معاوضے کی ادائیگی پر اصرار برقرار رکھا ہے۔

امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے ساتھ حالیہ کشیدگی اور جنگی صورتحال کے بعد اپنے میزائل ذخائر کو مضبوط بنانے کیلئے 10 ہزار کم لاگت میزائل خریدنے کے معاہدے کر لیے گئے ہیں کیونکہ یران کے ساتھ جنگ کے دوران امریکا کے میزائل ذخائر میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے اور انہیں بحال کرنے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔ جون سے ان کمپنیوں سے آزمائشی میزائل حاصل کیے جائیں گے تاکہ ان کی کارکردگی اور صلاحیت کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس کے علاوہ کاسٹیلین کے ساتھ ایک الگ معاہدہ بھی کیا گیا ہے، جس کے تحت امریکا ہر سال کم از کم 500 بلیک بیئرڈ ہائپرسونک میزائل حاصل کرے گا۔ دفاعی ماہرین کے مطابق امریکا اپنی عسکری تیاریوں کو تیز کرنے اور مستقبل کے ممکنہ تنازعات کیلئے دفاعی صلاحیت بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے۔ اب مذاکرات کی بازگشت مدھم پڑتی نظر آ رہی ہے اگرچہ پیغام رسانی کا سلسلہ جاری ہے۔ موجودہ سکون محض ایک وقفہ معلوم ہوتا ہے۔ تین ماہ گزرنے کو ہیں اور جنگ ایک مرتبہ پھر اسی مقام پر کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ ایران اس وقت جنگی منظرنامے میں برتری حاصل کیے ہوئے محسوس ہوتا ہے۔ آبنائے ہرمز اس کے کنٹرول میں ہے۔ اس وقت پوری جنگ کا مرکز پانی بن چکا ہے۔۔ اب بظاہر صرف دو ہی راستے نظر آ رہے ہیں مذاکرات یا ایک نئی جنگ۔۔۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

خاندان اور برادری میں خواتین کا اثر ورسوخ: ایک سماجیاتی مطالعہ

پروفیسر عذرا عابدی

خاندان اور برادری انسانی معاشرے کی بنیادی اکائیاں ہیں جن کے ذریعے نہ صرف سماجی ڈھانچہ قائم رہتا ہے بلکہ اقدار، روایات اور شناخت بھی نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں۔ ان دونوں اکائیوں میں خواتین کا کردار محض ایک شریکِ حیات یا نگہداشت کرنے والی ہستی تک محدود نہیں بلکہ وہ ایک فعال، مؤثر اور اکثر اوقات فیصلہ کن قوت کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ خواتین کا اثر و رسوخ بیک وقت ظاہر (visible) اور پوشیدہ (latent) دونوں سطحوں پر کارفرما ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ نہ صرف خاندان کے اندرونی نظم کو متاثر کرتی ہیں بلکہ وسیع تر برادری کے سماجی، ثقافتی اور حتیٰ کہ معاشی وسیاسی رویّوں کو بھی شکل دیتی ہیں۔

سماجیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو خاندان کو ایک بنیادی ادارہ تصور کیا جاتا ہے جہاں سماجی کاری (socialization) کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس عمل میں خواتین، خصوصاً مائیں، مرکزی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ وہ بچوں کی ابتدائی تربیت، اخلاقی تشکیل اور جذباتی نشوونما میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ بچے جو اقدار، رویّے اور سماجی اصول اپنے ابتدائی سالوں میں سیکھتے ہیں، وہ زیادہ تر خواتین کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں۔ اس طرح خواتین نہ صرف خاندان کے اندر ایک تربیتی قوت ہوتی ہیں بلکہ وہ مستقبل کے شہریوں کی تشکیل کے ذریعے پورے معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس تناظر میں خواتین کو ایک ایسی سماجی قوت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے جو بظاہر نجی دائرے میں رہتے ہوئے بھی عوامی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔

خاندان کے اندر خواتین کا اثر ورسوخ صرف تربیت تک محدود نہیں بلکہ وہ گھریلو معیشت، وسائل کی تقسیم اور روزمرہ کے فیصلوں میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کئی معاشروں میں اگرچہ رسمی طور پر مرد کو سربراہ تصور کیا جاتا ہے، لیکن عملی طور پر گھریلو فیصلوں میں خواتین کی رائے نہایت اہم ہوتی ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم، صحت، خوراک اور دیگر بنیادی ضروریات کے حوالے سے فیصلے کرتی ہیں، جو نہ صرف خاندان کی فلاح و بہبود کو متاثر کرتے ہیں بلکہ سماجی ترقی کے اشاریوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس طرح خواتین کا کردار معاشی اور سماجی دونوں حوالوں سے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

برادری کی سطح پر خواتین کا اثر ورسوخ مزید وسعت اختیار کر لیتا ہے۔ خواتین مختلف سماجی نیٹ ورکس، رشتہ داریوں اور غیر رسمی گروہوں کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں، جو معلومات کے تبادلے، مدد باہمی اور اجتماعی عمل کو فروغ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، محلے یا گاؤں کی سطح پر خواتین کا آپس میں میل جول نہ صرف سماجی یکجہتی کو مضبوط کرتا ہے بلکہ یہ صحت، تعلیم اور دیگر سماجی مسائل کے حل میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح خواتین ایک غیر رسمی مگر مؤثر سماجی ڈھانچہ تشکیل دیتی ہیں جو برادری کی سطح پر تبدیلی اور ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔

ثقافتی تناظر میں خواتین کو روایت اور اقدار کی محافظ سمجھا جاتا ہے۔ وہ زبان، رسم و رواج، مذہبی روایات اور تہذیبی شناخت کو محفوظ رکھنے اور منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم، یہ کردار محض روایت کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ خواتین ان روایات کی تشکیلِ نو (reinterpretation) بھی کرتی ہیں۔ بدلتے ہوئے سماجی حالات میں خواتین اپنی روزمرہ زندگی کے تجربات کی بنیاد پر روایات کو نئے معنی دیتی ہیں، جس کے نتیجے میں ثقافت ایک متحرک اور ارتقائی عمل بن جاتی ہے۔ اس لحاظ سے خواتین نہ صرف ثقافتی تسلسل کو برقرار رکھتی ہیں بلکہ اس میں تبدیلی اور جدت بھی پیدا کرتی ہیں۔

تعلیم خواتین کے اثر ورسوخ کو مزید مضبوط بناتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون نہ صرف اپنے بچوں کی بہتر تربیت کرسکتی ہے بلکہ وہ اپنے خاندان اور برادری میں بھی مثبت تبدیلیاں لاسکتی ہے۔ تعلیم خواتین کو شعور، خود اعتمادی اور فیصلہ سازی کی صلاحیت فراہم کرتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ روایتی حدود کو چیلنج کرنے اور نئے امکانات پیدا کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔ اسی لیے مختلف مطالعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جہاں خواتین کی تعلیم کی شرح زیادہ ہوتی ہے وہاں صحت، تعلیم اور معاشی ترقی کے اشاریے بھی بہتر ہوتے ہیں۔

معاشی میدان میں خواتین کی شرکت بھی ان کے اثر ورسوخ کو بڑھاتی ہے۔ جب خواتین روزگار یا کاروبار کے ذریعے آمدنی حاصل کرتی ہیں تو وہ نہ صرف خاندان کی معیشت کو مضبوط بناتی ہیں بلکہ ان کی سماجی حیثیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ گھریلو اور برادری کے فیصلوں میں زیادہ فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سی خواتین غیر رسمی شعبوں میں کام کرتی ہیں جہاں ان کی محنت کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا، جس کے باعث ان کے اثر ورسوخ کی حدیں محدود رہتی ہیں۔

تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو خواتین کے اثر ورسوخ کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے ان رکاوٹوں کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے جو ان کے کردار کو محدود کرتی ہیں۔ پدر شاہی نظام، صنفی عدم مساوات، تعلیم اور وسائل تک محدود رسائی، اور ثقافتی پابندیاں وہ عوامل ہیں جو خواتین کے اثر و رسوخ کو کمزور کرتے ہیں۔ کئی معاشروں میں خواتین کی آواز کو کم اہمیت دی جاتی ہے اور انہیں فیصلہ سازی کے عمل سے باہر رکھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود خواتین مختلف حکمت عملیوں کے ذریعے اپنے اثر کو برقرار رکھتی ہیں، جیسے غیر رسمی نیٹ ورکس کا استعمال، جذباتی واخلاقی اثر، اور روزمرہ کے تعاملات کے ذریعے تبدیلی لانا۔

معاصر دور میں خواتین کا کردار مزید پیچیدہ اور کثیر الجہتی ہو چکا ہے۔ وہ نہ صرف خاندان اور برادری کے اندر بلکہ وسیع تر سماجی، معاشی اور سیاسی میدانوں میں بھی فعال ہیں۔ میڈیا، تعلیم اور ٹیکنالوجی نے خواتین کو نئے مواقع فراہم کیے ہیں جن کے ذریعے وہ اپنی آواز کو زیادہ مؤثر انداز میں پیش کرسکتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں خواتین کا اثر ورسوخ نہ صرف مقامی سطح تک محدود رہا ہے بلکہ وہ قومی اور عالمی سطح پر بھی نمایاں ہو رہا ہے۔

ہندوستانی تناظر میں خواتین، خصوصاً مسلم خواتین، کا کردار اس بحث کو مزید گہرا کرتا ہے۔ ایک طرف وہ خاندان اور برادری میں اپنی روایتی ذمہ داریاں نبھاتی ہیں، تو دوسری طرف وہ تعلیم، روزگار اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعے اپنی حیثیت کو مضبوط کرنے کی کوشش بھی کر رہی ہیں۔ مختلف مطالعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ انہیں متعدد چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے تعلیمی کمی، معاشی محدودیت اور سماجی دباؤ، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے خاندان اور برادری میں ایک اہم اور مؤثر قوت کے طور پر موجود ہیں۔

اختتامیہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ خواتین کا اثر و رسوخ خاندان اور برادری دونوں سطحوں پر نہایت گہرا اور ہمہ جہت ہے۔ وہ نہ صرف سماجی اقدار اور روایات کی محافظ ہیں بلکہ ان کی تشکیلِ نو اور تبدیلی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگرچہ انہیں مختلف ساختی اور ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا ہے، لیکن ان کے اثر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک منصفانہ اور ترقی یافتہ معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ خواتین کے اس اثر ورسوخ کو تسلیم کیا جائے، اسے فروغ دیا جائے، اور ان رکاوٹوں کو دور کیا جائے جو ان کے کردار کو محدود کرتی ہیں۔ اسی صورت میں خاندان اور برادری ایک زیادہ متوازن، ہم آہنگ اور ترقی پذیر سماجی اکائی کے طور پر ابھر سکتے ہیں۔

صدر، شعبۂ سماجیات
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، بھارت

لندن کی فضاؤں میں اردو کی خوشبو

فہیم اختر۔ لندن

شام کا رنگ آہستہ آہستہ گہرا ہو رہا تھا اور لندن کی فضا میں ایک خاص سی ادبی خنکی در آئی تھی۔ گھر سے تیار ہو کر جب باہر قدم رکھا تو ذہن میں ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا کہ آج کی یہ محفل محض ایک مشاعرہ نہیں بلکہ اردو کی ایک اور زندہ روایت سے ملاقات ہے۔

ڈاکٹر اکرم شیخ اور ان کی بیگم ڈاکٹر نیوفر شیخ کے ہمراہ سفر کا آغاز ہوا تو راستے کی روشنیوں اور شہر کی مصروف خاموشی کے درمیان گفتگو بھی اسی ادبی ماحول میں ڈھلتی چلی گئی، جیسے ہر لمحہ کسی شعر کی صورت اختیار کر رہا ہو۔ نیو مالڈین کے اس ہال کی طرف بڑھتے ہوئے دل میں ایک مانوس سا انتظار تھا۔ وہی انتظار جو ہر ادبی نشست سے پہلے ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی جب قدم اندر کی طرف بڑھے تو فضا میں اردو لفظوں کی بازگشت محسوس ہونے لگی۔ اور اسی لمحے معروف شاعر غالب ماجدی نے نہایت گرمجوشی اور محبت کے ساتھ استقبال کیا، جیسے کسی ادبی کارواں کی پہلی رسمِ خیر مقدم ادا ہو رہی ہو۔ یہ ملاقات محض ایک رسمی آغاز نہیں تھا بلکہ اس شام کے اس پورے ادبی سفر کا پہلا روشن استعارہ تھا، جس نے آنے والی محفل کو پہلے ہی لمحے میں ایک خاص وقار اور اپنائیت عطا کر دی۔

بزمِ اردو لندن کا عالمی عیدملن مشاعرہ اردو ادب کے ان خوبصورت اور یادگار ادبی اجتماعات میں سے ایک تھا جو نہ صرف زبان وادب کی خدمت کرتے ہیں بلکہ مختلف خطوں میں بسنے والے اہلِ قلم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے تہذیبی رشتوں کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔ یہ محفل ہفتہ 25 اپریل کو نیو مالڈین لندن کے میتھوڈسٹ چرچ ہال میں منعقد ہوئی، جہاں علم وادب کے چراغ روشن کرنے والے اہلِ سخن نے اپنی فکر انگیز تخلیقات سے محفل کو وقار اور حسن عطا کیا۔ اس بزم کی صدارت جناب عقیل دانش نے فرمائی، جن کی موجودگی نے نشست کو ایک سنجیدہ اور بامعنی ادبی وقار عطا کیا۔ نظامت کے فرائض جناب سہیل ضرار خلش نے نہایت خوش اسلوبی، روانی اور متوازن انداز میں انجام دیے، جس سے محفل کی فضا میں تسلسل اور دلکشی برقرار رہی۔ نظامت کا فن محض الفاظ کو جوڑنے کا نام نہیں بلکہ سامعین اور شعراء کے درمیان ایک ہم آہنگ ربط قائم کرنے کا ہنر ہے، جس میں موصوف کامیاب رہے۔

اس محفل کی خاص بات برلن سے تشریف لائے ہوئے ممتاز ادیب، ناول نگار، افسانہ وسفرنامہ نگار جناب سرور غزالی کی بطور مہمانِ خصوصی شرکت تھی۔ ان کی علمی شخصیت اور ادبی خدمات نے محفل کو بین الاقوامی رنگ عطا کیا اور اردو زبان کی وسعت اور اثر انگیزی کو ایک بار پھر نمایاں کیا۔ ان کی نظم "مٹی کے مادھو" بہت عمدہ تھی۔ محفل کا آغاز محترمہ تانیہ حسن کی جانب سے بزمِ اردو لندن کے تعارف سے ہوا، جس کی بنیاد ان کے والد مرحوم سید حسن کیفی نے 1986 میں رکھی تھی۔ اس تعارف نے نہ صرف بزم کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ اس تسلسل کو بھی نمایاں کیا جو کئی دہائیوں سے اردو ادب کی خدمت میں جاری ہے۔ اس موقع پر راقم نے بھی بطور شاعر شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ مشاعرے میں لندن کے مختلف علاقوں سے تشریف لائے ہوئے شعراء نے اپنے تازہ، فکری اور جذباتی اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ ان شعراء میں نجمہ عثمان، رفعت شمیم، مصطفیٰ شہاب، انجم شہزاد، فہیم اختر، احسان شاہد، صالحہ عندلیب، منان قدیر منان، کامران زبیر کامی، سعید شان کانپوری، راشد ماہی، مزمل صابر، ڈاکٹر ابراہیم عاجز، آفتاب احمد، تانیہ حسن، صدف خان اور دیگر اہلِ سخن شامل تھے۔ ہر شاعر نے اپنے منفرد اسلوب اور فکر سے محفل کو رنگارنگی بخشی اور اردو شاعری کی روایت کو آگے بڑھایا۔

(جاری)

عہد حاضر کے ابن بطوطہ کی آوارگی

سہیل انجم

لفظ آوارہ اور آوارگی کو مہذب معاشرے میں کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ کسی شخص کی بدقماشیوں کا ذکر کرنا ہو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ ارے وہ تو آوارہ ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص خود کو آوارہ اور اپنی جہاں گردی کو آوارگی کا نام دے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ شخص جرات آموز اور روایت شکن ہے۔ یا تو بالی ووڈ کے شومین راج کپور نے یہ اعلان کیا تھا کہ آوارہ ہوں، یا گردش میں ہوں آسمان کا تارا ہوں۔ یا پھر ڈرامے اور داستان گوئی کی دنیا کے شومین جاوید دانش نے خود کو آوارہ اور اپنی سیاحت کو آوارگی کا نام دیا ہے۔ خود کہتے ہیں کہ "آوارگی تمام ہے میری سرشت میں۔" فلم آوارہ کے راج کپور کے تو ستارے گردش میں تھے لیکن جاوید دانش کے نہ تو ستارے گردش میں ہیں اور نہ ہی وہ خود۔ وہ تو گردشِ ایام کو خاطر ہی میں نہیں لاتے۔ گردش تو خود ان کے آگے پیچھے گردش کرتی ہے۔ یہ تو فخر سے کہتے ہیں کہ "وہاں سے ایک قدم بھی نہ بڑھ سکی آگے، جہاں میں گردش ایام چھوڑ آیا ہوں۔" غالب نے اپنے ایک شعر میں جس بازیچہ ٔ اطفال اور تماشے کا ذکر کیا ہے جاوید دانش اسی کھیل تماشے کو دیکھنے کے لیے نگری نگری پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس آوارگی نے میرے سامنے نئی دنیائیں کھول دی ہیں۔ جانے کیسے میرا جی جب نگری نگری پھرنے لگے تو گھر کا رستہ ہی بھول بیٹھے۔ "نگری نگر پھرا مسافر گھر کا رستہ بھول گیا۔" لیکن آنجناب خود فراموشی میں مبتلا ایسے دیوانے نہیں۔ یہ ایک ہوش مند سیاح ہیں اور جب گھومنے پھرنے سے من بھر جاتا ہے تو "چل دانش گھر آپنے" کا عنوان باندھ کر بیٹنگ رٹریٹ کا منظر پیدا کر دیتے ہیں۔ امیر خسرو تو اس وقت اپنے گھر لوٹے تھے جب گوری مکھ پر کیس ڈال کر سونے لگ گئی تھی لیکن آنجناب تو گوری کے ناز وعشوہ وادا کے نصف النہار کو ہی چھوڑ کر گھر کی راہ لے لیتے ہیں۔ اسی آوارگی کے تسلسل میں وہ پیرس کے حسن و جمال کی تسبیح پڑھتے ہوئے مغربی سوسائٹی کے لیے کشید کردہ اعلیٰ شراب، عمدہ پکوان، نفیس خوشبوجات اور فیشن کی حشر سامانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اسے الوداع بھی کہہ دیتے ہیں۔ پیرس کی حشر سامانیوں کا تذکرہ انھی کی زبانی سنیے اور اس بیانیے میں طنز ومزاح کا بھی مزا لیجیے:

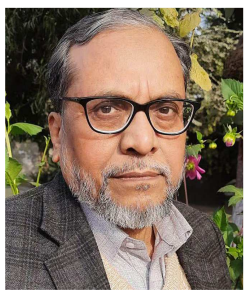

"جیسے جیسے رات ڈھل رہی تھی راستے کی رونق بڑھ رہی تھی۔ لوگ اتنے آرام سے ٹہل رہے تھے کہ گھر واپس جانے کا سوال ہی نہیں۔ میں اپنے ہم وطن ہندوستانیوں کے بارے میں سوچنے لگا۔ ہم لوگوں کی آدھی زندگی اماؤں کے اس سوال کے جواب میں کٹ جاتی ہے کہ کہاں جا رہے ہو؟ اور بقیہ زندگی بیگم کے سوال میں گزر جاتی ہے کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ یہ پیرس ہے پیرس، یورپ کا دل۔ یہاں کوئی کسی سے کسی طرح کا سوال نہیں کرتا۔ اگر کرتا ہے تو کوئی جواب دینے کی زحمت نہیں کرتا۔" گویا والی آسی کی زبان میں "ہمیں تیرے سوا اس دنیا میں کسی اور سے کیا لینا دینا، ہم سب کو جواب نہیں دیتے ہم سب سے سوال نہیں کرتے۔"

کولمبس نے تو صرف ایک نئی دنیا تلاش کی تھی اور وہ تاریخ میں امر ہو گیا۔ لیکن عہد حاضر کے اس کولمبس نے تو اپنے قارئین کو جانے کتنی دنیاؤں کی سیر کرادی۔ لیکن یہ سیاح تاریخ میں امر ہوگا یا نہیں اس کا فیصلہ تو

پیرس میں آوارہ گردی کرتے کرتے جب اندرونِ شکم کے باشندے آوارگی کرنے لگے تو انھوں نے انھیں چپ کرانے کا سامان ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ حسن اتفاق ان کی نظر ایک ایسے ہوٹل پر پڑی جس کا نام تھا "فخر ہندوستان"۔ بس پھر کیا تھا۔ غریب الوطنی میں اگر کوئی ہم وطن مل جائے تو جو مسرت و شادمانی حاصل ہوتی ہے وہیں اس ہوٹل کو دیکھ کر ہوئی۔ لیکن اس وقت ان کا سارا جوش ٹھنڈا ہو گیا جب ان کو احساس ہوا کہ یہ تو دھوکے کی ٹٹی اور فریب دہی کا مرکز ہے۔ اندر مشرقی و مغربی موسیقی گاہکوں پر سحر طاری کرنے کے لیے بے تاب تھی تو ایک "بہت خوبصورت مگر سانولی یا سلونی سی لڑکی" گاہکوں کو اپنے ناز و ادا کے جال میں پھانسنے میں اپنی مہارت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ جب اس نے بڑے سحر انگیز انداز میں ان کے سامنے مینو رکھا تو بقول ان کے "یہ مینو پر اور محترمہ ان پر جھکی پڑتی تھیں۔" انھیں پہلی بار بریانی کے ساتھ سالن کھانے کا تجربہ ہوا۔

تاریخ ہی کرے گی۔ انھوں نے پیرس میں بھی اپنے قدموں کی خاک اڑائی اور فرینکفرٹ میں بھی۔ کوپن ہیگن کی ہنگامہ خیزیوں سے لطف اندوز ہوئے تو نیو یارک میں مہاجرین کی جنت اور دوزخ کا معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس قصر ابیض کو دیکھا جس پر آجکل ایک صاحبِ قلبِ اسود کا قبضہ ہے۔ جاپانیوں کی دھوپ کی مانند اجلی ہنرمندی بھی دیکھی اور ہانگ کانگ کی شب بیداریوں سے بھی لطف اٹھایا اور اُسے "شہر خوباں" کا نام دے کر اس کے حسن وزیبائش کا اعتراف کیا۔ بنکاک کی مسکراہٹوں پر فریفتہ ہوئے تو وہاں ایمان اور کفر کی کشمکش بھی دیکھی۔ گویا انھوں نے یہ بات بجا طور پر کہی کہ اس آوارگی نے ان پر نئی دنیاؤں کے دروازے کھول دیے۔ ہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ آوارگی ہے آوارہ مزاجی نہیں۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ سفرنامہ شہادت دیتا ہے کہ جاوید دانش آوارہ گرد ہیں آوارہ مزاج نہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جب آوارگی اول سے دل نہیں بھرا تو آوارگی دوم کرنے نکل پڑے۔

پیرس میں آوارہ گردی کرتے کرتے جب اندرونِ شکم کے باشندے آوارگی کرنے لگے تو انھوں نے انھیں چپ کرانے کا سامان ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ حسن اتفاق ان کی نظر ایک ایسے ہوٹل پر پڑی جس کا نام تھا "فخر ہندوستان۔" بس پھر کیا تھا۔ غریب الوطنی میں اگر کوئی ہم وطن مل جائے تو جو مسرت وشادمانی حاصل ہوتی ہے وہیں اس ہوٹل کو دیکھ کر ہوئی۔ لیکن اس وقت ان کا سارا جوش ٹھنڈا ہو گیا جب ان کو احساس ہوا کہ یہ تو دھوکے کی ٹٹی اور فریب دہی کا مرکز ہے۔ اندر مشرقی و مغربی موسیقی گاہکوں پر سحر طاری کرنے کے لیے بے تاب تھی تو ایک "بہت خوبصورت مگر سانولی یا سلونی سی لڑکی" گاہکوں کو اپنے ناز و ادا کے جال میں پھانسنے میں اپنی مہارت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ جب اس نے بڑے سحر انگیز انداز میں ان کے سامنے مینو رکھا تو بقول ان کے "یہ مینو پر اور محترمہ ان پر جھکی پڑتی تھیں۔" انھیں پہلی بار بریانی کے ساتھ سالن کھانے کا تجربہ ہوا۔ انھوں نے وہاں جیسی بریانی کھائی ویسی شاید اب زندگی میں کبھی کھانے کو نہ ملے اور اگر ملے بھی تو یہ اس کو منہ نہ لگائیں۔ قیمت اور ذائقے نے ان کا موڈ خراب کر دیا بلکہ ہوش اڑا دیے اور اس طرح یہ اپنی جیب کٹا کر ہوٹل سے نکلے۔ گویا وطنی وابستگی کے فریب نے ایک ہنسنے، کھلکھلانے اور قہقہہ لگانے والے جواں مرد کو سینہ کوبی بلکہ پاکٹ کوبی کرنے پر مجبور کر دیا۔ جب پورا خاندان ہی جیب کاٹنے کے فن میں ماہر ہو تو کوئی کیسے بچ سکتا ہے۔

پیرس کے تعلق سے ایک دلچسپ بات تو رہ گئی اور وہ بات ہے مشترکہ غسل خانے یعنی کامن باتھ روم کی۔ لکھتے ہیں کہ وائی ایم سی اے کے پرسکون ماحول میں بس ایک چیز کھٹک رہی تھی کامن باتھ روم یعنی نہانے کا مشترکہ نظام۔ اب ان کی نکتہ آفرینی دیکھیے "خیر اس بہانے فرانسیسیوں کے اتحاد کی وجہ معلوم ہو گئی۔ ظالم نہاتے بھی اجتماعی طور پر ہیں۔" اب طنزیہ پیرایہ ملاحظہ ہو۔ "جب میں اس جماعت میں شامل ہونے کو پہنچا تو اردو کا ایک مشہور محاورہ یاد آ گیا کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ اللہ جھوٹ نہ بلوائے حمام اور لوگ اسم بامسمیٰ ہو رہے تھے۔" خیر انھیں جب یہ معلوم ہوا کہ "بد ذوق لوگ صبح فارغ ہو سکتے ہیں اور اعلیٰ ذوق والے اٹیچڈ باتھ والا کمرہ لیتے ہیں" تب ان کی جان میں جان آئی۔

آپ کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں "میرے ایک شناسا جرمنی گئے تو ایک عدد خالص جرمن وائف لیتے آئے۔ بیگم شاید فرینکفرٹ کی تھیں۔ وہ جب بھی کچھ سناتے تو کہتے پیارے بس جرمنی میں کوئی جگہ ہے تو فرینکفرٹ۔ کیا بات ہے اس شہر کی۔ خوب لن ترانی ہانکتے۔ انھیں کیا معلوم کہ ان کا پیارا بھی آوارگی کے لیے ہانکتا ہنکاتا فرینکفرٹ پہنچ ہی جائے گا۔ انھیں کیا خود پیارے کو بھی اس کا اندازہ نہیں تھا۔ آج اس واقعے کو پندرہ سال ہو گئے اور فی الحال میں فرینکفرٹ ایئر پورٹ پر اس شناسا کے سسرال کا پتہ اپنی خستہ ڈائری میں ڈھونڈ رہا ہوں۔" جاوید دانش کے اس آوارگی نما سفرنامے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خود صاحب مطالعہ ہیں اور جس ملک یا شہر کو آوارگی کے لیے منتخب کرتے ہیں اس کی تاریخ اور معاشرت و معیشت کو پڑھ کر جاتے ہیں۔ جبھی تو کہتے ہیں کہ "بجلی کی کڑک اور طوفان کا زور تاریخ کے اس دور کی یاد تازہ کر رہا ہے جب یہاں ہٹلر کی حکومت تھی۔ اس ملک میں پروشیا کے جاہ وجلال والے شہنشاہ کا دور دورہ تھا۔ قیصرِ ولیم، شاہ فریڈرک، پرنس بسمارک اور ہٹلر اعظم جس سے زمین کانپتی تھی۔ جس کے ابروؤں کے خم سے لاکھوں مجبور عوام گیس چیمبر میں چند منٹوں میں لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ سوستیکا کے پرچم تلے گستاپو اور نازیوں کی حشر سامانیاں کروڑوں انسانوں کی تقدیر سے مذاق کرتی ہیں۔"

کوپن ہیگن پہنچے تو کمال ہو گیا۔ "ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے" والی کیفیت تھی۔ یعنی وہاں ان کا زوردار استقبال ہوا۔ لہٰذا یہ شہرِ بے مثال انھیں خوب بھایا کیونکہ ہر سوان کا نام کندہ تھا اور لوگ جیسے ورد کر رہے تھے۔ دانش چیز، دانش کوکیز، دانش ڈسکو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس وقت ان کا جوش سرد پڑ گیا جب انھیں معلوم ہوا کہ یہ فریبِ نظر بلکہ فریبِ فہم ہے۔ کمبخت اس لفظ کا تلفظ غلط کر رہے تھے یعنی وہ دانش کو ڈینش پڑھتے تھے۔ ڈینش چیز، ڈینش کوکیز اور ڈینش ڈسکو۔ وہاں ایک ہوٹل میں ان کو ایک اردو جاننے والا ویٹر ملا جس نے اپنا نام سمیع بتایا۔ جب انھوں نے اپنا نام دانش بتایا تو اس نے فوراً پوچھا آپ پاکستان میں کہاں سے ہیں۔ انھوں نے الٹا سوال کیا۔ کیا اردو آجکل صرف پاکستان میں بولی جاتی ہے۔ بیچارے سمیع کو کیا معلوم کہ اس نے ایک حاضر جواب ہرفن مولا سے غلط سوال کر لیا ہے۔ جاوید دانش کو چاہیے کہ وہ دانش کو ڈینش پڑھنے کو برا نہ مانیں کیونکہ سمیع کو بھی تو وہاں سب لوگ "سیمی" کہتے تھے۔ لیکن بہرحال تلفظ نے بھلے ہی دھوکہ دے دیا ہو قیمت نے دھوکہ نہیں دیا۔ یعنی ڈینش نے دانش کی جیب نہیں کاٹی بلکہ جذبہ مہمان نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سمیع نے اپنے لیے بنوائے بن کباب سے ان کی تواضع کی۔

جاوید دانش یہ کہتے ہوئے لندن گئے کہ "سدھاریں شیخ کعبے کو ہم انگلستان دیکھیں گے، وہ دیکھیں گھر خدا کا ہم خدا کی شام دیکھیں گے۔" لیکن لندن پہنچ کر انھیں جس احساس کمتری نے آگھیرا اس کے ذکر میں طنزیہ کاٹ بھی ہے اور احساس ندامت بھی۔ کہتے ہیں کہ "ولایت یا یوں کہیے کہ برطانیہ عظمیٰ سے ہماری تاریخی، سیاسی اور ثقافتی یاد اللہ رہی ہے بلکہ خوب رہی ہے۔ ہمارا سابق آقا جس کے دربارِ عالی کا سورج غروب نہیں ہوتا تھا اب طلوع ہونے میں ہچکچاتا ہے۔ مگر ہم پرانی قدروں اور رشتوں کو استوار رکھنے کے قائل ہیں۔ آج بھی ہم سوری اور تھینک یو سے خود کو آزاد نہیں کر سکے ہیں۔"

غرضیکہ عہد حاضر کے اس ابن بطوطہ کی سیاحت اب بھی جاری ہے۔ آج کینیڈا میں ہیں تو کل خلیج میں اور پرسوں ہندوستان میں۔ دیکھیے نرسوں کہاں پہنچتے ہیں۔ یہ ضخیم سفرنامہ دراصل سفرنامہ بھی ہے اور عجائب خانہ بھی۔ خوبصورت روداد سفر بھی ہے اور مصائب ومشکلات کا تبسم ریز ذکر بھی۔ طنز وتشنیع کے تیر بھی ہیں اور پر لطف فقروں کے قہقہہ زار بھی۔ زخمی انسانی احساسات بھی ہیں اور ان احساسات پر نازک جذبات کا پھایا بھی۔ معیشت بھی ہے اور معاشرت بھی۔ ثقافت بھی ہے اور تہذیب وتمدن بھی۔ تاریخ بھی ہے اور تاریخ گر، وتاریخ ساز بھی۔ اگر آپ کوثر وتسنیم میں دھلی ہوئی زبان اور دلچسپ پیرایہ بیان چاہیے تو یہ کتاب پڑھیے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر آپ اس کو پڑھنا شروع کر دیں گے تو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔

اب آپ مضمون کے مطلع کو مقطع سے مربوط کیجیے۔ کوئی اور ہوتا تو اس کتاب کا "نئی دنیاؤں کی سیر یا سفرنامہ فلاں اور فلاں" جیسا نام رکھتا۔ لیکن لفظ آوارگی ان کے دل کو اتنا بھایا کہ انھوں نے کتاب کا نام "آوارگی اور مزید آوارگی" رکھ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جب ان کی آوارگی کلکتہ کے روزنامہ اخبار مشرق کے قارئین کے ہوش اڑانے لگی تو بہت سے لوگ چیں بہ جبیں ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ جاوید دانش کیا لکھ رہے ہیں۔ لیکن پھر یوں ہوا کہ وہی لوگ ان کی آوارگی کے نہ صرف دیوانے ہو گئے بلکہ خود آوارگی کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ کتاب کی پسندیدگی کا عالم دیکھیے کہ کئی ریاستوں کی اکیڈمیوں نے اسے اول انعام سے نوازا اور دو یونیورسٹیوں میں اس پر پی ایچ ڈی کے مقالے لکھے جا رہے ہیں۔ اس کا ہندی ترجمہ بھی مقبولیت کے بامِ عروج پر پہنچ گیا۔ سفرنامہ لکھا جائے تو ایسا کہ اس پر پی ایچ ڈی ہو ورنہ نہ لکھا جائے۔

آخر میں دو اشعار ایک اردو اور ایک فارسی کا پیش کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ اردو شعر میں شاعر کی روح سے معذرت کے ساتھ تخلص کو تبدیل کر کے یوں کر دیا گیا ہے:

اک میں ہی ہوں "دانش" جو بدنام ہوا
ویسے تو کرتے ہیں سب آوارہ گردی

اور فارسی شعر ہے:

نہ من بیہودہ گردِ کوچہ و بازار می گردم
مذاقِ عاشقی دارم پئے دیدار می گردم

☆☆☆☆☆☆☆

پنجاب میں روڈویز ملازمین کا مان حکومت کے خلاف احتجاج

چنڈی گڑھ (ایجنسی) پنجاب میں روڈویز ملازمین نے اپنی مانگوں کو لے کر بھگونت مان حکومت کے خلاف احتجاج تیز کر دیا ہے۔ ملازمین نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگر ان کے مطالبات جلد پورے نہیں کیے گئے تو وہ اپنی تحریک کو مزید مضبوط کریں گے اور آنے والے دنوں میں بڑے پیمانے پر احتجاجی اقدامات کیے جائیں گے۔ بدھ کے روز پنجاب روڈویز ملازمین نے امرتسر کے سینٹرل بس اسٹینڈ پر زوردار احتجاج کیا۔ یہ احتجاج ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پنجاب میں آئندہ سال اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں اور اپوزیشن بھی مختلف مدعوں پر مان حکومت کو گھیرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ احتجاج کرنے والے ملازمین کا کہنا ہے کہ ان کی بنیادی مانگ سنگرور جیل میں بند اپنے 10 ساتھیوں کی رہائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آؤٹ سورس ملازمین کو مستقل کرنے کے وعدے کو پورا کرنے کا بھی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں ایک ساتھ ہونے والے ان احتجاجی پروگراموں کے دوران ملازمین نے حکومت پر وعدہ خلافی کا الزام لگایا۔ روڈویز ملازم بلجیت سنگھ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے اقتدار میں آنے سے پہلے کئی وعدے کیے تھے، لیکن تقریباً ساڑھے چار برس گزرنے کے باوجود ان پر عمل نہیں کیا گیا۔

ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے آؤٹ سورس ملازمین کو 10 سال بعد مستقل کرنے کا یقین دلایا تھا، لیکن اب تک اس سمت میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ملازمین کے مطابق 18 تاریخ کو ٹرانسپورٹ وزیر ہرپال چیمہ کے ساتھ ملاقات بھی ہوئی تھی، لیکن اس کے باوجود مسئلے کا کوئی حل نہیں نکل سکا۔ احتجاج کرنے والوں نے خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات پورے نہ ہوئے تو تین روزہ ہڑتال بھی کی جاسکتی ہے۔

’دیش کنگال ہے، یہ کیسا امرت کال ہے‘

کانگریس نے ملک کی بد سے بدتر ہوتی معاشی حالت پر تشویش کا کیا اظہار، سچ کے آئینے سے ڈرتی ہے مودی حکومت

نئی دہلی۔(ایجنسی)مرکز کی مودی حکومت ملک میں بڑھتی مہنگائی کے لیے موجودہ عالمی حالات کو ذمہ دار ٹھہرا رہی ہے، لیکن کانگریس نے اس بات کو سرے سے خارج کر دیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”وزیر اعظم نریندر مودی کہتے ہیں کہ ملک میں جو بحران آیا ہے، اس کے پیچھے دنیا میں چل رہی جنگ ذمہ دار ہے۔ لیکن ہندوستان کی معیشت پہلے سے ہی ٹھیک نہیں چل رہی تھی، جس کی تنبیہ ہم کئی سالوں سے دے رہے تھے۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”جمہوریت میں اپوزیشن اور میڈیا وہ آئینہ ہوتا ہے جو اقتدار کو سچائی دکھاتا ہے۔ افسوس کہ سچ سے ڈرنے والی مودی حکومت اس آئینہ کو توڑ رہی ہے۔“

میڈیا اہلکاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ ”جھوٹ آئینہ سے ڈرتا ہے۔ نریندر مودی نے 12 سال سے کوئی پریس کانفرنس نہیں کی، کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ ہماری میڈیا کہیں انھیں آئینہ نہ دکھا دے۔ نریندر مودی ملک کو نصیحت دے کر خود بیرون ملکی سفر پر چلے گئے۔ اس سے پہلے گجرات میں لمبا چوڑا روڈ شو بھی کیا۔“ انھوں نے آگے کہا کہ ”بی جے پی کے دوسرے لیڈران بھی کم نہیں ہیں۔ ہر دن تصویریں آ رہی ہیں کہ بی جے پی لیڈران خود بس یا بائک پر چل رہے ہیں اور پیچھے ان کی گاڑیوں کا پورا قافلہ آ رہا ہے۔ یہ لوگ عوام کو بے وقوف سمجھ رہے ہیں۔“

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے کھیڑا نے کہا کہ ”گزشتہ 12 سالوں میں پیٹرول کی قیمت 38 فیصد بڑھی اور ڈیزل کی قیمت میں 62 فیصد اضافہ ہوا۔ اُس وقت کون سی جنگ چل رہی تھی، تب کون سے گلوبل فیکٹر تھے؟“ منموہن حکومت کو یاد کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ”جب ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کے وقت خام تیل کی قیمت 100 ڈالر تک پہنچ گئی تھی، تب بھی حکومت نے پٹرول وڈیزل کو 70 روپے سے اوپر نہیں جانے دیا۔ مودی حکومت میں جب خام تیل 50 ڈالر چل رہا تھا، تب حکومت نے پٹرول 100 روپے لیٹر کے آس پاس فروخت کیا ہے۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”آج حالات یہ ہیں کہ اتھنال ملا ہوا گھٹیا پٹرول 110 روپے لیٹر میں فروخت کیا جا رہا ہے، جو ہماری گاڑیوں کے انجن کو برباد کر دے گا۔ حکومت کی ذمہ داری عوام کی پریشانیوں کو کم کرنا ہوتی ہے، لیکن مودی حکومت لوگوں کی پریشانیاں مزید بڑھا رہی ہے۔“

رسوئی گیس کی بڑھی ہوئی قیمتوں کے بارے میں بھی کانگریس لیڈر نے میڈیا والوں کے سامنے اپنی بات رکھی۔ انھوں نے کہا کہ ”2014 میں جو ایل پی جی 414 روپے میں مل رہا تھا، وہ آج 915 روپے کا ہو گیا۔ یعنی 121 فیصد کا اضافہ۔ آج حالات یہ ہیں کہ کمرشیل سلنڈر بلیک میں فروخت ہو رہا ہے، باہر کھانے پینے کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں، دودھ اور بریڈ کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ہے، روپیہ لگاتار گرتے ہوئے 97 تک پہنچ گیا ہے۔“ تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ”نریندر مودی کی ایک عادت ہے کہ یہ گول پوسٹ بدل دیتے ہیں۔ پہلے 60 دن مانگے، پھر 60 مہینے اور اب کہتے ہیں کہ 2047 تک کا وقت دو۔ نریندر مودی 2047 کے خواب دکھائیں گے، لیکن بیچ کے نمبر نہیں بتائیں گے۔“

فوریکس ریزرو کے حوالے سے پون کھیڑا نے کہا کہ ”گزشتہ 2 مہینے میں ہمارے فوریکس ریزرو 38 بلین ڈالر تک گھٹ چکے ہیں۔ ٹریڈ ڈیل سے امریکہ کے ساتھ ہمارا ٹریڈ سرپلس 9 بلین ڈالر تک گر گیا ہے۔ گزشتہ کچھ مہینے میں ہماری معیشت سے 2 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری نکال لی گئی ہے۔ مودی حکومت نے ہماری معیشت کو ایک گردابی طوفان میں پھنسا دیا ہے۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”مودی حکومت کے وزیر کام کے وقت غائب رہتے ہیں اور صرف راہل گاندھی کو جواب دینے کے لیے سامنے آتے ہیں۔ کچھ اسی انداز میں ملک کی وزیر مالیات سیتارمن نے گزشتہ شب ٹویٹ کیا اور جَن دھن اکاؤنٹس، مدرا یوجنا سے منسلک حصولیابیاں شمار کرائیں۔ جب کہ سچ یہ ہے کہ 58 کروڑ جَن دھن اکاؤنٹس میں سے 15 کروڑ، یعنی 26 فیصد سے زیادہ اکاؤنٹس غیر فعال پڑے ہیں۔ ساتھ ہی 62 فیصد اکاؤنٹس میں 1000 روپے سے کم پیسہ ہے۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”مدرا یوجنا میں این پی اے 10 فیصد سے اوپر ہو چکا ہے، یعنی کوئی جوابدہی نہیں بچی ہے۔ پی ایم انٹرن شپ یوجنا میں محض 34.7 فیصد لوگوں نے پہلے مرحلہ کی انٹرن شپ مکمل کی اور 41 فیصد لوگوں نے انٹرن شپ درمیان میں ہی چھوڑ دی۔ پی ایم انٹرن شپ منصوبہ کا بجٹ 26-2025 میں محض 6.0 فیصد ہی استعمال ہوا ہے۔ کچھ اہم حقائق لوگوں کے سامنے رکھتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ ملک میں گگ ورکرس کو کوئی ٹھوس ’اکونومک امبریلا‘ نہیں ملا ہے۔ مودی حکومت نے دیہی مزدوروں کو منریگا منصوبہ بدل کر مجھدار میں چھوڑ دیا ہے۔

انتظامی فیصلے میں تاخیر لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کے مترادف

جمہوریت کا مقصد عوام کی امنگوں کو پورا کرنا ہے اور یہ امنگیں ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں: مرمو

نئی دہلی، (یواین آئی) صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے سول افسران سے مفادِ عامہ اور قائم شدہ نظام کے مطابق صحیح فیصلہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح انصاف ملنے میں تاخیر کو انصاف سے محرومی مانا جاتا ہے، اسی طرح انتظامی فیصلے میں تاخیر بھی لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کے مترادف ہے انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس (آئی اے ایس) کے سال 2024 بیچ کے افسران کے ایک گروپ نے بدھ کو راشٹرپتی بھون میں مرمو سے ملاقات کی۔ یہ افسران ابھی مختلف مرکزی وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ صدرِ جمہوریہ نے افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا سروسز، خاص طور پر انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس نے ملک کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب جبکہ ملک ترقی کی ایک اعلیٰ سطح پر داخل ہو چکا ہے، افسران سے توقعات بھی زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ اخلاقیات اور گڈ گورننس ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ افسران کو ایماندار اور اخلاقی ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی، انہیں نتائج بھی دینے ہوں گے۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ فیصلہ کرنے سے بچنا اخلاقیات نہیں کہلاتا بلکہ مفادِ عامہ اور قائم شدہ نظام کے مطابق صحیح فیصلہ کرنا ہی حقیقی اخلاقیات کا نچوڑ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح انصاف ملنے میں تاخیر کو انصاف سے محرومی مانا جاتا ہے، اسی طرح انتظامی فیصلے میں تاخیر بھی لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ مرمو نے کہا کہ جمہوریت کا مقصد عوام کی امنگوں کو پورا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا، ”یہ امنگیں ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لیے افسران کا یہ فرض ہے کہ وہ مفادِ عامہ میں ان نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو ترجیح دیں۔“ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ نوجوان افسران کو مختلف شعبوں میں کام کرنے کا منفرد موقع حاصل ہوگا۔ کئی مواقع پر انہیں کچھ خاص شعبوں کے ماہرین کی ٹیموں کی قیادت بھی کرنی پڑے گی، اس لیے ان کے سیکھنے کا دائرہ اور رفتار دونوں انتہائی وسیع اور تیز ہونے چاہئیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مختلف شعبوں اور حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی ان کی صلاحیت غیر معمولی ہونی چاہیے۔

دہلی ہائی کورٹ کا اینٹی کینسر دواؤں کی غیر قانونی برآمد پر مرکز سے جواب طلب، نوٹس جاری

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے ہندوستان میں گھریلو استعمال کے لیے تیار کی جانے والی زندگی بچانے والی اینٹی کینسر دواؤں کو غیر قانونی طور پر برآمد کرنے کے معاملے میں مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے تفصیلی جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے اس معاملے کو سنگین قرار دیتے ہوئے متعلقہ سرکاری اداروں کو چار ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت میں دائر مفاد عامہ کی عرضی میں دعویٰ کیا گیا کہ کچھ کمپنیاں اور برآمد کنندگان گھریلو بازار کے لیے دستیاب اینٹی کینسر دوائیں خرید کر جانچ اور تصدیق کے نظام میں موجود خامیوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ عرضی کے مطابق ان دواؤں کو قانونی برآمدی سامان کے ساتھ ملا کر بیرون ملک بھیجا جا رہا ہے، جس سے ملک کے اندر ضروری دواؤں کی دستیابی متاثر ہو رہی ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی حکومت، مرکزی دوا معیارات کنٹرول تنظیم، بیرونی تجارت کے ڈائریکٹوریٹ جنرل، مرکزی بالواسطہ ٹیکس اور کسٹمز بورڈ، محکمہ محصولات انٹیلیجنس اور جی ایس ٹی انٹیلیجنس ڈائریکٹوریٹ کو نوٹس جاری کیا ہے۔ عدالت نے تمام متعلقہ اداروں سے پوچھا ہے کہ اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف اب تک کیا اقدامات کیے گئے ہیں اور انہیں روکنے کے لیے نگرانی کا کیا نظام موجود ہے؟ عرضی میں کہا گیا ہے کہ یہ دوائیں خاص طور پر ہندوستانی مریضوں، بالخصوص کینسر کے مریضوں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے گھریلو بازار میں فراہم کی جاتی ہیں لیکن کچھ عناصر انہیں بیرون ملک بھیج رہے ہیں۔ اس صورتحال سے نہ صرف دواؤں کی قلت پیدا ہونے کا خدشہ ہے بلکہ سنگین بیماریوں سے نبرد آزما مریضوں کے علاج پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

مغربی بنگال حکومت نے موجودہ او بی سی ذیلی زمرہ بندی کو منسوخ کیا

کولکاتہ، (یواین آئی) مغربی بنگال کی نومنتخب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے بدھ کو ریاستی حکومت کی ملازمتوں اور عہدوں میں ریزرویشن سے وابستہ دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) فہرست کے موجودہ ذیلی زمرہ بندی کے ڈھانچے کو منسوخ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے سات فیصد ریزرویشن کے لیے او بی سی زمرے کے تحت صرف 66 برادریوں کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری کی صدارت میں نبنا (سکریٹریٹ) میں ہوئی دوسری کابینہ میٹنگ کے ایک دن بعد آیا ہے۔ اس میٹنگ میں ریاستی حکومت نے او بی سی فہرست کی دوبارہ جانچ کرنے اور پچھلی ترنمول کانگریس حکومت کے دور اقتدار کے دوران جاری کیے گئے سرٹیفکیٹوں کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ کابینہ کی دوسری میٹنگ میں لیے گئے اس فیصلے کو اس کے قانونی اور سیاسی مضمرات کی وجہ سے نئی انتظامیہ کی سب سے بڑی پالیسی تبدیلی مانا جا رہا ہے۔ منگل کو ہوئی میٹنگ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں ریاست کی وزیر اگنی مترا پال نے کہا تھا کہ کابینہ نے او بی سی زمرے کے اندر موجودہ ذیلی زمرہ بندی کے نظام کو ختم کرنے، مغربی بنگال حکومت کے تحت او بی سی برادریوں کے لیے ریزرویشن کے فیصد کا

صرف 66 برادریاں رہیں گی فہرست میں

جائزہ لینے اور ریاست کی او بی سی فہرست کی نئے سرے سے جانچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترمہ پال نے کہا تھا کہ اس معاملے کی نئے سرے سے جانچ کی جائے گی۔ ریاستی حکومت ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق ہی ذاتوں یا گروپوں کو فہرست میں شامل کرنے کے بارے میں فیصلہ کرے گی۔ گورنر کی ہدایت پر منگل کو جاری ایک نوٹیفکیشن میں نومنتخب بی جے پی حکومت نے اعلان کیا کہ 66 برادریوں کو او بی سی زمرے کے تحت سات فیصد ریزرویشن کا فائدہ ملتا رہے گا۔

مغربی بنگال میں او بی سی ریزرویشن اور ذیلی زمرہ بندی سے جڑا یہ تنازع بائیں بازو کے محاذ کی حکومت کے آخری دور اور مارچ 2010 سے مئی 2012 کے درمیان ترنمول کانگریس حکومت کے پہلے دور اقتدار کے وقت کا ہے۔ اس مدت کے دوران، ریاست میں 77 برادریوں کو او بی سی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ ان میں سے بائیں بازو کے محاذ کی حکومت کے دور اقتدار کے دوران 42 مسلم برادریوں کو شامل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد الزامات لگے کہ ریزرویشن کا فائدہ مذہب کی بنیاد پر دیا جا رہا ہے، جس سے یہ معاملہ قانونی تنازعات میں پھنس گیا۔

ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس حکومت نے اقتدار میں آنے کے بعد او بی سی فہرست میں 35 اور برادریوں کو جوڑا، جس سے یہ تعداد بڑھ کر 77 ہو گئی، جن میں سے 75 مسلم برادری سے تھیں۔ سال 2023 میں، ممتا حکومت نے ایک نیا او بی سی ریزرویشن قانون بنایا، جس کے تحت تمام 77 برادریوں کو اس کے دائرے میں لے آیا گیا۔ اس کے نتیجے میں، ریاست میں او بی سی برادریوں کی کل تعداد بڑھ کر 179 ہو گئی تھی۔ اس نئے ریزرویشن قانون کو حالانکہ عدالت میں چیلنج کیا گیا، جہاں عرضی گزاروں نے مانگ کی کہ مذہب کی بنیاد پر دیے گئے ریزرویشن کو منسوخ کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد، 22 مئی 2024 کو کلکتہ ہائی کورٹ نے ریاست کی او بی سی فہرست میں 113 برادریوں کو شامل کرنے کے فیصلے کو منسوخ کر دیا، جبکہ 66 برادریوں کو فہرست میں بنے رہنے کی اجازت دی۔ عدالت نے تبصرہ کیا تھا کہ کئی برادریوں کو شامل کرنے کا کام بنیادی طور پر مذہبی بنیاد پر کیا گیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد سال 2010 سے جاری کیے گئے تقریباً پانچ لاکھ او بی سی سرٹیفکیٹ کالعدم ہو گئے تھے۔

جنوبی کوریا کے ساتھ خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری اور ہوگی مضبوط: راجناتھ

ہند-جنوبی کوریا نے دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے اور اصولوں پر مبنی ہند-بحر الکاہل خطے کے تئیں عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی، (یواین آئی) ہندوستان اور جنوبی کوریا نے علاقائی امن، استحکام اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے ساتھ خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کو اور مضبوط کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ دو ممالک کے سفر کے دوسرے مرحلے میں منگل کو جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پہنچے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے جنوبی کوریا کے وزیر دفاع کے ساتھ میٹنگ کے بعد یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی کوریا کے وزیر دفاع کے ساتھ ان کی میٹنگ انتہائی کامیاب رہی اور اس دوران دونوں ممالک نے دفاع، سائبر تعاون اور دیگر شعبوں میں تعاون کے معاہدے پر دستخط کیے۔ میٹنگ کے بعد مسٹر سنگھ نے بدھ کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، ”سیول میں میرے جنوبی کوریائی ہم منصب آہن گیو بیک کے ساتھ بہترین میٹنگ ہوئی۔ ہم نے علاقائی امن، استحکام اور تکنیکی تعاون کے تئیں مشترکہ عزم کے ساتھ ہندوستان ✕ جمہوریہ کوریا دفاع، دفاعی صنعت اور اسٹریٹجک تعاون کو اور گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔“ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی کامیاب میٹنگ رہی، کیونکہ ہندوستان اور کوریا نے دفاعی سائبر تعاون کو فروغ دینے، ہندوستان کے نیشنل ڈیفنس کالج اور جمہوریہ کوریا کی کوریا نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کے درمیان نیز اقوام متحدہ کے امن مشن کے تعاون سے متعلق معاہدوں کا تبادلہ کیا، جس سے ہماری شراکت داری اور زیادہ مضبوط اور کثیر جہتی بنی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کو اور مضبوط کرنے کی سمت میں آگے بڑھنے کی امید ہے۔ مسٹر سنگھ نے کوریا میں بہادر سپاہیوں کی سمادھی پر گلہائے عقیدت بھی نذر کیئے۔ انہوں نے کہا، ”کوریا کی قومی سمادھی پر گلہائے عقیدت نذر کیئے اور ان بہادر سپاہیوں کو خراج عقیدت پیش کیا، جنہوں نے اپنے ملک کی خدمت میں عظیم ترین قربانی دی۔ ان کا حوصلہ، لگن اور حب الوطنی کا جذبہ ہمیشہ مشعلِ راہ بنا رہے گا۔ ہندوستان، جمہوریہ کوریا کے بہادروں کی وراثت کا احترام کرنے میں اس کے ساتھ یکجہتی سے کھڑا ہے۔“ اس سے پہلے سیول پہنچنے پر مسٹر سنگھ نے کہا تھا کہ ان کے سفر کا مقصد ہندوستان کوریا دفاعی تعاون اور اسٹریٹجک شراکت داری کو اور مضبوط کرنا ہے۔

ہندوستان اور جنوبی کوریا نے دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے اور اصولوں پر مبنی ہند-بحر الکاہل خطے کے تئیں اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ دونوں ممالک نے دفاعی سائبر، تربیت اور اقوامِ متحدہ کے امن مشن کے شعبوں میں تعاون کے معاہدوں پر بھی دستخط کیے ہیں۔ جنوبی کوریا کے دو روزہ دورے پر گئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کو سیول میں کوریا کے قومی وزیر دفاع آن گیو-بیک کے ساتھ جامع دوطرفہ بات چیت کی۔ دونوں وزراء نے دفاعی تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا اور صنعت، پیداوار، سمندری سیکورٹی، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، فوجی تبادلوں، لاجسٹکس اور علاقائی سیکورٹی جیسے شعبوں میں تعاون کو مزید بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ وزارتِ دفاع نے بتایا کہ دونوں فریقوں نے ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور کوریا کے علاقائی اسٹریٹجک نقطہ نظر کے درمیان بڑھتے ہوئے تال میل کو تسلیم کرتے ہوئے ایک آزاد، کھلے، جامع اور اصولوں پر مبنی ہند-بحر الکاہل خطے کے مشترکہ مقاصد کے مطابق دفاعی تعلقات کو مضبوط کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ دفاعی تعاون کے اہم شعبوں میں مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے، جو دوطرفہ شراکت داری کے بڑھتے ہوئے دائرے اور گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں۔

پروفیسر محمد شاہد حسین اور فاروق سید کے انتقال پر تعزیتی نشست

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں آج ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی، جس میں معروف ناقد و قلمکار پروفیسر محمد شاہد حسین (جے این یو) اور بچوں کے رسالہ ’گل بوٹے‘ کے بانی مدیر وصحافی جناب فاروق سید کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ ادارے کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے گہرے رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں شخصیات کا قومی اردو کونسل سے گہرا رشتہ تھا اور ان کا رخصت ہونا اردو دنیا کے لیے باعث تکلیف ہے۔ انھوں نے اپنے رشتوں کے حوالے سے مزید کہا کہ پروفیسر محمد شاہد حسین جے این یو میں میرے آخری استاد تھے۔ ادب اطفال سے متعلق کونسل کی سرگرمیوں میں فاروق سید کا ہمیشہ مثبت تعاون حاصل رہا۔ انھیں مرحوم کہتے ہوئے شدید تکلیف کا احساس ہو رہا ہے۔ ڈرامے کی تنقید اور ابلاغیات کے حوالے سے پروفیسر محمد شاہد حسین کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، اسی طرح ادب اطفال کی نشر و اشاعت اور ’گل بوٹے‘ کے حوالے سے فاروق سید ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ اس موقع پر قومی کونسل کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر، افسران اور دیگر عملے نے بھی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی۔ غم کے اس موقع پر ادارہ لواحقین کے ساتھ ہے۔

کجریوال کو انتخاب لڑنے سے نااہل قرار دینے کی عرضی دہلی ہائی کورٹ نے کی خارج

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کجریوال، منیش سسودیا اور درگیش پاٹھک کو انتخاب لڑنے سے نااہل قرار دینے اور عام آدمی پارٹی کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کی مانگ والی مفاد عامہ عرضی خارج کر دی۔ عدالت نے کہا کہ عرضی میں لگائے گئے الزامات قانونی بنیادوں پر مضبوط نہیں ہیں، اس لیے اس معاملے میں کسی طرح کا حکم جاری کرنے کا جواز نہیں بنتا۔

چیف جسٹس دیویندر اپادھیائے کی بنچ نے سماعت کے دوران عرضی گزار کے وکیل سے سوال کیا کہ کیا عدالت الیکشن کمیشن کو کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن ختم کرنے کا حکم دے سکتی ہے؟ عدالت نے دریافت کیا کہ کیا قانون میں کسی سیاسی جماعت کو رجسٹریشن سے محروم کرنے کا واضح انتظام موجود ہے اور اگر ایسا ہے تو اس کا مکمل قانونی ڈھانچہ کیا ہے؟ عرضی گزار کے وکیل نے کہا کہ عوامی نمائندگی قانون میں کسی سیاسی جماعت کو براہ راست رجسٹریشن سے خارج کرنے کا واضح انتظام نہیں ہے، تاہم سپریم کورٹ کے ایک فیصلے میں تین غیر معمولی حالات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ وکیل نے عدالت کو ان استثنائی حالات سے آگاہ کیا۔ اس پر عدالت نے کہا کہ پہلے دو حالات اس معاملے پر لاگو نہیں ہوتے۔ عدالت نے مزید کہا کہ تیسری صورت یہ ہے کہ کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن اسی وقت ختم کیا جا سکتا ہے جب اسے غیر قانونی سرگرمیوں سے متعلق قانون یا کسی اسی نوعیت کے قانون کے تحت غیر قانونی تنظیم قرار دیا گیا ہو۔ وکیل نے عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ 29اے(5) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کسی سیاسی جماعت کو رجسٹریشن کے وقت تحریری طور پر آئین اور اس کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنے کا وعدہ کرنا ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی جماعت ان اصولوں کی خلاف ورزی کرے تو اس کے خلاف کارروائی یا رجسٹریشن ختم کرنے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ وکیل نے جسٹس سورن کانتا شرما کے ایک فیصلے کا بھی حوالہ دیا لیکن عدالت نے کہا کہ صرف کسی فیصلے کا ذکر کافی نہیں ہوتا، بلکہ یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ قانون کے تحت عدالت کے حکم کے بعد الیکشن کمیشن کو ایسی کارروائی کا اختیار حاصل ہے۔

غیر ملکی اشیاء کی درآمد پر پابندی یا ٹیکس عائد کرنے کی تیاری

روپئے کی گرتی قدر روکنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور

نئی دہلی۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں ہندوستانی روپے کی مسلسل گرتی ہوئی قدر نے آخرکار حکومت کے اندر تشویش پیدا کر دی ہے۔ ڈالر کے مقابلے روپیہ ریکارڈ کم ترین سطح پر پہنچنے کے بعد مرکزی حکومت اب پوری طرح حرکت میں آتی نظر آ رہی ہے۔ ملک کے کثیر درآمدی بل کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت غیر ملکی اشیا کی درآمد پر شکنجہ کسنے کی تیاری کر رہی ہے جن کی ہندوستان کو خاص ضرورت نہیں ہے یا جسے آسانی سے مقامی طور پر تیار کیا جا سکتا ہے۔ یہ قدم نہ صرف روپے کی صحت کو بہتر بنائے گا بلکہ ملک کے اندر مینوفیکچرنگ سیکٹر کے لیے بھی سازگار ثابت ہوگا۔ منگل کے روز ڈالر کے مقابلے ہندوستانی روپیہ 96.5 کی ریکارڈ کم ترین سطح پر بند ہوا جو پیر کو 96.34 تھا۔ روپے کی اس کمزوری کا براہ راست اثر ملک کے تجارتی خسارے پر واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اپریل میں ہندوستان کا تجارتی خسارہ بڑھ کر 28.4 ارب ڈالر ہو گیا، جو مارچ میں 20.7 ارب ڈالر تھا۔ غیر ملکی سرمایہ کاری میں سست روی کے درمیان ملک سے باہر جا رہے پیسے نے ادائیگی توازن (بیلنس آف پیمنٹس) کے بارے میں سنگین خدشات پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر ہم یوں ہی لگاتار زیادہ پیسہ بیرون ملک بھیجتے رہے تو ہماری پوری معیشت پر اس کا براہ راست اور منفی دباؤ پڑے گا جس کا خمیازہ عام آدمی کو مہنگائی کی صورت میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔

معیشت کو اس بڑھتے دباؤ سے نکالنے کے لیے اگلے ہفتے ایک اعلیٰ سطحی بین وزارتی میٹنگ ہونے جا رہی ہے جس میں وزارت خزانہ، کامرس سمیت کئی اہم بنیادی ڈھانچہ وزارتوں کے اعلیٰ افسران شامل ہوں گے۔ اس دوران مغربی ایشیا کے موجودہ بحران کے درمیان درآمد بل کم کرنے اور محصولات بڑھانے کے فوری متبادل پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ افسران کا صاف طور پر کہنا ہے کہ ملک میں ایسے سامانوں کی بہت زیادہ درآمد ہو رہی ہے جنہیں آسانی سے ہندوستان میں ہی تیار کیا جا سکتا ہے۔ ایسے غیر ضروری سامان کی درآمد سے بلا وجہ روپئے پر بھاری بوجھ پڑ رہا ہے۔ حالات کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے حکومت ایسے سامانوں پر یا تو کسٹم ڈیوٹی بڑھا سکتی ہے یا پھر ان کی درآمد پر براہ راست طور پر پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔ حکومت کی حکمت عملی پوری طرح واضح ہے کہ جب کوئی سامان ملک میں بن سکتا ہے تو اسے غیر ممالک سے کیوں درآمد کیا جائے؟ حال ہی میں وزیر برائے کامرس پیوش گوئل نے درآمد کنندگان کو واضح پیغام دیا تھا کہ وہ ایسی مصنوعات کی درآمد سے گریز کریں جو مقامی طور پر خریدی جا سکتی ہیں۔

بحری حج کے خاتمے اور فضائی کے آغاز کے تیس برس

ممبئی کی بندرگاہیں خاموش، ’لبیک اللھم لبیک‘ کی صدائیں یاد بن چکی ہیں

ممبئی، (یواین آئی) آج حج کمیٹی آف انڈیا کے زیر اہتمام عازمین حج کو لیکر آخری پرواز جدہ کے لیے روانہ ہوگئی، کل بدھ کو بینگلورو سے کمیٹی اور ممبئی سے نجی ٹریول ایجنسیوں کی آخری فلائٹ روانہ ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی ممبئی سے حج کیلئے تاریخی بحری سفر کے خاتمے اور مکمل فضائی حج نظام کے نفاذ کو آج تیس برس مکمل ہو گئے، مگر 1995 میں بند کی گئی بحری حج سروس کی یادیں آج بھی لاکھوں ہندوستانی مسلمانوں کے اجتماعی حافظے میں زندہ ہیں۔ یہ صرف ایک سفری نظام کا اختتام نہیں تھا بلکہ غریب اور متوسط طبقے کے عازمینِ حج کیلئے ایک ایسے نسبتاً کم خرچ اور روحانی سفر کا خاتمہ بھی تھا، جس نے برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، تہذیبی اور سماجی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑے۔ 1995 میں ممبئی سے جدہ تک جاری تاریخی بحری حج سروس کو باضابطہ طور پر بند کر دیا گیا تھا، جس کے بعد 1996 سے مکمل فضائی حج نظام نافذ ہوا۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی ممبئی کی بندرگاہوں، حاجی مسافر خانوں اور حج قافلوں سے وابستہ کئی دہائیوں پرانی روحانی روایات بھی ماضی کا حصہ بن گئیں۔

ایک وقت تھا جب ممبئی کو صرف تجارتی شہر نہیں بلکہ ”باب الحجاج“ کہا جاتا تھا۔ اتر پردیش، بہار، کشمیر، بنگال، گجرات، کیرالا اور دکن سمیت ملک کے مختلف حصوں سے عازمینِ حج ممبئی پہنچتے تھے۔ حج سیزن میں بالارڈ پیئر، اندرا ڈاک اور یلو گیٹ کے اطراف روحانی منظر دیکھنے کو ملتا تھا۔ بندرگاہوں پر ”لبیک اللھم لبیک“ کی صدائیں گونجتی تھیں جب کہ رخصتی کے وقت ہزاروں افراد اپنے عزیزوں کو دعاؤں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔ بحری سفر کو صرف ایک سفری ذریعہ نہیں بلکہ روحانی تربیت کا حصہ تصور کیا جاتا تھا۔ کئی دنوں پر مشتمل اس سفر میں نماز باجماعت، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار اور اجتماعی دعاؤں کا خصوصی ماحول قائم رہتا تھا۔ بزرگ عازمین کے مطابق سمندر کا طویل سفر انسان میں صبر، برداشت اور روحانی یکسوئی پیدا کرتا تھا۔ مختلف زبانوں، علاقوں اور مسالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک ہی جہاز پر جمع ہو کر اسلامی اخوت کی عملی تصویر پیش کرتے تھے۔ اس تاریخی روایت کی سب سے بڑی علامت مشہور مسافر بردار جہاز ایم وی اکبری تھا، جس نے تقریباً دو دہائیوں تک لاکھوں ہندوستانی عازمین کو ممبئی سے جدہ پہنچایا۔ مگر 1995 میں فرسودگی، بڑھتے اخراجات، تکنیکی مسائل اور حکومتی پالیسی میں تبدیلی کے باعث اس جہاز کو مستقل طور پر بند کر دیا گیا، اور اسی کے ساتھ ہندوستان کی بحری حج روایت بھی ختم ہو گئی۔ اس وقت حکومت کی جانب سے مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ فضائی سفر زیادہ تیز، جدید اور محفوظ ہے، لیکن عوامی حلقوں اور سماجی تنظیموں کا ماننا تھا کہ اس فیصلے نے حج کو غریب مسلمانوں کی پہنچ سے دور کر دیا۔ بحری سفر نسبتاً کم خرچ تھا اور محدود وسائل رکھنے والے افراد بھی برسوں کی معمولی بچت کے بعد حج کی سعادت حاصل کر لیتے تھے، مگر فضائی نظام نافذ ہونے کے بعد حج اخراجات مسلسل بڑھتے گئے۔

کانپور، امروہہ اوراوریا میں خوفناک سڑک حادثے، 7 افراد ہلاک، 5 زخمی

کانپور/امروہہ/اوریہ: 20 مئی (پی این ایس)
کانپور، امروہہ اور اوریہ میں خوفناک سڑک حادثات میں سات افراد ہلاک اور پانچ زخمی ہوگئے۔ کانپور کے گھٹم پور تھانہ علاقے میں ایک المناک سڑک حادثے میں دو نوجوانوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ حادثہ منگل کی دیر رات پارس موڑ کے قریب اس وقت پیش آیا جب ایک نامعلوم تیز رفتار گاڑی نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی، اور فرار ہوگئے۔ راہگیروں کی اطلاع پر پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ مرنے والوں کی شناخت 24 سالہ سمیت اور اس کے دوست ہمانشو سونکر کے طور پر ہوئی ہے، دونوں فتح پور ضلع کے کلانہ گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ اہل خانہ نے پولیس کو بتایا کہ سمیت رات دیر گئے کانپور ریلوے اسٹیشن پر اپنی بہن پرینکا کو دہلی جانے والی ٹرین سے دیکھنے گیا تھا۔ اسٹیشن سے گھر لوٹتے وقت، اس کا دوست ہمانشو اس کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار تھا جب وہ گھٹم پور کے قریب حادثے کا شکار ہوگیا۔ چونکہ یہ حادثہ ایک سنسان علاقے میں رات گئے پیش آیا اس لیے کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ دونوں دوستوں کی لاشیں رات بھر سڑک کے کنارے پڑی رہیں۔ اگلی صبح راہگیروں نے انہیں تلاش کیا اور پولیس کو اطلاع دی۔ گھاٹم پور پولیس اسٹیشن کے افسر منوج سنگھ بھدوریا نے بتایا کہ پولیس نے اطلاع ملنے پر لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور اہل خانہ کو واقعے کی اطلاع دی ہے۔ اہل خانہ کی جانب سے تحریری شکایت موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ امروہہ ضلع میں قومی شاہراہ پر ایک ویگن آر کار میں دہلی جا رہے مغربی بنگال اور رام پور کے رہنے والے چار افراد کی موت ہوگئی اور دو زخمی ہوگئے۔ جاں بحق افراد کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے، زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ بدھ کو منڈی دھنورا پولیس سرکل آفیسر انجلی کٹاریہ نے بتایا کہ مغربی بنگال کے مالدہ ضلع کے رہنے والے مسعود، نسیم، ہاشم، حسنین اور چنن وارانسی میں حافظ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تین دن پہلے وہ بریلی سیر کے لیے آئے تھے۔ کل رات، انہوں نے رام پور ضلع سے سلمان کی کار کرایہ پر لی اور وارانسی جانے والی ٹرین پکڑنے کے لیے دہلی جا رہے تھے۔ گجرولا تھانہ علاقہ میں نیشنل ہائی وے پر نائرہ پٹرول پمپ کے قریب ان کی کار تیز رفتاری سے ایک نامعلوم گاڑی سے ٹکرا گئی۔ تین افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے جبکہ ایک زخمی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ دونوں زخمیوں کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جاں بحق اور زخمیوں کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ مرنے والوں میں مسعود، نسیم اور ہاشم، مالدہ، مغربی بنگال کے رہنے والے اور سلمان، جو رام پور ضلع کا ایک کار ڈرائیور تھا۔ اس حادثہ میں حسنین اور چنن دونوں مغربی بنگال کے رہنے والے زخمی ہوگئے۔ پنچایت نامہ (مذہبی اعلان) مکمل کرنے کے بعد لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے ڈسٹرکٹ مردہ خانے بھیج دیا گیا۔ توانجلی کٹاریہ نے بتایا کہ تباہ شدہ گاڑی کو ضبط کر لیا گیا ہے اور ان کے پہنچنے پر مرنے والوں اور زخمیوں کے اہل خانہ سے معلومات حاصل کی جائیں گی۔ اس کے بعد ہی مزید قانونی کارروائی شروع کی جائے گی۔ فی الحال صورتحال معمول پر ہے۔ اوریا کے ڈبیاپور تھانہ علاقے کے کنچھوسی موڑ پر صبح تقریباً 11 بجے ایک المناک سڑک حادثے میں موٹر سائیکل سوار ایک خاتون کی موقع پر ہی موت ہوگئی اور تین دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد مشتعل گاؤں والوں نے سڑک بلاک کر دی اور بولیرو گاڑی میں توڑ پھوڑ کی۔ پولیس اور انتظامی اہلکاروں نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لوگوں کو سمجھا کر صورتحال پر قابو پالیا۔ اطلاعات کے مطابق پیپر پور گاؤں کی رہنے والی 50 سالہ مایا دیوی اپنے بیٹے انیل، بھتیجے ستیم اور پڑوسی وکاس کے ساتھ بائک پر علاج کے لیے کنچھوسی موڑ کے ڈاکٹر کے پاس جا رہی تھی۔ انیل بائک چلا رہا تھا، اور ایک ہی بائک پر چار لوگ سوار تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ جیسے ہی ان کی موٹر سائیکل کا نچھوسی موڑ کے قریب پہنچی، اتر پردیش حکومت نے انہیں گرفتار کرلیا۔

مرادآباد میں مٹی کے تودے تلے دب کر دو خواتین کی موت، ایک زخمی

مرادآباد: 20 مئی (پی این ایس) مرادآباد میں تالاب کے کنارے مٹی کے تودے تلے دب کر تین خواتین شدید زخمی ہوگئیں۔ ان میں سے دو کی موت ہوگئی، اور ایک کو تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا ہے۔ 20 مئی کو، صبح تقریباً 8 بجے، راموتی، مالا دیوی، اور سنیتا بلاری پولیس اسٹیشن کے تحت سمتھل گاؤں کے تالاب پر اپنے صحن کو پلستر کرنے کے لیے مٹی جمع کرنے گئیں۔ مٹی کا تودہ اچانک گر گیا جس سے تینوں خواتین دب گئیں۔ زخمیوں کو مقامی لوگوں نے مٹی سے نکال کر سی ایچ سی بلاری لایا۔ وہاں موجود ڈاکٹر نے مالا دیوی اور سنیتا کو مردہ قرار دے دیا۔ راموتی کو ابتدائی طبی امداد کے بعد ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ اتر پردیش کے مرادآباد کے بلاری کوتوالی علاقے کے سمتھل گاؤں میں جھٹکے اس وقت محسوس کیے گئے جب ایک المناک حادثے کے نتیجے میں دو خواتین کی موت ہوگئی اور دوسری شدید زخمی ہوگئی۔ اطلاعات کے مطابق گاؤں کی تین خواتین گرمی کے موسم میں اپنے آنگن پر پلستر کرنے کے لیے گاؤں کے باہر ایک تالاب سے مٹی اکٹھی کرنے گئی تھیں۔ اچانک مٹی کا ایک ٹیلہ ٹوٹ کر ان پر گرا اور دب گئیں۔ حادثے سے کہرام مچ گیا۔ ہنگامہ سن کر آس پاس کام کرنے والے دیہاتیوں نے فوری طور پر بچاؤ اور امدادی کارروائیاں شروع کیں، تینوں خواتین کو مٹی سے باہر نکالا اور علاج کے لیے سی ایچ سی بلاری منتقل کیا۔ ڈاکٹروں نے دو خواتین مالا دیوی اور سنیتا کو مردہ قرار دے دیا، جب کہ شدید زخمی راموتی کو ابتدائی طبی امداد کے بعد مرادآباد کے ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ واقعہ کے بعد گاؤں میں سوگ کی کیفیت ہے۔ جائے وقوعہ پر گاؤں والوں اور اہل خانہ کی بڑی بھیڑ جمع ہوگئی۔ پولیس بھی پہنچ گئی اور ضروری کارروائی کر رہی ہے۔ دراصل گرمیوں کے موسم میں خواتین ندیوں یا تالابوں کے کناروں سے مٹی کھود کر اسے ٹھنڈا رکھنے کے لیے اپنے آنگنوں کو پلستر کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ تاہم کھدائی کے دوران ایک حادثے میں دو خواتین کی موت نے سب کو حیران کر کے رکھ دیا ہے کہ اکثر اپنے آنگن روشن کرنے کے لیے مٹی لانے والی یہ خواتین ایسے حادثے کا شکار کیسے ہوگئیں۔ ایس ڈی ایم بلاری ونے کمار نے بتایا کہ تین خواتین جو اپنے گھروں میں پلستر کرنے کے لیے مٹی جمع کرنے گئی تھیں ایک ٹیلے کے نیچے دب کر زخمی ہوگئیں۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا، جہاں دو کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ ایک زخمی خاتون کو ضلع اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ متوفی کے اہل خانہ نے پوسٹ مارٹم کی درخواست کی ہے۔

انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے وفد کی معروف طبیب حکیم ظفر صادق سنبھلی سے خصوصی ملاقات
امروہہ اور سنبھل کی تاریخی و ادبی روایات پر تفصیلی گفتگو

سنبھل/امروہہ: ثقافتی اور تاریخی ورثے کے تحفظ کے لیے کوشاں بین الاقوامی ادارے انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے خطۂ روہیل کھنڈ کی معروف علمی و طبی شخصیت حکیم ظفر صادق سنبھلی سے ان کی رہائش گاہ پر ایک خصوصی ملاقات کی۔ اس ملاقات کا بنیادی مقصد امروہہ اور سنبھل کی صدیوں پرانی تاریخ، قدیم ادبی روایات، تہذیب اور ثقافتی شناخت کو دستاویزی شکل دینا اور خطے کے علمی سرمائے کا احاطہ کرنا تھا۔ ملاقات کے دوران سینٹر کی جانب سے کمال امروہوی اور معروف صحافی علی عابدی نے حکیم ظفر صادق سنبھلی سے ایک خصوصی اور تفصیلی گفتگو کی، جس میں انہوں نے سنبھل اور امروہہ کے تاریخی پس منظر، تصوف، علم و ادب اور خاص طور پر روایتی طبِ یونانی کے عروج و زوال پر روشنی ڈالی۔ ملاقات کے دوران حکیم ظفر صادق سنبھلی کے ایک بہترین اور حاذق نباض (نبض شناس) ہونے پر بھی تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ گفتگو کے شرکاء نے اعتراف کیا کہ آج کے جدید دور میں، جہاں تشخیص کے لیے مہنگی ترین مشینوں کا سہارا لیا جاتا ہے، حکیم صاحب محض انگلیوں کی پوروں سے نبض چھو کر مرض کی جڑ تک پہنچنے کا غیر معمولی ملکہ رکھتے ہیں۔ ان کی یہ حیرت انگیز مہارت اور تشخیصِ امراض کا روایتی طریقۂ کار دراصل طبِ یونانی کے اس سنہرے دور کی یاد تازہ کرتا ہے جو اب ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ وفد نے ان کے اس فن کو برصغیر کے طبی ورثے کا ایک انمول شاہکار قرار دیا۔ گفتگو کے دوران انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے ارکان اور موجودہ مہمانوں نے حکیم ظفر صادق سنبھلی کی طبِ یونانی کے فروغ کے لیے انجام دی گئی بے لوث خدمات کا اعتراف کیا اور انہیں زبردست الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ وفد کی جانب سے جشن بھارت کے کنوینر کمال امروہوی کا کہنا تھا کہ آج کی حکمت کی دنیا جن روایات اور علمی بنیادوں پر قائم ہے، وہ حکیم ظفر صادق سنبھلی جیسے مخلص اور عبقری اسلاف کی مرہونِ منت ہے۔ آپ نے نہ صرف قدیم طبی نسخوں کو محفوظ کیا بلکہ نئی نسل تک اس روایتی طریقۂ علاج اور فنِ تشخیص کو منتقل کرنے میں ایک پل کا کردار ادا کیا ہے۔ اس ملاقات کو مزید باوقار بنانے کے لیے خطے کی کئی ممتاز شخصیات اور امروہہ کے معروف ماہر طب حکیم اسلام الحق صابری مرحوم کی نواسی حسین فاطمہ نے اپنے خاندان کے علمی و طبی ورثے کے حوالے سے گفتگو میں حصہ لیا۔ جبکہ دیگر شرکاء میں سرسی کی معزز اور ممتاز شخصیت سید سفیر حیدر، نوجوان آئی ٹی انجینئر

عمران عباس بھی موجود تھے۔

ملاقات کے اختتام پر انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے وفد نے حکیم ظفر صادق سنبھلی کی صحت و درازیِ عمر کے لیے دعا کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ اس گفتگو کے اہم گوشوں کو مرتب کر کے تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا جائے گا، تا کہ آنے والی نسلیں امروہہ اور سنبھل کے اس عظیم علمی و طبی ورثے سے فیضیاب ہو سکیں۔ ساتھ ہی اس تاریخی موقع پر انڈیا ہیریٹیج سینٹر کے وفد نے ایک بڑا اور اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ طبِ یونانی کے فروغ اور اس کے تحفظ کے لیے انجام دی گئی غیر معمولی اور گراں قدر خدمات کے اعتراف میں ادارے نے حکیم ظفر صادق سنبھلی کو اپنے سب سے باوقار عالمی اعزاز "فخرِ ہند اعزاز" سے نوازنے کا فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ انتہائی معتبر اعزاز اس سے قبل ملک و قوم کے لیے بے مثال خدمات انجام دینے والی عظیم ترین شخصیات کو دیا جا چکا ہے، جن میں عالمی شہرت یافتہ سماجی کارکن مدر ٹریسا، معروف گاندھی وادی رہنما نرملا دیش پانڈے، ملک کے مایہ ناز ماہرِ امراضِ قلب ڈاکٹر نریش تریہن اور سابق وزیر اعظم ہند راجہ وشوناتھ پرتاپ سنگھ (وی پی سنگھ) جیسی مقتدر شخصیات شامل ہیں۔ حکیم صاحب کو اس باوقار فہرست میں شامل کیا جانا پورے خطے کے لیے ایک عظیم اعزاز ہے۔

اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون، بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے: محمد شاکر قاسمی

کانپور: قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ حضرت ابراہیمؑ کی عظیم سنت، اطاعت الٰہی اور بندگی کا عملی مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔" یہ مسئلہ اکثر لوگوں کے درمیان سوال بنتا ہے کہ قربانی کن افراد پر واجب ہوتی ہے؟ فقہ اسلامی کے مطابق ہر وہ مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم شخص جو ایامِ قربانی میں نصاب کا مالک ہو، اس پر قربانی واجب ہوتی ہے۔ یعنی اگر کسی کے پاس بنیادی ضروریات سے زائد اتنا مال، سونا، چاندی یا سامان موجود ہو جو نصاب کے برابر پہنچ جائے تو اس پر قربانی لازم ہے۔ جس طرح زکوٰۃ میں سال گزرنا ضروری ہے، قربانی میں نہیں۔ اگر عید کے دنوں میں کوئی شخص نصاب کا مالک بن جائے تو اس پر بھی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ جانور کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون، بلکہ اس کے نزدیک ہماری نیت اور تقویٰ کی قدر ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: "اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون، بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔" مذکورہ باتیں مولانا محمد شاکر قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے ہفتہ روزہ پروگرام بعنوان مسائل قربانی و فضائل حج کے پہلے منعقدہ پروگرام بمقام مسجد حسین ٹھیکیدار طلاق محل کانپور سے کیا۔ یہ ہفت روزہ پروگرام زیر سرپرستی قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش وزیر نگرانی مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور منعقد کئے جا رہے ہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ قربانی کو صرف رسم نہ بنایا جائے بلکہ اس کے پیچھے موجود جذبۂ اطاعت کو سمجھا جائے۔ صرف دکھاوے کے لئے مہنگے جانور خریدنا، قرض لے کر نمود و نمائش کرنا، قربانی کے جانور کے عیب کا خیال نہ رکھنا، نماز عید سے پہلے قربانی کر دینا جبکہ یہ سب مسئلہ بہت ہی نازک اور ان سے عدم شنائی ہمیں گنہگار بناتی ہیں جان لیں کہ نماز عید سے پہلے کیا گیا ذبح "قربانی" بلکہ عام گوشت شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ اپنے پیارے لختِ جگر بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی کا واقعہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ اللہ کے حکم کے سامنے اپنی خواہشات قربان کرنا ہی اصل بندگی ہے، اگر ہمارے اندر اطاعت، صبر، ایثار اور تقویٰ پیدا نہ ہو تو صرف جانور ذبح کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ کے ساتھ قربانی کرنے، اخلاص پیدا کرنے اور سنت محمدیؐ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس موقع پر مصلیان مسجد و ذمہ داران مسجد اور عامۃ المسلمین موجود تھے۔

سیونی گھوش کے سر قلم کرنے والے بیان پر چوطرفہ مذمت کا سلسلہ جاری
ٹی ایم سی کی ایم پی نے وزیر اعظم مودی، وزیر داخلہ اور لوک سبھا اسپیکر سے شکایت کی

بلند شہر 20 مئی (پریس ریلیز) سکندرآباد نگر پالیکا چیئرمین اور بھاجپا لیڈر ڈاکٹر پردیپ دیکشت کے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی ایم پی سیونی گھوش کا سر قلم کرنے کی دھمکی دینے والے بیان کے بعد سیاست گرم ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر پردیپ دیکشت نے سیونی گھوش کا سر قلم کرنے والے کو 1 کروڑ روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ ان کا یہ بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد سے بحث و مباحثہ کا دور جاری ہے۔ ڈاکٹر پردیپ دیکشت کے اس بیان کے بعد ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ سیونی گھوش نے سوشل میڈیا پر ایک پیغام پوسٹ کیا، جس میں وزیر اعظم نریندر مودی، لوک سبھا اسپیکر اوم برلا، مرکزی وزیر نتن گڈکری اور وزیر داخلہ امت شاہ سے اس معاملے پر اپنی پوزیشن واضح کرنے کی اپیل کی ہے، خاص طور پر "ناری شکتی وندن" کے تناظر میں۔ اپنی پوسٹ میں ایم پی سیونی گھوش نے لکھا ہے کہ بی جے پی کے ایک لیڈر نے اس کا سر قلم کرنے پر ایک کروڑ روپے کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس دھمکی کو مرکزی دھارے کے میڈیا میں رپورٹ کیا گیا تھا۔ سیونی گھوش نے خواتین کی حفاظت پر مغربی بنگال بی جے پی اور سوبیندو ادھیکاری کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے حزب اختلاف کی خاتون رکن پارلیمنٹ کو ملنے والی دھمکی پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے مغربی بنگال پولیس اور کولکتہ پولیس سے اس معاملے میں فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ ایسی دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہونے والی، بلکہ جمہوری معاشرے میں اپنی آواز بلند کرتی رہیں گی۔ اس دوران متنازعہ بیان دینے والے سکندرآباد نگر پالیکا کے چیئرمین ڈاکٹر پردیپ دیکشت اپنے موقف پر قائم رہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو مذہبی جذبات مجروح کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ڈاکٹر دیکشت نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ تشدد کی حمایت نہیں کرتے لیکن اس طرح کا ردعمل فطری ہے۔ ڈاکٹر دیکشت نے خود کو شیو بھکت کہتے ہوئے کہا کہ وہ اب بھی اپنے بیان پر قائم ہیں۔ انہوں نے سیونی گھوش کا سر قلم کرنے پر ایک کروڑ روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ ڈاکٹر پردیپ دیکشت کا یہ متنازعہ بیان سکندرآباد میں دھرم دھوج یاترا کے دوران دیا گیا تھا۔

کراٹے چیمپئن شپ میں شاندار کارکردگی

دیوبند، 20/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) اتراکھنڈ کے ہریدوار میں منعقدہ نیشنل کراٹے چیمپئن شپ میں دیوبند کے کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 11 گولڈ سمیت کل 23 تمغے جیتے۔ تمام کھلاڑیوں کا دیوبند میں واقع اکیڈمی میں پہنچنے پر پرتپاک استقبال کیا گیا۔ کوچ بسنت اپادھیائے نے بتایا کہ ہریدوار میں منعقدہ 8ویں ISF آئی ایس ایف نیشنل کراٹے چیمپئن شپ میں 14 ریاستوں کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔ مقابلے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نشو پرجاپتی، تنو، سنجیونی، کومل، گنجن، شری شرما، آدتیہ، تیجس، واسو اور ونش نے اپنی اپنی کٹیگری میں سونے کے تمغے جیتے۔ جبکہ ندھی، انشیکا، وکی، وبھور، عبدل، ایان اور ونش نے چاندی کے تمغے جبکہ مشٹھی، وکی، وردان، علی حمزہ اور انوراگ نے کانسہ کے تمغے حاصل کئے۔

اچھا مسلمان وہ ہے جو معاشرے کے لیے فائدہ مند ہو: قاری انس نقشبندی
جامعہ الاصلاح اکیڈمی میں اسپیشل سمر کلاسز اختتام پذیر

گورکھپور، بدھ کے روز جامعہ الاصلاح اکیڈمی نورنگ آباد گورکھ ناتھ میں تین روزہ خصوصی سمر کلاسز کا اختتام ہوا، مرکزی مقرر قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ اچھا مسلمان وہ ہے جو اسلام، خاندان اور معاشرے کو فائدہ پہنچائے، اسلام میں سماجی ذمہ داری صرف ذاتی عبادات تک محدود نہیں ہے، بلکہ پوری انسانیت اور معاشرے کی فلاح و بہبود پر محیط ہے، یہ تمام انسانوں کے ساتھ انصاف، مہربانی اور احسان کے ساتھ پیش آنے پر بہت زور دیتا ہے، معاشرے کے ہر فرد سے خواہ وہ کسی بھی مذہب یا ذات سے تعلق رکھتا ہو، یکساں اور منصفانہ سلوک ایک بنیادی اسلامی فریضہ ہے، قرآن مجید اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق بے گناہوں کو نقصان پہنچانا یا ان کے حقوق غصب کرنے کی سختی سے ممانعت ہے، اپنی کمائی کا کچھ حصہ غریبوں، بیواؤں اور بے کسوں کی مدد کے لیے زکوٰۃ کی شکل میں دینا اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ہے، مزید برآں، نفلی خیرات معاشرے سے غربت کے خاتمے میں بھی مدد کرتی ہے، اسلام پڑوسیوں کے حقوق پر بہت زور دیتا ہے، مسلمان ہو یا غیر مسلم، ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی خوشیوں اور غموں میں ان کے ساتھ کھڑا ہو، ان کی ضروریات کا خیال رکھے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرے۔ مہمان اعزازی ثنا پروین نے کہا کہ خاندان/فیملی معاشرے کی سب سے چھوٹی اور اہم اکائی ہے، بڑھاپے میں والدین کا خیال رکھنا، رشتہ داروں سے اچھے تعلقات قائم رکھنا اور بچوں کی صحیح پرورش ایک بڑی سماجی ذمہ داری ہے، نیکی کو فروغ دینا اور برائی سے روکنا ایک پرامن اور خوشحال معاشرے کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے، اسلام ماحولیات کے تحفظ، پانی کے ضیاع کو روکنے اور جانوروں پر ظلم کرنے سے باز رہنے کا سختی سے حکم دیتا ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق اچھا انسان وہ ہے جو اپنی ذاتی زندگی اور سماجی ذمہ داریوں میں پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ معاشرے کے لیے اپنے فرائض کو پورا کرے۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور "عیدالاضحیٰ، حج و عمرہ ہیلپ لائن" کا آغاز
ہیلپ لائن میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات

کانپور: قاضی شہر حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیت علماء اتر پردیش کی سرپرستی میں مسائل شرعیہ اکیڈمی قلی بازار کانپور کے تحت ماہ ذی الحجہ کے موقع پر فریضہ حج قربانی، ایام تشریق جیسی عبادات و اعمال سے متعلق کہ یہ سبھی عبادات اور اعمال کو صحیح طرح سے ادا ہوں 'عیدالاضحیٰ، حج و عمرہ ہیلپ لائن' جاری کیا گیا ہے جس میں پوچھے گئے چند سوالات کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

سوال: کیا اجتماعی قربانی کرنے میں رقم بچ جائے تو اسے قربانی کروانے والا جو نگراں ہو اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

جواب: اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کیلئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتدا ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں، بعد میں نہیں۔

سوال: کیا سات قربانی کروانے والوں میں سے کسی ایک فرد کے فوت ہو جانے سے فوت شدہ شخص کے ورثاء سے بغیر اجازت کے قربانی کرنے سے قربانی ادا ہو جائے گی؟

جواب: سات افراد نے شریک ہو کر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔ اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔

سوال: کیا مالدار بچے کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے؟

جواب: اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے بالغ ہونا شرط ہے۔

این سی ای آر ٹی کے نصاب کے نفاذ کے بعد ضلع بھر میں نویں جماعت کی نصابی کتب کی شدید قلت

دیوبند، 20/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) این سی ای آر ٹی کے نصاب کے نفاذ کے بعد ضلع بھر میں نویں جماعت کی نصابی کتب کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ تعلیمی سال شروع ہوئے ڈیڑھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، باوجود اس کے طلباء تا حال نصابی کتب کے بغیر پڑھنے پر مجبور ہیں۔ 9ویں جماعت کے طلبہ و طالبات کے لئے NCERT کی نئی نصابی کتابیں مارکیٹ میں بک فروخت کرنے والوں کے پاس دستیاب نہیں ہیں۔ والدین اور طلباء سارا دن دکانوں میں NCERT کی کتابوں کی تلاش میں چکر لگاتے ہوئے مایوس لوٹ رہے ہیں۔ کئی دکانداروں کا کہنا ہے کہ دسویں اور بارہویں جماعت کی کچھ کتابیں دستیاب ہیں لیکن نویں جماعت کا نیا نصاب مارکیٹ میں ابھی تک نہیں پہنچا ہے۔ اسکولوں اور ٹیوشن سینٹرز نے کلاسیں دوبارہ شروع کر دی ہیں لیکن نصابی کتب کی کمی کی وجہ سے طلباء کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اساتذہ بھی محدود مواد کے ساتھ پڑھانے پر مجبور ہیں۔ والدین کا کہنا ہے کہ کتابوں کی کمی ان کے بچوں کی پڑھائی میں خلل ڈال رہی ہے جس کے سبب امتحان کی تیاری متاثر ہو سکتی ہے۔ کتب فروشوں کا کہنا ہے کہ نئی نصابی کتب کی مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے لیکن سپلائی نہیں ہو رہی ہے جس سے طلباء کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ والدین نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کتابیں جلد مہیا کرائی جائیں تا کہ بچوں کی پڑھائی میں خلل نہ پڑے اور طلباء سلیبس کے مطابق تیاری کر سکیں۔

آذان اور نماز کا بہانہ بنا کر مسلمانوں کو خوف نہ دلائیں

سہارنپور (احمد رضا) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ یا نمازِ جمعہ کے دوران پانچ سات منٹ کے اندر مسجد کے باہر یا مسجد کے گیٹ پر نماز ہوتی ہے سڑک پر کوئی نماز پابندی کے ساتھ نہی کی پڑھی جاتی جبکہ سال بھر مستقل یاترائیں نکلتی ہیں جاگرن ہوتے ہیں اور کانوڑ میلہ لگتا ہے تمام مذہبی رسومات لگاتار سڑک جام کر کے ہوتے ہیں، حالات چاہے جتنے خراب ہوں لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اس ملک کے وسائل پر جتنا حق اکثریتی طبقے کا اتنا ہی ہمارا بھی ہے ہم کسی بھی معاملہ میں کسی سے کسی بھی صورت کم نہی ہیں اس ملک کو سنوارنے سجانے اور انگریزوں سے آزادی دلانے میں جس قدر جانی اور مالی قربانیاں مسلم آبادی نے دی ہیں اسکا ثانی نہی، بارہ سالوں سے ملک بھر میں آزان نماز اور مساجد کے خلاف آواز بلند کی جارہی ہے پوری دنیا خوب واقف ہے کہ پانچ دس منٹ کی نماز سے سڑکیں جام نہی ہوتی ٹریفک پر کچھ اثر نہیں ہوتا نماز صرف اور صرف مسجد کے باہر بہت مجبوری میں مسجد سے منسلک حدود میں ہی ہوتی ہے سڑکوں کے بیچ نماز نہی پڑھی جاتی بار بار نماز نماز کا بہانہ کر کے مسلم آبادی کو ڈرانے کا یہ گیم اب نہی چلیگا مسلم ہندوستان کا شہری ہے ملک کے بنانے سنوارنے اور ملک کو آزاد کرانے میں مسلم افراد کا بہت بڑا تعاون ہے مسلم اس ملک میں برابر کا شریک ہے مسلم طبقہ کو وہ سبھی حقوق حاصل ہیں جو ایک مہذب شہری کو ملنے چاہئے، نہ جانے یہ منحوس سیاست اس ملک کے امن اور سکون کو کہاں لیجا کر نیست و نابود کرنا چاہتی ہے ہندو مسلم ہندو مسلم کرتے کرتے منحوس سیاست "آخر دم کیوں نہیں توڑ رہی ہے آخر یہ شدت پسند تنظیموں کی جانب سے پھیلائی جارہی نفرت کب تک پھل پھولتی رہیگی اور مظلوم انسانی جانوں کا شکار کرتی رہی گی؟ مدھیہ پردیش کے دھار واقع کمال پاشا مسجد کو آٹھ سو سال بعد بھوج شالا مندر بنا کر بابری مسجد کی طرز پر مندر میں تبدیل کیا جارہا ہے جبک بابری مسجد کیس میں مسلم طبقہ کی نرم دلی، ایمانداری اور رضامندی کو ملک کے شدت پسند گروپ کے افراد مسلم طبقہ کی کمزوری مان رہے ہیں؟ اصل میں سچّائی یہ ہے کہ مسلم طبقہ نے آپسی بھائی چارہ کے قیام کے لئے یہ قربانی پیش کی تھی اب سبھی مساجد کو بابری مسجد کی طرز پر ہڑپنے کی ہوا سی چل پڑی ہے شدت پسند تنظیموں کے لوگوں نے مسلم طبقہ کے ایمان کو کم سمجھ لیا ہے اس لئے ہی اس طرح کی حکمت عملی اپنائی جارہی ہے کہ ملک کے آئین کو درکنار کرتے ہوئے مسلم آبادی پر شدت پسند تنظیموں کے افراد کے ظلم اور ناانصافی سے لبریز شرمناک حملے مسلسل جاری ہیں۔

ڈسٹرکٹ پلانٹیشن کمیٹی اور ضلع ماحولیات کمیٹی کی جائزہ میٹنگ کا انعقاد
محکمہ آلودگی کنٹرول کو ضلع میں چل رہے تمام اینٹ بھٹوں کا معائنہ کرنے کی ہدایت

بلند شہر 20 مئی (پریس ریلیز) کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش کی صدارت میں ڈسٹرکٹ ٹری پلانٹیشن کمیٹی، ضلع گنگا کمیٹی اور ضلع ماحولیات کمیٹی کی ایک میٹنگ طلب کی گئی۔ میٹنگ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے سال 27-2026 میں بلند شہر ضلع کے لیے حکومت کی طرف سے حاصل کردہ محکمہ وار درخت لگانے کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے سائٹ کے انتخاب کے عمل کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت دی کہ جن محکموں نے ابھی تک سائٹ کے انتخاب اور گڑھے کھودنے کے بارے میں معلومات محکمہ جنگلات کو فراہم نہیں کی ہیں، وہ فوری طور پر اس کو یقینی بنائیں۔ جن محکموں نے ابھی تک پچھلے سالوں میں شجرکاری کے کام کی بین الاضلاع تصدیق مکمل نہیں کی ہے وہ بھی اس عمل کو تیزی سے مکمل کریں۔ ضلع گنگا کمیٹی نے متعلقہ محکموں کو ایک ایکشن پلان تیار کرنے اور کالی ندی کی خوبصورتی کے کام کو نافذ کرنے کی ہدایت دی۔ ماحولیات کمیٹی نے محکمہ آلودگی کنٹرول کو ضلع بلند شہر میں چل رہے تمام اینٹ بھٹوں کا معائنہ کرنے کی ہدایت کی۔ ضلع کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ اسپتالوں سے طبی کچرا اٹھانے کی مسلسل نگرانی کرنے اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے اسپتالوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ میٹنگ میں سی ڈی او مسز نشا گریوال، سی ایم او ڈاکٹر سنیل دوہرے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فائنانس/ریونیو ابھیشیک سنگھ، ڈی ایف او اور متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔

شدید گرمی میں یوپی نے بجلی سپلائی کا نیا ریکارڈ قائم کیا

30160 میگاواٹ طلب پوری، اتر پردیش ملک کی سرفہرست ریاستوں میں شامل ★ سوچھ بھارت مشن میں یوپی کے ماڈل کی قومی سطح پر ستائش ★ اے کے شرما نے صفائی، زیرو ویسٹ سٹی اور جدید شہری نظام پر روشنی ڈالی

لکھنؤ، 20 مئی۔ اتر پردیش میں بجلی کی طلب اور کھپت مسلسل تاریخی سطح پر پہنچ رہی ہے۔ چلچلاتی گرمی کے درمیان ریاست نے ایک بار پھر ریکارڈ بجلی کی فراہمی کر کے ایک نیا سنگ میل حاصل کیا ہے۔ کل شام، ریاست کی سب سے زیادہ طلب 30160 میگاواٹ تھی، جسے کامیابی سے پورا کیا گیا۔ جیسا کہ پچھلے تین سال میں، یہ ریاست میں آج تک کی سب سے زیادہ بجلی کی فراہمی ہے، اور اتر پردیش ملک بھر میں سرفہرست ریاستوں میں شامل ہے۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما کی قیادت میں توانائی کا محکمہ مضبوط پاور مینجمنٹ اور بہتر انفراسٹرکچر کے ذریعے ریاست کے لوگوں کو بلاتعطل بجلی فراہم کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے۔ نئے سب اسٹیشنوں کی تعمیر، ترسیل اور تقسیم کے نظام کو مضبوط بنانے اور مسلسل نگرانی کی بدولت ریاست آج توانائی کے شعبے میں نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ ملک بھر میں شدید گرمی کے باعث بجلی کی طلب تاریخی سطح پر پہنچ گئی۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز ملک بھر میں بجلی کی بلند ترین طلب 260 گیگاواٹ ریکارڈ کی گئی۔

ایسے مشکل وقت میں بھی اتر پردیش کی ریکارڈ بجلی کی فراہمی کو محکمہ توانائی کے لیے ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ وزیر مسٹر شرما نے برقی کارکنوں اور عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ اس مشکل موسم گرما کے دوران بلاتعطل بجلی کی فراہمی کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی چوکسی اور لگن کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت عوام کی خدمت کے لیے دن رات کام کر رہی ہے اور سب کے تعاون سے ریاست میں بجلی کے بہتر نظام کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

☆ وگیان بھون، نئی دہلی میں مرکزی وزیر جناب منوہر لال کھٹر کی صدارت میں منعقدہ ”سوچھ بھارت مشن-اربن 0.2 کا قومی جائزہ“ پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے، اتر پردیش کے توانائی اور شہری ترقیات کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے ریاست میں صفائی اور شہری ترقی کے میدان میں کئے جا رہے اختراعی کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش نے شہری صفائی کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ پرانے کچرے کے پہاڑوں کو سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگانے کے ساتھ بہت سے شہروں کو ”زیرو ویسٹ سٹیز“ کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ میونسپل اداروں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے مضبوط کیا گیا ہے۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ ریاست میں لاکھوں میٹرک ٹن میراثی فضلہ کو کامیابی کے ساتھ ٹھکانے لگایا گیا ہے، جس سے بڑی مقدار میں زمین دوبارہ استعمال کے قابل بن گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ شہری ترقیات تیزی سے ایم آر ایف سینٹرز، کمپوسٹنگ یونٹس، پی پی پی ماڈلز اور ڈیجیٹل مانیٹرنگ جیسے نظاموں کو نافذ کر رہا ہے۔ مین ہول سے مشین ہول“ کے تصور پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گٹر اور مین ہول کی صفائی کے کاموں میں جدید مشینری کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنایا جا رہا ہے، تاکہ کسی کارکن کو مین ہول میں اترنے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی جانوں کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس پروگرام نے اتر پردیش کے شہری اداروں کی مالی ترقی، صفائی کے ماڈل، میراثی فضلے کو ٹھکانے لگانے اور تکنیکی اختراعات کے لیے ان کی تعریف کی۔ وزیر شرما نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں اتر پردیش صاف، محفوظ اور جدید شہری نظام کی طرف مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ مختلف ریاستوں کے شہری ترقی کے وزراء، متعلقہ حکام کے ساتھ میٹنگ میں موجود تھے۔

نئے بی ڈی اوز کو دیہی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کی ہدایت

سرکاری اسکیموں کا فائدہ آخری فرد تک پہنچائیں: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ، 20 مئی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے نئے تعینات ہونے والے بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو مبارکباد دیتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ دیہی لوگوں کی پوری لگن کے ساتھ خدمت کرنے کے لیے اپنی صلاحیتوں، اور انتظامی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں اور گاؤں کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کریں۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر دیہی ترقی میں ایک بہت اہم کڑی ہیں۔ دیہات میں سرکاری اسکیموں کا حقیقی نفاذ ان کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس لیے تمام افسران ایمانداری، شفافیت اور حساسیت کے ساتھ کام کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر سرکاری اسکیم کے فوائد قطار میں کھڑے آخری اہل تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت دیہاتوں، غریبوں، کسانوں، خواتین اور نوجوانوں کی بہبود کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ وزیر اعظم ہاؤسنگ اسکیم، منریگا، سیلف ہیلپ گروپس، دیہی سڑکیں، صفائی ستھرائی، پینے کے پانی اور ذریعہ معاش سے متعلق اسکیموں کے موثر نفاذ کو یقینی بنانا تمام عہدیداروں کی اہم ذمہ داری ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ افسران کو صرف سرکاری ملازمین کے طور پر نہیں بلکہ سرکاری ملازمین کی طرح کام کرنا چاہئے۔ وہ دیہی لوگوں کے مسائل حساسیت کے ساتھ سنیں اور ان کے بروقت حل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اور ملک کی ترقی گاؤں کی ترقی سے ہی ممکن ہے۔ مسٹر موریہ نے محکمہ دیہی ترقی کے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ نئے مقرر کردہ بلاک ڈیولپمنٹ افسران کی تربیت قواعد کے مطابق کریں اور فیلڈ میں ان کی تعیناتی کو یقینی بنائیں۔ اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (UPPSC) کے ذریعہ کرائے گئے امتحان-2024 کے ذریعے منتخب 42 بلاک ڈیولپمنٹ افسران نے کمشنر کے دفتر دیہی ترقیات جناب جی ایس پریہ درشی کی موجودگی میں منگل کو اپنی شراکت کی رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر کمشنر دیہی ترقیات جناب جی ایس پریہ درشی نے نو تعینات افسران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے فرائض پوری لگن، نظم و ضبط اور لگن کے ساتھ ادا کریں اور دیہی ترقی کی اسکیموں کو زمینی سطح پر مؤثر طریقے سے نافذ کریں۔ نئے منتخب ہونے والے افسران نے پوری لگن اور خدمت کے جذبے سے کام کرنے اور دیہی ترقیاتی سکیموں کو آخری فرد تک پہنچانے کے عزم کا اظہار بھی کیا۔

ایم ایس ایم ای سیکٹر ترقی یافتہ اتر پردیش کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنے گا: وزیر بھوپیندر چودھری

96 لاکھ ایم ایس ایم ای یونٹس 3 کروڑ لوگوں کو روزگار فراہم کرتے ہیں، برآمدات میں 46 فیصد حصہ ڈالتے ہیں

لکھنؤ، 20 مئی۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد، ریاست کے مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ای) کے وزیر جناب بھوپیندر چودھری نے اسمبلی میں ایک محکمانہ جائزہ میٹنگ کا انعقاد کیا اور عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ریاست کو ایک ترقی یافتہ ریاست بنانے میں ایم ایس ایم ای سیکٹر کے کردار کو مزید مضبوط کریں۔ اس موقع پر ریاستی وزیر جناب ہنس راج وشوکرما بھی موجود تھے۔ وزیر جناب چودھری نے کہا کہ ریاست میں صنعت کاروں کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ انٹرپرائز اسٹیبلشمنٹ سے لے کر پروڈکشن، مارکیٹنگ اور ایکسپورٹ تک ہر سطح پر تاجروں کو مناسب مدد فراہم کی جائے تاکہ سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع بڑھتے رہیں۔ میٹنگ میں محکمانہ پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات سامنے آئی کہ ریاست میں اس وقت 96 لاکھ سے زیادہ MSME یونٹ کام کر رہی ہیں، جو 3 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو روزگار اور خود روزگار فراہم کر رہے ہیں۔ مزید برآں، MSME سیکٹر ریاست کی کل برآمدات میں تقریباً 46 فیصد حصہ ڈالتا ہے، جو اس کی اقتصادی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ وزیر جناب بھوپیندر چودھری نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں محکمہ کی اسکیموں کو تیزی سے نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ چیف منسٹر یوتھ سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم اور وشوکرما لیبر آنر اسکیم کے ذریعے نوجوانوں اور روایتی کاریگروں کو خود انحصار بنایا جائے۔ مزید برآں، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، اور پسماندہ طبقات کو ترجیح دی جانی چاہیے اور اسکیموں میں شامل کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ کی مائیکرو انٹرپرائز ایکسیڈنٹ انشورنس اسکیم“ اور اتر پردیش مائیکرو سمال انڈسٹریز ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن اسکیم“ کے موثر نفاذ پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کاروباریوں کو حفاظت اور جدید ٹیکنالوجی دونوں سے بااختیار بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے ریاست میں نجی صنعتی پارکس کے قیام اور تمام ضلعی صنعتی مراکز کو جدید بنانے کی بھی ہدایت دی۔ وزیر جناب چودھری نے یقین ظاہر کیا کہ ایم ایس ایم ای سیکٹر ریاست کو ملک کی ایک سرکردہ اور ترقی یافتہ ریاست کے طور پر قائم کرنے میں اہم رول ادا کرے گا اور اس کے ذریعے نوجوانوں کے لیے بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری ایم ایس ایم ای جناب ششی بھوشن لال سشیل، اسپیشل سکریٹری جناب ششیر، کمشنر اور ڈائریکٹر انڈسٹریز جناب کے وجیندر پانڈیان اور محکمہ کے افسران موجود تھے۔

دُرگ اور بلاس پور میں بھی پولیس کمشنری نظام نافذ کیے جانے کا امکان: وجے شرما

رائے پور، 20 مئی (یو این آئی) چھتیس گڑھ حکومت راجدھانی رائے پور کے بعد اب دُرگ اور بلاس پور میں بھی پولیس کمشنری نظام نافذ کرنے پر غور کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ وجے شرما نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے سے درخواست کریں گے۔ وزیر داخلہ وجے شرما نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں پولیس کمشنری نظام کی ضرورت ایک طویل عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مختلف محکموں کی وجہ سے معمولی نوعیت کے کئی معاملات طویل عرصے تک زیر التوا رہتے تھے۔ فی الحال رائے پور میں کمشنری نظام نافذ ہے اور ضرورت کے مطابق اس کا دائرہ مزید بڑھایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے تیزی سے ترقی کرتے شہری علاقوں میں قانون و انتظام کو زیادہ مؤثر اور فوری بنانے کے مقصد سے اس نظام کو وسعت دینا ضروری ہے۔

چیف سکریٹری کی افسروں کو سخت ہدایات

اسٹامپ مقدمات، فارمر رجسٹری اور مخطوطات کے تحفظ پر تیز کارروائی کا حکم

لکھنؤ: چیف سکریٹری ایس۔ پی۔ گوئل نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ریاست کے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹوں کے ساتھ ہفتہ وار جائزہ میٹنگ کر کے ضروری ہدایات جاری کیں۔ اسٹامپ اور رجسٹریشن محکمہ کے جائزے کے دوران چیف سکریٹری نے ہدایت دی کہ جن اضلاع میں خسرہ وار جانچ کے لیے سڑک اور آبادی کے قریب واقع گاٹوں کے اندراجات پریرنا پورٹل پر زیر التوا ہیں، وہ جلد از جلد پورٹل پر اندراج یقینی بنائیں۔ وارانسی، گوتم بدھ نگر، گورکھپور، چندولی، غازی پور، پرتاپ گڑھ، فتح پور، رامپور، مئو اور پیلی بھیت اضلاع میں طویل عرصے سے جانچ فہرست کا نظر ثانی نہ ہونے پر انہوں نے نظر ثانی کرانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ، ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ (مالیہ/ریونیو)، اے آئی جی عدالت میں زیر التوا اسٹامپ مقدمات کا فوری تصفیہ یقینی بنایا جائے۔ چیف سکریٹری نے آگرہ، فیروز آباد، رامپور، کانپور نگر، غازی آباد، گورکھپور، اناؤ، بستی، باندہ، بجنور، مہاراج گنج، مراد آباد، میرٹھ، مین پوری، لکھیم پور کھیری، گوتم بدھ نگر اور متھرا اضلاع میں باقی ذیلی رجسٹرار دفاتر کے لیے زمین کی الاٹمنٹ زیر التوا ہونے پر متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو مناسب زمین نشان زد کر کے جلد الاٹمنٹ یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند کے ”گیان بھارت مشن“ کے تحت نایاب مخطوطات کے تحفظ کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس مہم کو تیز کرتے ہوئے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں، مٹھوں، مندروں، تعلیمی اداروں، نجی اور عوامی کتب خانوں اور افراد کے پاس موجود مخطوطات کو اسکین کر کے پورٹل پر اپ لوڈ کرایا جائے، تاکہ ملک کے ثقافتی اور فکری ورثے کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے ضلع مجسٹریٹوں کو یہ ہدایت بھی دی کہ وہ فارمر رجسٹری کا باقاعدہ جائزہ لیتے ہوئے ضلع کے سو فیصد کسانوں کا رجسٹریشن مقررہ وقت کے اندر مکمل کرائیں۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری ثقافت جناب امرت ابھجات، پرنسپل سکریٹری زراعت جناب رویندر، پرنسپل سکریٹری اسٹامپ اور رجسٹریشن جناب امت گپتا سمیت دیگر سینئر افسران موجود رہے۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کی خدمت میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ پیش

لکھنو: 20 مئی (پی این ایس) دارالعلوم ندوۃ العلماء کے حیدر حسن خاں ٹونکی ہال میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے زیر اہتمام منعقدہ دوروزہ تفہیم شریعت ورکشاپ کی اختتامی نشست کے بعد جامعہ ہدایہ جے پور کی جانب سے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی حفظہ اللہ ورعاہ کی خدمت میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ پیش کرنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اور تقریب کے اختتام کے بعد صدر و جنرل سکریٹری بورڈ۔ ناظم ندوۃ العلماء و دیگر حضرات نے مہتمم صاحب کی قیام گاہ پر جاکر ان کی خدمت میں یہ ایوارڈ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ استاذ محترم حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھ کر انکا سایہ شفقت دراز فرمائے۔

اتر پردیش میں خطرناک گرمی

21 شہروں میں درجہ حرارت 40 ڈگری سے تجاوز

لکھنؤ: 20 مئی (پی این ایس) اتر پردیش اس وقت شدید گرمی کی لہر کی زد میں ہے۔ خشک مغربی ہواؤں اور تیز دھوپ کی وجہ سے 21 بڑے شہروں میں درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر گیا ہے۔ صورتحال کی روشنی میں محکمہ موسمیات نے ریاست کے جنوبی حصوں کے لیے ریڈ الرٹ اور باقی بیشتر حصوں کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ دوپہر کے وقت صورتحال سب سے زیادہ خراب ہے۔ ریاست بھر میں 20 سے 30 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرم ہوا چل رہی ہے، بعض اوقات یہ 40 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس شدید گرمی نے دوپہر کے وقت گلیاں سنسان کردی ہیں۔ یہ گرم ہوائیں مغربی اتر پردیش میں 25 مئی تک جاری رہنے کی توقع ہے۔ محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ نہ صرف دن بلکہ راتیں بھی جھلسا دینے والی ہوں گی۔ شاملی، مظفر نگر، باغپت، میرٹھ، غازی آباد، نوئیڈا (گوتم بدھ نگر)، ہاپوڑ، بلند شہر، علی گڑھ، متھرا، ہاتھرس، آگرہ اور فیروز آباد سمیت 13 اضلاع میں گرم رات کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں رات کا کم سے کم درجہ حرارت معمول سے 3 سے 5 ڈگری زیادہ ریکارڈ کیا جا رہا ہے جس سے لوگوں کو گرمی میں سونے سے روکا جا رہا ہے۔ موجودہ سخت موسمی حالات بتاتے ہیں کہ مئی 2026 میں میرٹھ میں گرمی کے کئی سابقہ XX ریکارڈ ٹوٹ سکتے ہیں۔ تاریخی طور پر، 1951 سے 2025 کے درمیان، میرٹھ میں پارہ چھ بار 45 ڈگری سیلسیس سے تجاوز کر چکا ہے۔ میرٹھ کی تاریخ کا گرم ترین دن 9 مئی 1973 تھا جب پارہ 8.45 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، 1978 میں 7.45 ڈگری سیلسیس اور 1962 میں 6.45 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا تھا۔ میرٹھ نے بھی 27 مئی 2000 کو اپنی گرم ترین رات (32 ڈگری سیلسیس) کا تجربہ کیا۔

ریڈ الرٹ (شدید گرمی کی لہر کے حالات): بندہ، چترکوٹ، پریاگ راج، فتح پور، آگرہ، فیروز آباد، اٹاوہ، جالون، حمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور ان کے قریبی علاقے۔ اورنج الرٹ (شدید گرمی کی لہر کی وارننگ): کانپور (شہر اور دیہی علاقے)، وارانسی، جونپور، غازی پور، بلیا، کوشامبی، پرتاپ گڑھ، مرزا پور، چندولی، سنت روی داس نگر، رائے بریلی، اوریا، اور للت پور۔

کیمبرج امتحان میں سی۔ ایم۔ ایس طلبہ کی شاندار کامیابی

50 طلبہ نے 86 اے اور 94 اے گریڈ حاصل کر کے لکھنؤ کا نام روشن کیا

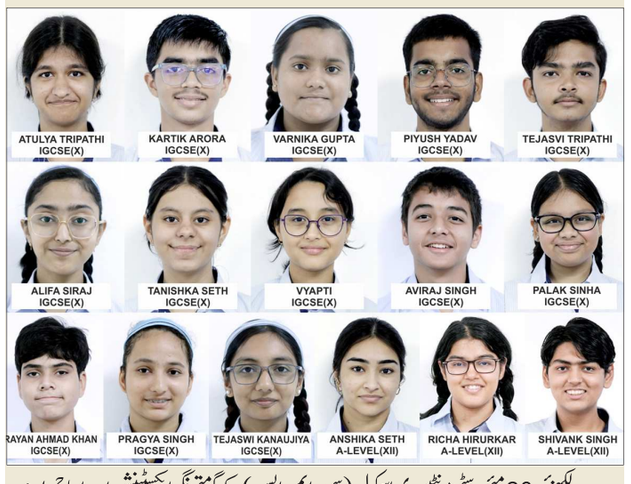

لکھنؤ، 20 مئی۔ سٹی مونٹیسری اسکول (سی۔ ایم۔ ایس) کے گومتی نگر ایکسٹینشن اور راجا جی پورم فرسٹ کیمپس کے کیمبرج سیکشن کے طلبہ نے آئی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ ای اور اے لیول امتحانات میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ مجموعی طور پر 50 طلبہ نے 86 اے اور 94 اے گریڈ حاصل کیے۔ آئی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ ای (کلاس 10) میں اتلیا ترپاٹھی نے 7 اے گریڈ حاصل کر کے نمایاں کامیابی درج کی، جبکہ کارتک اروڑا اور پیوش یادو نے 6 اے* گریڈ حاصل کیے۔ اے لیول (کلاس 12) میں انشیکا سیٹھ نے 2 اے* اور 2 اے گریڈ حاصل کر کے اول مقام حاصل کیا۔ طلبہ نے اپنی کامیابی کا سہرا اساتذہ کی رہنمائی اور اسکول کے مثبت تعلیمی ماحول کو دیا۔ سی۔ ایم۔ ایس کی منیجر پرو۔ گیتا گاندھی کنگڈن نے طلبہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ نتائج طلبہ کی محنت، نظم و ضبط اور عالمی معیار کی تعلیم کا ثبوت ہیں۔

امن شانتی سمیتی کی پروقار تقریب میں نئے عہدیداروں کو شناختی کارڈ تقسیم

سماجی خدمت، ہم آہنگی اور انسانیت کے جذبے کو فروغ دینے کا عزم

لکھنؤ۔ امن شانتی سمیتی نے دارالحکومت کے توریہ گنج علاقے میں امن شانتی سمیتی کے ہال میں نئے عہدیداروں کے لیے ایک عظیم الشان شناختی کارڈ کی تقسیم اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا۔ اس تقریب میں سماجی ہم آہنگی، خدمت کے جذبے اور تنظیم کی عوامی فلاحی سرگرمیوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ مہمان خصوصی سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس اور ممبر پولس ریکروٹمنٹ بورڈ اتر پردیش شری رام کرشنا چترویدی کا خیر مقدم کیا گیا اور امن شانتی سمیتی کے صدر عمران قریشی، سینئر نائب صدر محمد فرقان، مختار احمد، جنرل سکریٹری آزاد حفیظ، صدر کا تمغہ حاصل کرنے والے، نائب صدور محمد اسرائیل محمد قویرشی، محمد قوانی، محمد قریشی، ایک اور دیگر نے استقبال کیا۔ گلدستہ، لباس، اور ایک یادگار۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے مہمان خصوصی، ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شری ول کشور سریواستو کو ایک چادر اور یادگاری نشان سے نوازا۔ تقریب میں امن و امان کمیٹی کے سرپرست امیر خالد خان، گلشیر آزاد، سنیل یادیو، ایم او عارف جیولرز، ڈاکٹر سلمان خالد، عزیز صدیقی، عبدالواحد، زبیر احمد، اور ماجد علی خان کو بھی مہمان خصوصی نے اعزاز سے نوازا۔ پروگرام کے دوران پیس اینڈ پیس کمیٹی کے نئے عہدیداران شافین قریشی، ایم او سمیر، لائق احمد، اسلام خان، اجے کمار، تانیا رستوگی، ایم او جلیل، ایم او عارف، جمیل ملک، سرفراز زاہد، مجیب بیگ، شباب نور، ایم او شاداب، فرقان، ابوزر رفیق، عرفان، احمد، طارق، طارق، محمد علی اور دیگر موجود تھے۔ اسلم، آیان، راجندر کمار، موریس، عامر، اور بھانو پرتاپ سنگھ کو مہمان خصوصی شری رام کرشن چترویدی نے شناختی کارڈ دیے اور ان کی ذمہ داریاں سونپی۔ امن شانتی سمیتی خواتین سیل کے سرکردہ اراکین مونی مشرا، ڈاکٹر شیکھا سنگھ، رضوانہ خان، زینت پروین، انو اوستھی، ڈاکٹر شائستہ، اور لکشمی دیوی کو بھی شناختی کارڈ تقسیم کیے گئے۔ شناختی کارڈ کی تقسیم کی تقریب کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی شری رام کرشنا چترویدی نے کہا،”آج آپ کو صرف شناختی کارڈ نہیں بلکہ سماجی خدمت کی ایک اہم ذمہ داری سونپی جا رہی ہے، جسے پوری ایمانداری اور لگن کے ساتھ نبھانا چاہیے۔ برسوں سے، امن شانتی سمیتی، سینئر صدر احمد وِی محمد اور سینئر احمد کُوتار کی قیادت میں غریبوں اور ضرورت مندوں کی خدمت کر رہی ہے۔ فرقان نے نہ صرف لکھنؤ میں بلکہ ملک بھر کی مختلف ریاستوں میں بلاتفریق امدادی سامان پہنچا کر انسانیت کی مثال قائم کی ہے۔ اس موقع پر امن و امان کمیٹی کے سابق عہدیداران صالحین، شیخ سعید حسین، گفران، ریحان احمد، فیصل، شاداب، سلمان، محمد رضوان، ریحان، چاند، حافظ خبیب، اور محمد انس انیس احمد سمیت معززین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کی نظامت عامر مختار نے کامیابی سے کی، جب کہ آخر میں امن کمیٹی کے صدر عمران قریشی نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

پولیس نے کیا لکھنؤ میں غیر قانونی طور پر مقیم بنگلہ دیشی شہری کو گرفتار

لکھنؤ: 20 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے بخشی کا تالاب (بی کے ٹی) تھانہ علاقے میں پولیس نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس کی ایک ٹیم نے لکھنؤ میں غیر قانونی طور پر مقیم بنگلہ دیشی دراندازکو گرفتار کیا۔ چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ اس غیر ملکی شہری نے نہ صرف غیر قانونی طور پر ہندوستان میں پناہ لی تھی بلکہ اس نے دھوکہ دہی اور جعلی دستاویزات کے ذریعے ہندوستانی شہریت سے متعلق اہم دستاویزات بھی حاصل کی تھیں۔ بی کے ٹی پولیس کو اس دھوکہ دہی کا علم اس وقت ہوا جب سب انسپکٹر یوگیندر کمار نے 16 مئی کو پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی۔ تفتیش کے دوران پتہ چلا کہ ملزم اروپ بخشی جو اصل میں دیو بھوگ، ڈسٹرکٹ نریل (بنگلہ دیش) کا رہنے والا ہے، لکھنؤ کے موسی نگر آستی روڈ علاقے میں چھپا ہوا ہے۔ مزید برآں، اس نے ہندوستانی شہری بن کر علاقے میں ایک چھوٹی سی کلینک جیسی دکان کھولی تھی، اور وہ مقامی باشندوں کو ادویات اور علاج فراہم کر رہا تھا۔ اس معاملے کی تحقیقات کر رہی پولیس ٹیم کو بدھ کی دوپہر تقریباً 10:2 بجے ایک خاص اطلاع ملی۔ ایک اہم مخبر کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، پولیس ٹیم نے کسان پاتھ پر وپسنا مراقبہ مرکز فلائی اوور کے نیچے محاصرہ کیا اور ملزم اروپ بخشی (تقریباً 37 سال) کو گرفتار کر لیا۔ تلاشی کے دوران، پولیس نے ملزم سے ایک جعلی شناختی کارڈ، ایک اوپو موبائل فون، اور 300 روپے نقد برآمد کیے۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے بھارتی ووٹر شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، شناختی کارڈ اور بھارتی پاسپورٹ بنانے کا اعتراف کیا تاکہ وہ قانون کی گرفت میں آئے بغیر ملک میں رہ سکے۔ ملزم کے خلاف جرم نمبر 183 / 2026 کے تحت بی کے ٹی پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند کی دفعہ 419، 420، 467، 468، 471 اور فارنرز ایکٹ 1946 کی 14 (c) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ بی کے ٹی پولیس کی ٹیم جس نے اس چالاک شاطر کو سلاخوں کے پیچھے لایا تھا اس میں سب انسپکٹر رام بالک سنگھ، سب انسپکٹر پرتیک کمار شرما، کانسٹیبل ساجندر پالیوال، کانسٹیبل دیوراج سنگھ، کانسٹیبل انشو کمار اور ڈرائیور کانسٹیبل دلیپ کمار شامل تھے۔ پولیس اب ملزمان کے مقامی رابطوں اور جعلی دستاویزات بنانے میں ملوث گروہ سے روابط کی تحقیقات کر رہی ہے۔